﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ
عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ
فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾﴾

[الحج: ٣٤]

بھینس کی قربانی

ایک علمی وتحقیقی جائزہ

(اضافہ شدہ ایڈیشن)

اعداد وترتیب

عنایت اللہ حفیظ اللہ مدنی

www.KitaboSunnat.com

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بھینس کی قربانی

ایک علمی وتحقیقی جائزہ

(اضافہ شدہ ایڈیشن)

جمع وتالیف

ابو عبد اللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بھینس کی قربانی - ایک علمی وتحقیقی جائزہ
تالیف	:	ابو عبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی
سنہ اشاعت	:	ذی القعدہ 1437ھ مطابق اگست 2016ء
تعداد	:	ایک ہزار
ایڈیشن	:	دوم (اضافہ شدہ)
صفحات	:	224
قیمت	:	
ناشر	:	شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی

ملنے کے پتے:

- دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی: 14-15، چوناوالا کمپاؤنڈ، مقابل کرلا بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ) ممبئی-400070 ٹیلیفون: 022-26520077
- جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ، بھیونڈی: 226526 / 225071
- مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ، بیت السلام کمپلیکس، نزد المدینۃ انگلش اسکول، مہاڈ ناکہ، کھیڈ، ضلع: رتناگری-415709، فون: 02356-264455
- مکتبہ دار التراث الاسلامی: لیک پلازا، نزد مسجد دار السلام، کوسہ ممبرا، تھانہ-400612
- مسجد دار التوحید: چودھری کمپاؤنڈ، واونجہ پالا روڈ، واونجہ تعلقہ پنویل، ضلع رائے گڈھ-410208 فون: 9773026335

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

فہرست مضامین	۳
پیش لفظ از فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفی (امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)	۱۰
تقدیم از مولف	۱۲
پہلی فصل: ''بھیمۃ الأنعام'' کا معنیٰ و مفہوم	۱۶
''بھیمۃ الانعام'' کا لغوی مفہوم	۱۸
اولاً: ''بھیمۃ''	۱۸
۱۔ ''بہیمۃ'' کا لغوی مفہوم	۱۸
۲۔ ''بہیمۃ'' کی وجہ تسمیہ	۲۰
ثانیاً: ''الأنعام''	۲۳
۱۔ ''الأنعام'' کا لغوی مفہوم	۲۳
۲۔ ''الأنعام'' کی وجہ تسمیہ	۲۶
۳۔ ''الأنعام'' بھیمۃ کی وضاحت اور بیان ہے	۲۸
۴۔ ''الأنعام'' کی تفسیر میں علمائے مفسرین کے تین اقوال	۳۰
''بہیمۃ الأنعام'' کا شرعی و اصطلاحی مفہوم	۳۲
(ثمانیۃ أزواج) کا سیاق و پس منظر اور اہل علم کی تصریحات	۳۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی بات	۳۶
دوسری بات	۴۲
تیسری بات	۴۹
چوتھی بات	۵۱
دوسری فصل: گائے اور بھینس کی حقیقت	۵۴
اولاً: گائے	۵۴
گائے: اردو، ہندی اور فارسی زبان میں	۵۴
گائے: عربی زبان میں	۵۴
"بقر" کی وجہ تسمیہ	۵۷
گائے کی جامع تعریف	۵۹
ثانیاً: بھینس	۶۰
بھینس اردو، ہندی اور فارسی زبان میں	۶۰
بھینس عربی زبان میں	۶۱
"جاموس" کی وجہ تسمیہ	۶۲
ا۔ تعریب	۶۲
۲۔ اشتقاق	۶۵
"جاموس" (بھینس) کی جامع تعریف	۶۸
خلاصۂ کلام	۷۰
تیسری فصل: بھینس کی حلت اور قربانی کا حکم	۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل علم کے تین اقوال ہیں:	۷۲
ا۔ عدم جواز: بھینس کی قربانی جائز نہیں	۷۲
۲۔ احتیاط: احتیاط یہ ہے کہ بھینس کی قربانی نہ کی جائے	۷۲
۳۔ جواز: بھینس کی قربانی جائز ہے	۷۳
راجح: بھینس کی قربانی جائز ہے	۷۴
بہیمۃ الانعام: اونٹ، گائے اور بکری کی انواع اور نسلیں	۷۸
اولا: اونٹ کی قسمیں	۷۸
ثانیا: گائے کی قسمیں	۸۲
ثالثا: بکری کی قسمیں	۸۴
اونٹ، گائے اور بکری کی تمام انواع میں زکاۃ کا وجوب اور قربانی کا جواز	۸۶
اولاً: زکاۃ	۸۶
ثانیاً: قربانی	۸۷
چوتھی فصل: علمائے لغت عرب کی شہادت	۸۹
اولاً: ''الجاموس''(بھینس)	۸۹
ثانیاً: ''البقر''(گائے)	۹۲
پانچویں فصل: علماء فقہ، حدیث اور تفسیر کی شہادت	۹۴
چھٹی فصل: بھینس کی قربانی کے جواز پر اہل علم کے اقوال	۱۰۲
ساتویں فصل: بھینس کی زکاۃ	۱۰۸
آٹھویں فصل: بھینس اور گائے کے حکم کی یکسانیت پر اجماع	۱۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں فصل: اسلامی تاریخ میں بھینس کا ذکر ۱۱۶

دسویں فصل: بھینس کی قربانی سے متعلق علماء کے فتاوے ۱۲۵

اولاً: علماء عرب کے فتاوے ۱۲۵

(۱) امام احمد واسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ کا فتویٰ ۱۲۵

(۲) امام ابوزکریا نووی رحمہ اللہ کا فتویٰ ۱۲۶

(۳) علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ ۱۲۶

(۴) شیخ عبدالعزیز محمد السلمان رحمہ اللہ کا فتویٰ ۱۲۷

(۵) محدث العصر علامہ عبدالمحسن العباد حفظہ اللہ کا فتویٰ ۱۲۸

(۶) فضیلۃ الشیخ مصطفی العدوی کا فتویٰ ۱۲۹

(۷) مدرس مسجد نبوی علامہ محمد مختار الشنقیطی کا فتویٰ ۱۳۰

(۸) شیخ حامد بن عبداللہ العلی کا فتویٰ ۱۳۱

(۹) فضیلۃ الشیخ الدکتور احمد الحجی الکردی کا فتویٰ ۱۳۲

(۱۰) فقہ انسائیکلوپیڈیا کویت کا فتویٰ ۱۳۳

(۱۱) شیخ محمد بن صالح المنجد کا فتویٰ ۱۳۳

ثانیاً: علماء اہل حدیث برصغیر کے فتاوے ۱۳۵

(۱) رئیس المناظرین علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا فتویٰ ۱۳۵

(۲) شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کا فتویٰ ۱۳۶

(۳) شیخ الحدیث عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ کا فتویٰ ۱۳۷

(۴) محقق العصر مولانا عبدالقادر حصاری ساہیوال کا فتویٰ ۱۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبداللہ روپڑی اور علامہ عبیداللہ مبارکپوری رحمہما اللہ پر اظہار تعجب	۱۵۰
(۵) محدث دوراں حافظ گوندلوی کا فتویٰ	۱۵۱
(۶) محدث کبیر علامہ عبدالجلیل سامرودی کا فتویٰ	۱۵۲
(۷) فتاویٰ ستاریہ کا فتویٰ	۱۵۴
(۸) علامہ نواب محمد صدیق حسن خان کا فتویٰ	۱۵۵
(۹) محمد رفیق اثری کا فتویٰ	۱۵۶
(۱۰) فضیلۃ الشیخ امین اللہ پشاوری کا فتویٰ	۱۵۶
(۱۱) مفتی اعظم پاکستان علامہ محمد عبیداللہ عفیف کا فتویٰ	۱۵۸
(۱۲) نامور محقق علامہ حافظ صلاح الدین یوسف کا فتویٰ	۱۵۹
(۱۳) معروف محقق حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا فتویٰ	۱۶۲
(۱۴) حافظ ابو یحییٰ نور پوری کا فتویٰ	۱۶۳
(۱۵) حافظ نعیم الحق عبدالحق ملتانی کا فتویٰ	۱۶۳
(۱۶) مولانا ابو عمر عبدالعزیز نورستانی کا فتویٰ	۱۶۳
(۱۷) غرباء اہلحدیث: مفتی عبدالقہار اور نائب مفتی محمد ادریس سلفی کا فتویٰ	۱۶۴
(۱۸) حافظ احمد اللہ فیصل آبادی کا فتویٰ	۱۶۴
گیارہویں فصل: بھینس کی قربانی سے متعلق بعض اشکالات اور شبہات کا ازالہ	۱۶۶
اولاً: علمی اشکالات	۱۶۶
پہلا اشکال: (عدم وجود نص)	۱۶۶
ازالہ	۱۶۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اشکال: (لغت عرب سے استدلال)	۱۶۸
ازالہ	۱۶۸
تیسرا اشکال: (گائے اور بھینس میں مغایرت، قسم نہ ٹوٹنے کا مسئلہ)	۱۷۴
ازالہ	۱۷۵
چوتھا اشکال: (اجماع سے استدلال)	۱۸۱
ازالہ	۱۸۱
پانچواں اشکال: (بھینس کی عجمیت اور لغت عرب کا تعارض)	۱۸۵
ازالہ	۱۸۵
چھٹا اشکال: (تعارض بین اللغۃ والشرع)	۱۹۰
ازالہ	۱۹۱
ساتواں اشکال: (بقر کا اطلاق وتقیید)	۱۹۱
ازالہ	۱۹۱
آٹھواں اشکال: (نبی ﷺ اور صحابہ سے بھینس کی قربانی کا عدم ثبوت)	۱۹۴
ازالہ	۱۹۴
نواں اشکال: (بھینس کی قربانی عبادات میں اضافہ ہے)	۱۹۵
ازالہ	۱۹۶
دسواں اشکال: (بعض اہل علم کے احتیاطی فتاوے)	۱۹۸
ازالہ	۱۹۸
ثانیاً: عوامی شبہات	۲۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا شبہ: (قربانی کے جانور آٹھ ازواج ہیں دس نہیں!)	۲۰۰
ازالہ	۲۰۰
دوسرا شبہ: (جفتی کا مسئلہ)	۲۰۰
ازالہ	۲۰۱
تیسرا شبہ: (بھینس کی قربانی اور مقلدین کی مشابہت)	۲۰۳
ازالہ	۲۰۳
چوتھا شبہ: (بھینس اور گائے کی شکل وصورت اور مزاج میں فرق)	۲۰۴
ازالہ	۲۰۴
پانچواں شبہ: (بھینس کا گائے پر قیاس)	۲۰۷
ازالہ	۲۰۸
بارہویں فصل: عدم جواز کے بعض استدلالات کا سرسری جائزہ	۲۱۰
استدلال:۱	۲۱۰
جائزہ	۲۱۱
استدلال:۲	۲۱۴
جائزہ	۲۱۶
استدلال:۳	۲۲۳
جائزہ	۲۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله النبي الكريم، وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد:

حالات وظروف کے پیش نظران مسائل کو چھیڑنا ناگزیر ہوجاتا ہے جن کی طرف عام حالات میں توجہ کیا اس کے ذکر کی ضرورت بھی نہیں ہوتی ہے، اسی قبیل سے بھینس کی قربانی کا ایک مسئلہ ہے۔تقریباً ڈیڑھ سال قبل مہاراشٹرا میں گائے اور اس کی نسل بیل بچھڑے کے ذبیحہ پر پابندی لگادی گئی'بیف یعنی بھینس بھینسے کو اس پابندی میں شامل نہیں کیا گیا۔مسلمان عیدالاضحیٰ کے موقع پر مہاراشٹرا کے شہرودیہات میں بیل کی قربانی جذبہ وشوق فراواں کے ساتھ بکثرت کرتے تھے،بلکہ دیکھا یہ گیا کہ سال بہ سال اس میں تیزی کے ساتھ اضافہ بھی ہورہا ہے۔ پابندی کے بعد مسلمان کیا ایک بڑا طبقہ غیر مسلموں کا بھی متاثر اور رنجیدہ ہوا،ملک میں مذہبی،سماجی،رہن سہن اور کھانے پینے کی آزادی پر اسے غلط وار اور سیاسی طاقت کا غلط استعمال ٹھہرایا گیا اور ایک مخصوص طبقے کو خوش کرنے کی چال قرار دیا گیا،بہرحال حکومت نے فیصلہ کردیا،عدالتی وسماجی سطح پر پابندی کے خلاف جنگ جاری ہوگئی۔ چند ماہ گذرے کہ قربانی کا موقع آگیا، ہر چہار جانب سے سوالات آنے لگے کہ کیا بھینس کی قربانی کی جاسکتی ہے؟ یہ مسئلہ مہاراشٹرا کے لئے تو ضرور نیا تھا' ورنہ ملک کے کئی صوبوں میں پہلے سے گائے بیل کے ذبیحے وقربانی پر پابندی تھی، ان صوبوں میں بھینس کی قربانی کرنے نہ کرنے کا دونوں معمول چل رہا ہے،اس پر جواز وعدم جواز کے فتاوے بھی حسب ضرورت حالات کے پس منظر میں طلب پر آتے رہتے ہیں۔یہی مسئلہ ریاست مہاراشٹرا میں بھی ہوا۔اس لئے علمی بنیادوں پر ذمے دارانہ وسنجیدہ رہنمائی اور بھینس کی قربانی کے جواز یا عدم جواز پر جماعت وملت کے سامنے وضاحت ضروری محسوس کی گئی۔

اللہ بہتر جانتا ہے یہی ماحول اور طلب محرک ہوا کہ فاضل مکرم شیخ عنایت اللہ مدنی حفظہ اللہ نے ایک تحقیقی وعلمی مختصر کتابچہ بعجلت تمام تیار کیا اور صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی کے شعبہ نشر واشاعت سے شائع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا گیا۔ چونکہ کتابچہ بعجلت بہت مختصر تیار ہوا تھا، خواص کے ساتھ عوام کے لئے مزید وضاحت اور تفصیل کا احساس باقی تھا، اس لئے اسے دوبارہ قدرے تفصیل کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

کتاب کے مشمولات کے تعلق سے مجھے صرف ایک بات کہنی ہے جو میں نے اس میں پایا ہے کہ کتاب بحمد اللہ علمی، تحقیقی، مدلل، سنجیدہ اور عالمانہ انداز و معیار کی ہے، اس لئے اس کی قدر دانی ضروری ہے۔ بہت سارے مسائل میں اہل علم کا اختلاف موجود ہے، بھینس کی قربانی کے مسئلہ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے، اور آداب واصول کے ساتھ علمی اختلاف کی ہر ایک کے یہاں گنجائش ہونی چاہئے، اس تحریر میں بھی عدم جواز کے قائلین کا بھرپور احترام ملحوظ رکھا گیا ہے، آئندہ بھی ملحوظ رکھا جانا چاہئے۔

صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی میں الحمدللہ معتبر علماء کی ایک ٹیم ہے جس میں گرامی قدر شیخ محمد مقیم فیضی حفظہ اللہ ایک گراں قدر علمی شخصیت ہیں، نصوص اور مسائل پر گہری نظر رکھتے ہیں، انہوں نے بھی جواز کے پہلو کو ہی راجح کہا ہے، بلکہ عدم جواز کے نقطہ نظر کو ظاہر پرستی سے تعبیر کیا ہے، لیکن کسی پر ملامت صحیح نہیں، یہ پہلو نمایاں کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی، اس کے اراکین، اس کی ٹیم اور متعلقین کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی خصوصی توفیق دے، کیونکہ کوئی کار خیر اللہ کی توفیق کے بغیر انجام نہیں پاتا۔

فضیلۃ الشیخ عنایت اللہ مدنی حفظہ اللہ پوری جماعت کی طرف سے اپنی علمی و دعوتی رواں دواں کوششوں کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں، رب العالمین مزید برکت عطا فرمائے، ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی ہم سب کی کوششوں میں اخلاص عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو، آمین۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد و بارک وسلم۔

۲۸/ اگست ۲۰۱۶ء - ۲۴/ ذی قعدہ ۱۴۳۷ھ

ممبئی

أخوكم

عبد السلام سلفی

(صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

سال گذشتہ جب ریاست مہاراشٹرا میں بیل اور اس کی نسل کے ذبیحہ پر پابندی عائد کردی گئی تو ریاست میں بالعموم اور شہر ممبئی میں بالخصوص عید قرباں کی آمد سے قبل یہ سوال بڑی شدت سے گردش کرنے لگا اور عوام وخواص میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ بھینس کی قربانی کا شرعا کیا حکم ہے؟ آیا وہ نص قرآنی میں وارد "بھیمۃ الأنعام" کے دائرہ میں آتا ہے یا نہیں؟ اس طرح جماعتی حلقوں میں ہر طرف اس مسئلہ کی بابت الجھن اور بے چینی کا ماحول بن گیا۔ بالآخر زبانی طور پر سمجھانے کے ساتھ حالات کے پیش نظر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی نے اپنا دعوتی، اصلاحی اور منہجی فریضہ سمجھتے ہوئے اس سلسلہ میں دلائل اور احالات کی روشنی میں مختصر رسالہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ عوام وخواص کو دلائل اور تعلیلات کی روشنی میں یکساں طور پر مسئلہ کی نوعیت اور حقیقت سمجھنے میں آسانی ہو اور بے اطمینانی اور ژولیدگی ختم ہوسکے۔ بہرکیف صوبائی جمعیت کے ایماء پر مسئلہ کی بابت ہنگامی طور پر ایک مختصر علمی جائزہ شائع کردیا گیا، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ سلف امت کی تصریحات کی روشنی میں متفقہ طور پر بھینس بھیمۃ الانعام میں سے گائے، بیل کی ایک غیر عربی نوع اور نسل ہے، لہٰذا بھینس کی قربانی کے جواز کی گنجائش ہے؛ جس سے بڑی حد تک عوام وخواص نے اطمینان کا اظہار کیا، فللّٰہ الحمد والمنۃ۔

جبکہ دوسری طرف بعض احباب جماعت عوام اور اہل علم نے مسئلہ کے سلسلہ میں ایجاب واثبات اور جواز سے عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے دین کے لئے نصح وخیر خواہی اور سنجیدگی کے بجائے قدرے جذباتی لب ولہجہ میں طرح طرح کی باتیں کرنا شروع کردیا؛ بالخصوص سوشل سائٹوں پر، مثلاً کسی نے کہا: یہ صوبائی جمعیت ممبئی کی سیاست ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ کسی نے کہا: بھینس کو گائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جنس سے ماننا ایک بے دلیل بات ہے۔ کسی نے کہا: یہ منہج اہل حدیث واصول محدثین کے خلاف ہے۔ کسی نے کہا: یہ تلبیس اور نصوص پر ظلم ہے۔ کسی نے کہا: ایسے علماء اہل حدیث دنیا میں عوام کو اور آخرت میں اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ کسی نے کہا: اف! علماء اہل حدیث بھی سیاسی بازیگری کرنے لگے! کسی نے کہا: ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق! کسی نے کہا: بھینس کی قربانی کے جواز کا دعویٰ بھی محل نظر ہے۔ کسی نے کہا: عوام میں یہ غلط موقف مشہور ہونے سے قربانیوں کا تیہ پانچہ ہو جائے گا! کسی نے لغت عرب اور اسی طرح اجماع سے استدلال کی اصولی حیثیت پر کلام کیا، اور کسی نے کہا: جمعیت ممبئی والوں نے ایک نیا مسئلہ نکالا ہے اور ایک نیا فتنہ کھڑا کر دیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

میں اپنے حلقۂ اہل علم اور احباب جماعت سے مودبانہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی سیاست اور سیاسی بازیگری ہے، نہ کوئی نیا مسئلہ یا نعوذ باللہ فتنہ! بلکہ خالص دینی و شرعی مسئلہ ہے اور حالات کے پیش نظر عوام کی رہنمائی اور الجھنوں کے ازالہ کے مقصد ہی سے اسے پیش کیا گیا؛ اور اہل علم خوب جانتے ہیں کہ بھینس کے بھیمۃ الانعام کی جنس بقر میں سے ہونے، اور اسی طرح اس میں زکاۃ و قربانی کا مسئلہ نیا نہیں، بہت قدیم ہے، سلف امت کے ہر دور میں علماء، فقہاء، محدثین اور مفتیان کے ہاں زیر بحث رہا، اسی طرح علماء عرب اور علماء اہل حدیث برصغیر کی کتابوں اور تحریروں میں بھی یہ مسئلہ موضوع گفتگو رہا ہے، اور علماء اپنے فتاوٰں کے ذریعہ عوام و خواص کی رہنمائی کرتے رہے ہیں، فجزاہم اللہ خیرا۔

مذکورہ ردود عمل کے علاوہ بہت سے احباب جماعت عوام و خواص کے یہاں بھینس کی قربانی کے سلسلہ میں مختلف اشکالات اور شکوک و شبہات بھی سننے میں آئے' مثلاً بھینس کی قربانی کا غیر منصوص ہونا، نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے اس کی قربانی کا عدم ثبوت، شرعی مسئلہ میں لغت عرب سے استدلال، اجماع سے استدلال، شکل و صورت اور مزاج و طبیعت وغیرہ کا فرق، گائے بیل کی جفتی سے بھینس کا تولد نہ ہونا، وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت حال اور منظر نامہ سے یہ مترشح ہوا کہ مذکورہ رسالہ کا اختصار بعض احباب کے حق میں مخل ثابت ہوا، ساتھ ہی اس بات کا متقاضی ہوا کہ زیر بحث مسئلہ کی بابت کچھ مزید ضروری تفصیلات، علماء امت کی تصریحات پیش کر دی جائیں، بالخصوص عوام وخواص کے یہاں جو بعض اشکالات اور شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں مستند دلائل اور تعلیلات سے ان کا ازالہ کیا جائے، اسی طرح علماء محققین بالخصوص اجلہ علماء حدیث کے معتبر فتاوے نقل کیے جائیں، تاکہ مسئلہ کی حقیقت تک رسائی اور علماء اہل حدیث کے صحیح موقف سے آگاہی ہو سکے۔

انہی مقاصد کے پیش نظر رسالہ کا یہ اضافہ شدہ دوسرا ایڈیشن پیش خدمت ہے، امید کہ اس میں ذکر کردہ تفصیلات سے موضوع کو سمجھنے میں خاص مدد ملے گی اور شبہات واشکالات کا ازالہ ہوگا، ان شاء اللہ۔

اس کتاب کی تیاری میں مجھ طالب علم کا کام یہ رہا ہے کہ میں نے مسئلہ اور اس کے مختلف جوانب کی بابت سلف امت کے مختلف علوم وفنون کے علماء محققین کے اقوال اور ان کی تحریروں کو یکجا کر دیا ہے، لہٰذا میری حیثیت ایک جامع کی ہے جیسا کہ امام علامہ ابن منظور افریقی رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز تالیف "لسان العرب" کے بارے میں مقدمہ میں فرمایا تھا:

"وَلَيْسَ لِي فِي هَذَا الْكتاب فَضِيلَة أمتُّ بهَا، وَلَا وَسِيلَة أتمسك بِسَبَبِهَا، سوى أَنِّي جمعت فِيهِ مَا تفرّق فِي تِلْكَ الْكتب من الْعُلُوم"۔ [(لسان العرب، 1/8)]۔

اس کتاب میں میری کوئی فضیلت نہیں جس سے مجھے کوئی نسبت ہو نہ کوئی وسیلہ جسے میں پختگی سے اپناؤں سوائے اس کے کہ میں نے اس میں سلف کی کتابوں میں بکھری ہوئی معلومات کو یکجا کر دیا ہے۔

اسی طرح معاصر محقق، فقیہ، محدث اور لغوی علامہ محمد بن علی الاتیوبی الولوی فرماتے ہیں:

"إني لست في الحقيقة مؤلفا ذا تحرير، ومصنفا ذا تحبير، وإنما لي مجرد الجمع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لأقوال المحققين، والتعويل على ما أراه منها موافقا لظاهر النص المبين، فأنا جامع لتلك الأقوال"۔ [ذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی،1/6]۔

میں حقیقت میں کوئی کہنہ مشق مولف یا با کمال مصنف نہیں بلکہ میرا کام محض محققین کے اقوال کو جمع کرنا اور جس قول کو واضح نص کے ظاہر کے مواقف سمجھوں اس پر اعتماد کرنا ہے'لہذا میں انہی اقوال کو اکٹھا کروں گا۔فللہ الحمد علی نعمہ وآلائہ۔

اس کتاب کی تیاری میں اللہ ذوالکرم کی توفیق ونصرت کے بعد صوبائی جمعیت کے امیر محترم فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفی حفظہ اللہ کی مسلکی غیرت وحمیت ،بالخصوص مسئلہ کی بابت بحث وتحقیق اور توضیح وتنقیح پر خصوصی ترغیب وتوجیہ، جدیت، تاکید اور حوصلہ افزائیوں نے مہمیز کا کام کیا ہے، نیز ان کی خصوصی فکرمندی ہی کے نتیجہ میں یہ کتاب صوبائی جمعیت کے فعال شعبہ شعبہ نشرواشاعت سے زیور طبع سے آراستہ ہورہی ہے۔ بارگاہ الہی میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر محترم کی ان مخلصانہ کوششوں کو شرف قبولیت بخشے اوراس پر انہیں دنیا وآخرت میں عظیم صلہ عطا فرمائے،آمین۔

اسی طرح اپنے والدین بزرگوار کا شکر گزار ہوں جن کی انتھک تعلیمی وتربیتی کوششوں اور مخلصانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اس توفیق ارزانی تک رسائی ہوئی۔ فجزاہم اللہ خیراً۔نیز اللہ سے دعاگو ہوں کہ اس کتاب کو ہر خاص وعام کے لئے مفید بنائے،اور صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی کے ذمہ داران کی مخلصانہ جہود کو شرف قبولیت بخشے،آمین۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

ممبئی: 25/ اگست 2016ء

ابوعبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ مدنی
(شعبہ نشرواشاعت'صوبائی جمعیت اہلحدیث ممبئی)
(inayatullahmadani@yahoo.com)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی فصل:

”بھیمۃ الأنعام“ (قربانی کا جانور) کا معنیٰ ومفہوم

قربانی کے سلسلہ میں کتاب وسنت میں جہاں بہت سے احکام ومسائل کی رہنمائی امت کو دی گئی ہے وہیں بدیہی طور پر قربانی کے جانوروں کے اقسام وانواع - یعنی کن جانوروں کی قربانی کی جاسکتی ہے' ان - کی بھی نشاندہی اور وضاحت کی گئی ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے جن جانوروں کی قربانی مشروع فرمائی ہے انہیں ”بھیمۃ الانعام“ کا نام دیا ہے، جیسا کہ متعدد آیات میں ارشاد ہے:

﴿ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾ ﴾ [الحج: ۳۴]۔

اور ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"يَعْنِي: الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ، كَمَا فَصَّلَهَا تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ وَأَنَّهَا ﴿ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ﴾ الآيَة" [الانعام:۱۴۳]۔(۱)

یعنی اونٹ، گائے اور بکرا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ وہ "نر و مادے" آٹھ ہیں۔ (آیت آگے آرہی ہے)

نیز ارشاد ہے:

﴿وَيَذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْلُومَٰتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلْأَنْعَٰمِ ۖ فَكُلُوا۟ مِنْهَا وَأَطْعِمُوا۟ ٱلْبَآئِسَ ٱلْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾﴾ [الحج:۲۸]۔

اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ پس تم آپ بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ ۖ مِّنَ ٱلضَّأْنِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْمَعْزِ ٱثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۖ نَبِّـُٔونِى بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ ٱلْإِبِلِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْبَقَرِ ٱثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ وَصَّىٰكُمُ ٱللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ

(۱) تفسیر ابن کثیر بتحقیق سامی سلامۃ 5/416۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذِبًا لِّيُضِلَّ ٱلنَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٤٤﴾ [الانعام: ۱۴۳، ۱۴۴]۔

(پیدا کیے) آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور بکری میں دو قسم آپ کہیے کہ کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟ تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتاؤ اگر سچے ہو۔ اور اونٹ میں دو قسم اور گائے میں دو قسم آپ کہیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟ کیا تم حاضر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم دیا؟ تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹی تہمت لگائے، تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راستہ نہیں دکھلاتا۔

نیز ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْأَنْعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ ۚ﴾ [الزمر: ۶]۔

اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے۔

”بھیمۃ الأنعام“ کا لغوی مفہوم:

اولاً: ”بھیمۃ“:

ا۔ ”بہیمہ“ کا لغوی مفہوم:

”بھیمۃ“ کا لفظ ”بھم“ اور اِبہام سے ماخوذ ہے، جس کے معنی پوشیدگی، اغلاق، اور عدم وضوح کے ہیں، علمائے لغت کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”کلّ حيّ لَا يُمَيِّز فَهُوَ بَهِيمة“۔(۱)

ہر زندہ جو تمیز نہ کر سکے وہ بہیمہ ہے۔

اور اس بہیمہ کی صفت وکیفیت کے بارے میں علمائے لغت نے صراحت کی ہے کہ وہ چار پیروں کا جانور ہے خواہ خشکی میں ہو یا تری میں، چنانچہ علامہ زبیدی فرماتے ہیں:

”البَهِيمَةُ كَسَفِينَةٍ: كُلُّ ذاتِ أَرْبَعِ قوائِمَ ولَوْ فِي الماءِ“(۲)۔

بہیمہ سفینہ کے وزن پر ہے جو ہر چوپائے کو کہا جاتا ہے خواہ وہ پانی کا ہی ہو۔

اور علامہ نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں:

”والبهيمة اسم لكل ذي أربع من الحيوان لكن خص في التعارف بما عدا السباع والضواري من الوحوش“(۳)۔

بہیمہ ہر چوپایہ جانور کا نام ہے، لیکن عرف عام میں ان جانوروں کے ساتھ خاص ہے جو درندے اور خونخوار جنگلی نہ ہوں۔

اور علامہ محمد محمود حجازی لکھتے ہیں:

”وخصها العرف بذوات الأربع من حيوان البر والبحر“(۴)۔

---

(۱) تہذیب اللغۃ 6/178، ولسان العرب 12/56، والمصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر 1/65۔

(۲) تاج العروس 31/307، نیز دیکھئے: تہذیب اللغۃ 6/179، والمصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر 1/65، الکلیات ص:226، وحیاۃ الحیوان الکبری 1/228، ومعجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ 1/257۔ نیز دیکھئے: تفسیر القرطبی (6/34) نیز فتح القدیر للشوکانی (2/6) وروح البیان (2/337)، وتفسیر الکشاف للزمخشری (1/601)۔

(۳) فتح البیان فی مقاصد القرآن (3/322)۔

(۴) التفسیر الواضح (1/474)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرف نے اسے خشک اور سمندر کے چار پائے جانوروں کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔

۲۔ ''بہیمۃ'' کی وجہ تسمیہ:

علمائے لغت بہیمہ کی وجہ تسمیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''وَإِنَّمَا قِيلَ لَهُ: بَهِيمَة لِأَنَّهُ أُبْهِم عَنْ أَنْ يُمَيِّزَ''۔(۱)

اسے بہیمہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اسے تمیز کرنے سے مبہم، بند اور محروم کر دیا گیا ہے۔

علامہ محمد بن ابو الفتح بعلی فرماتے ہیں:

''سميت البَهِيْمَةُ بذلك؛ لأنها لا تتكلم''(۲)۔

اسے بہیمہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بات نہیں کرتا۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں:

''سميت بهيمة لإبهامها، من جهة نقص نطقها وفهمها، وعدم تمييزها وعقلها''(۳)۔

بہیمہ اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی گویائی اور سمجھ کی کمی اور عقل وتمیز سے محرومی کے اعتبار سے، بند اور مبہم ہوتا ہے۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے علامہ عسکری لکھتے ہیں:

(۱) تہذیب اللغۃ 6/178، ولسان العرب 12/56، والمصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر 1/65۔

(۲) دیکھئے: المطلع علی الفاظ المقنع (ص:157)۔

(۳) حیاۃ الحیوان الکبری 1/228، نیز دیکھئے: النظم المستعذب فی تفسیر غریب الفاظ المہذب 1/223، والکلیات ص: 226، وتاج العروس 31/307، والمزہر فی علوم اللغۃ وأنواعہا 1/315، والتفسیر الواضح (1/474)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وسميت الْبَهِيمَة بَهِيمَة لِأَنَّهَا أبهمت عَن الْعلم والفهم وَلَا تعلم وَلَا تفهم فَهِيَ خلاف الْإِنْسَان والإنسانية خلاف البهيمية فِي الْحَقِيقَة وَذَلِكَ أَن الْإِنْسَان يَصح أَن يعلم إِلَّا أَنه ينسى مَا علمه والبهيمة لَا يَصح أَن يعلم''(۱)۔

بہیمہ کا نام بہیمہ اسی لئے ہے کہ اسے علم اور سمجھ بوجھ سے بند رکھا گیا ہے، نہ وہ جان سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے، بلکہ وہ انسان کے خلاف ہے، اور درحقیقت انسانیت بہیمیت کے خلاف ہے کیونکہ انسان علم کے قابل ہے، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ معلومات کو بھول بھی جاتا ہے، لیکن بہیمہ تو علم کے قابل ہی نہیں ہے۔

اور اسی بات کی وضاحت مفسرین نے بھی فرمائی ہے، چنانچہ علامہ بغوی فرماتے ہیں:

''سُمِّيَتْ بَهِيمَةً لِأَنَّهَا أُبْهِمَتْ عَنِ التَّمْيِيزِ، وَقِيلَ: لِأَنَّهَا لَا نُطْقَ لَهَا''(۲)۔

بہیمہ کو بہیمہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ تمیز سے محروم ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گویائی سے محروم ہے۔

علامہ نواب صدیق حسن خان قنوجی فرماتے ہیں:

''وإنما سميت بذلك لإبهامها من جهة نقص نطقها وفهمها وعقلها، ومنه باب مبهم أي مغلق، وليل بهيم''(۳)۔

اسے بہیمہ اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی گویائی، عقل اور سمجھ کی کمی کے اعتبار سے، بند اور

---

(۱) الفروق اللغویۃ للعسکری ص:274۔

(۲) تفسیر البغوی، ط دار طیبۃ 2/7، نیز دیکھئے: تفسیر ابن عطیۃ 2/145، وتفسیر البیضاوی 2/113۔

(۳) فتح البیان فی مقاصد القرآن (3/322)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبہم ہوتا ہے، اور اسی سے ”باب مبہم“ ہے یعنی بند دروازہ، اور ”لیل بہیم“ ہے یعنی بالکل گھپ اندھیری رات۔

اور امام قرطبی، علامہ شوکانی اور ابن عطیہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں:

”سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِإِبْهَامِهَا مِنْ جِهَةِ نَقْصِ نُطْقِهَا وَفَهْمِهَا وَعَدَمِ تَمْيِيزِهَا وَعَقْلِهَا، وَمِنْهُ بَابٌ مُبْهَمٌ أَيْ مُغْلَقٌ، وَلَيْلٌ بَهِيمٌ، وَبُهْمَةٌ لِلشُّجَاعِ الَّذِي لا يدرى من أين يؤتى له“(۱)۔

بہیمہ اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی گویائی اور سمجھ کی کمی اور عقل وتمیز سے محرومی کے اعتبار سے، بند اور مبہم ہوتا ہے، اور اسی سے ”باب مبہم“ ہے یعنی بند دروازہ، اور ”لیل بہیم“ ہے یعنی بالکل اندھیری رات، اور ”بُہمۃ“ اس بہادر اور پہلوان کو کہتے ہیں کہ سمجھ میں آئے کہ اس پر کیسے قابو پایا جائے۔

اور صاحب ”الکلیات“ علامہ ابوالبقاء کفوی فرماتے ہیں:

”الْبَهِيمَة : كل حَيّ لَا عقل لَهُ، وكل مَا لَا نطق لَهُ فَهُوَ بَهِيمَة، لما فِي صَوته من الْإِبْهَام، ثمَّ اخْتصَّ هَذَا الِاسْم بذوات الْأَرْبَع وَلَو من دَوَاب الْبَحْر، مَا عدا السبَاع“(۲)۔

بہیمہ: ہر جاندار جسے عقل نہ ہو اور جسے گویائی نہ ہو وہ بہیمۃ ہے، کیونکہ اس کی آواز میں ابہام ہوتا ہے، پھر اس نام کو چوپایوں نے لئے خاص کر لیا گیا خواہ وہ سمندری جانور ہو، سوائے

(۱) تفسیر القرطبی (6/34) فتح القدیر للشوکانی (2/6) والمحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، لابن عطیہ (2/145)۔

(۲) دیکھئے: الکلیات، ص 226۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درندوں کے۔

اور اسی بات کی وضاحت دیگر علمائے تفسیر اور شارحین حدیث نے بھی فرمائی ہے۔ (۱)

ثانیاً: ''الأنعام'':

ا۔''الأنعام'' کا لغوی مفہوم:

انعام کا واحد نعم صرف اونٹ کو کہتے ہیں، اور انعام اونٹ، گائے اور بکری سب پر بولا جاتا ہے، بشرطیکہ اس میں اونٹ بھی ہو، ورنہ نہیں۔

علامہ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں:

''قَالَ ابْنُ الأعرابي: النَّعَمُ الإبل خاصَّةً، والأنعام الإبل وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ''(۲)۔

ابن الاعرابی کہتے ہیں: نعم خصوصیت کے ساتھ اونٹ کو کہتے ہیں جبکہ انعام اونٹ، گائے اور بکری پر بولا جاتا ہے۔

امام ابن فارس فرماتے ہیں:

''والنعمُ: الإبل، قال الفراء: هو ذكر لا يؤنث، ... ويجمع أنعاماً، والأنعام: البهائم''(۳)۔

نعم اونٹ کو کہتے ہیں، فراء کہتے ہیں: یہ مذکر ہے اس کا مونث نہیں آتا۔۔۔اس کی جمع انعام ہے، اور انعام چوپایوں کو کہا جاتا ہے۔

---

(۱) تفسیر القرطبی 6/34، والتفسیر المنیر للزحیلی (6/64)، وعمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (10/56)، وذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی (36/305)۔

(۲) لسان العرب (12/585)، نیز دیکھئے: المحکم والمحیط الأعظم (2/198)۔

(۳) مجمل اللغۃ لابن فارس (ص: 874)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابونصر جوہری فارابی لکھتے ہیں:

”والنعم: واحد الانعام، وهي المال الراعية وأكثر ما يقع هذا الاسم على الإبل“(۱)۔

نعم انعام کی واحد ہے، یہ چرنے والے جانوروں پر بولا جاتا ہے، اور اس نام کا زیادہ تر اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

”لكِنِ الأَنْعَامُ تقال للإبل والبقر والغنم، ولا يقال لها أَنْعَامٌ حتى يكون في جملتها الإبل“(۲)۔

لیکن انعام کا لفظ اونٹ، گائے اور بکری پر مشترکہ بولا جاتا ہے، انعام نہیں کہا جا سکتا یہاں تک کہ اُن میں اونٹ بھی ہو۔

علامہ ابوالعباس احمد فیومی حموی لکھتے ہیں:

”يطلق الأنعام على هذه الثلاثة فإذا انفردت الإبل فهي نعم وإن انفردت الغنم والبقر لم تسم نعماً“(۳)۔

انعام کا لفظ ان تینوں (اونٹ، گائے اور بکری) پر بولا جاتا ہے، اور جب اونٹ الگ ہو تو وہ نعم ہے، اور اگر گائے اور بکری الگ ہوں تو انہیں نعم نہیں کہا جائے گا۔

(۱) الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ (5/ 2043)، نیز دیکھئے: المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر (2/ 613)، والعین (2/ 162)۔

(۲) المفردات فی غریب القرآن (ص: 815)۔

(۳) المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر (2/ 613)، نیز دیکھئے: التعریفات الفقہیۃ، از محمد عمیم برکتی (ص: 37)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکتور سعدی حبیب لکھتے ہیں:

''النعم: الابل، والبقر، والغنم مجتمعة، فإذا انفردت البقر، والغنم لم تسم نعما، ج: أنعام''(۱)۔

نعم: اونٹ، گائے اور بکری کو اجتماعی طور پر کہا جاتا ہے، اگر گائے اور بکری الگ ہو جائے تو انہیں نعم نہیں کہا جائے گا، اس کی جمع انعام ہے۔

خلاصہ کلام اینکہ نعم اور انعام میں اہل عرب کے یہاں فرق ہے، چنانچہ فرق نہ کرنے والوں کی تردید کرتے ہوئے علامہ قاسم بن علی حریری بصری فرماتے ہیں:

''وَكَذَلِكَ لَا يفرقون بَين النعم والأنعام وَقد فرقت بَينهمَا الْعَرَب، فَجعلت النعم اسْما لِلْإِبِلِ خَاصَّة وللماشية الَّتِي فِيهَا الْإِبِل وَقد تذكر وتؤنث، وَجعلت الْأَنْعَام اسْما لأنواع الْمَوَاشِي من الْإِبِل وَالْبَقر وَالْغنم، حَتَّى أَن بَعضهم أدخل فِيهَا الظباء وحمر الْوَحْش''(۲)۔

اسی طرح لوگ نعم اور انعام میں فرق نہیں کرتے، حالانکہ عربوں نے دونوں میں فرق کیا ہے، چنانچہ خصوصیت کے ساتھ صرف اونٹ کو اور اسی طرح جن مویشوں میں اونٹ بھی ہو انہیں نعم کا نام دیا ہے، اور یہ مذکر اور مونث بھی استعمال کیا جاتا ہے، اور مویشیوں کی مختلف قسموں مثلاً اونٹ، گائے اور بکریوں کو انعام کا نام دیا ہے، حتیٰ کہ بعض لوگوں نے میں اس میں ہرنوں اور وحشی گدھوں کو بھی داخل کیا ہے۔

---

(۱) القاموس الفقہی (ص:355)، نیز دیکھیے: المطلع علی ألفاظ المقنع (ص:157)، وتفسیر غریب مافی الصحیحین البخاری ومسلم (ص:394)۔

(۲) درۃ الغواص فی أوہام الخواص (ص:240)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ''الأنعام'' کی وجہ تسمیہ:

ا۔ ''نعم'': نعومت سے ماخوذ ہے جس کے معنیٰ نرمی کے ہوتے ہیں، چونکہ قربانی کے ان جانوروں کی چالوں میں نرمی ہوتی ہے اس مناسبت سے انہیں بہیمہ کے ساتھ''انعام'' سے مخصوص کیا گیا، (یعنی نرم چال والے چوپائے)، جیسا کہ اہل علم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے، چنانچہ علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

''سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِلِينِ مَشْيِهَا''(۱)۔

انہیں اُن کی نرم چال کی وجہ سے''انعام'' کہا گیا ہے۔

اسی طرح امام شوکانی فرماتے ہیں:

''سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِمَا فِي مَشْيِهَا مِنَ اللِّينِ''(۲)۔

انہیں اس لئے انعام کہا گیا ہے کہ ان کی چالوں میں نرمی پائی جاتی ہے۔

اسی طرح علامہ نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں:

''سميت بذلك لما في مشيها من اللين''(۳)۔

انہیں انعام کہے جانے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی چالوں میں نرمی ہوتی ہے۔

۲۔ جبکہ بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ''انعام'' نعمت سے ماخوذ ہے، اور نعم کا لفظ اہل عرب خاص اونٹوں پر بولا کرتے تھے، کیونکہ اونٹ ان کے یہاں عظیم نعمت تھا۔

---

(۱) تفسیر القرطبی (6/34)، نیز دیکھئے: ذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی (36/305)۔

(۲) فتح القدیر للشوکانی (2/6)۔

(۳) فتح البیان فی مقاصد القرآن (3/323)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن فارس لکھتے ہیں:

”وَالنَّعَمُ: الْإِبِلُ، لِمَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالنَّعْمَةِ“(۱)۔

نعم: اونٹ ہے، کیونکہ اس میں خیر و نعمت ہے۔

علامہ محمد بن محمد مرتضی زبیدی فرماتے ہیں:

”إِنَّمَا خُصَّتِ النَّعَمُ بِالإِبِلِ لِكَوْنِهَا عِنْدَهم أَعْظَمَ نِعْمَة“(۲)۔

نعم کو اونٹ کے ساتھ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ وہ عربوں کے یہاں سب سے بڑی نعمت تھا۔

علامہ عبدالقادر عمر بغدادی لکھتے ہیں:

”النعم مُخْتَصّ بِالْإِبِلِ قَالَ: وتسميته بذلك لكون الْإِبِل عِنْدهم أعظم نعْمَة“(۳)۔

نعم: اونٹ کے ساتھ خاص ہے، اور نعم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اونٹ ان کے یہاں عظیم ترین نعمت تھا۔

امام عبدالرؤوف مناوی فرماتے ہیں:

”والنعم مختص به الإبل سميت به لكونها عندهم من أعظم النعم“(۴)۔

اور نعم اونٹ کے ساتھ خاص ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ عربوں کے یہاں ایک عظیم

---

(۱) مقاییس اللغۃ (5/446)۔

(۲) تاج العروس (33/510)۔

(۳) خزانۃ الأدب ولب لباب لسان العرب للبغدادی (1/408)۔

(۴) التوقیف علی مہمات التعاریف (ص:327)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت تھا۔

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

”وتسميتُهُ بذلك لكون الإبل عندهم أعْظَمَ نِعْمةٍ“(۱)۔

نعم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اونٹ ان کے یہاں عظیم ترین نعمت تھا۔

۳۔ ”الأنعام“ بھیمۃ کی وضاحت اور بیان ہے:

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”والبهيمة مبهمة في كل ذات أربع في البر والبحر، فبينت بالأنعام، وهي الإبل والبقر والضأن والمعز التي تنحر في يوم العيد وما بعده من الهدايا والضحايا“(۲)۔

بہیمہ خشکی وسمندر کے چوپایوں میں مبہم ہے، لہٰذا انعام کے ذریعہ اس کی وضاحت کی گئی، اور وہ اونٹ، گائے، مینڈھا اور بکری ہیں، جنہیں عید الاضحیٰ کے دن اور اس کے بعد ہدی اور قربانی وغیرہ کی شکل میں ذبح کیا جاتا ہے۔

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَقَيَّدَهَا بِالنَّعَمِ لِأَنَّ مِنَ الْبَهَائِمِ مَا لَيْسَ مِنَ الْأَنْعَامِ كَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ، لا يجوز ذبحها فِي الْقَرَابِينَ“(۳)۔

---

(۱) المفردات فی غریب القرآن (ص:815)۔

(۲) فتح البیان فی مقاصد القرآن (9/42)، نیز دیکھئے: (9/49)۔

(۳) تفسیر البغوی (3/340)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہیمہ کو نعم سے مقید کر دیا، کیونکہ کچھ بہائم ایسے بھی ہیں جو انعام نہیں ہیں، جیسے گھوڑے، خچر، اور گدھے، انہیں قربت کے کاموں میں ذبح کرنا جائز نہیں۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''البهيمة كل ذات اربع واضافتها الى الانعام للبيان ... فالبهيمة أعم من الانعام لان الانعام لا تتناول غير الأنواع الاربعة من ذوات الأربع''(۱)۔

بہیمہ ہر چوپائے کو کہا جاتا ہے، اور انعام کی طرف اس کی اضافت بیان و وضاحت کے لئے ہے ... چنانچہ بہیمہ انعام سے عام تر ہے، کیونکہ انعام میں چاروں کے علاوہ دیگر چوپائے نہیں آتے۔

علامہ زمخشری تفسیر الکشاف میں لکھتے ہیں:

''البهيمة: كلّ ذات أربع في البرّ والبحر، وإضافتها إلى الأنعام للبيان، وهي الإضافة التي بمعنى ''من'' كخاتم فضة ومعناه: البهيمة من الأنعام''(۲)۔

بہیمہ: خشکی اور سمندر کے ہر چوپائے کو کہا جاتا ہے، اور انعام کی طرف اس کی اضافت بیان و وضاحت کے لئے ہے، یعنی وہ اضافت جو ''من'' (سے) کے معنیٰ میں ہے، جیسے کہا جاتا ہے: چاندی کی انگوٹھی۔ اور اس کا معنیٰ ہے: انعام میں سے بہیمہ۔

۴۔ ''الأنعام'' کی تفسیر میں علمائے مفسرین کے مجموعی طور پر تین اقوال ہیں، چنانچہ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(۱) روح البیان (2/337)۔

(۲) الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل (1/601)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’وَلِلْعُلَمَاءِ فِي الْأَنْعَامِ ثَلَاثَةُ أَقْوَالٍ: أَحَدُهَا– أَنَّ الْأَنْعَامَ الْإِبِلُ خَاصَّةً، وَسَيَأْتِي فِي النَّحْلِ بَيَانُهُ. الثَّانِي– أَنَّ الْأَنْعَامَ الْإِبِلُ وَحْدَهَا، وَإِذَا كَانَ مَعَهَا بَقَرٌ وَغَنَمٌ فهي أنعام أيضا. الثالث– وهو أصحها قال أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى: الْأَنْعَامُ كُلُّ مَا أَحَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْحَيَوَانِ. وَيَدُلُّ عَلَى صحة هذا قول تَعَالَى: " أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ‘‘(۱)۔

انعام کے سلسلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں:

۱۔ انعام سے مراد خصوصیت کے ساتھ اونٹ ہیں، سورۃ النحل میں اس کا بیان آئے گا۔

۲۔ انعام صرف اونٹ کو بھی کہتے ہیں اور اگر اس کے ساتھ گائے، بکریاں ہوں تب بھی وہ انعام ہیں۔

۳۔ -اور یہ صحیح ترین ہے- احمد بن یحییٰ فرماتے ہیں: انعام ہر اس جانور کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے۔ اور اس قول کی صحت کی دلیل، فرمان باری: ’’تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں بجز ان کے جن کے نام پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے‘‘ ہے۔

نیز امام الجوزی رحمہ اللہ سورۃ المائدہ کی اس پہلی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’بہیمۃ الأنعام میں تین اقوال ہیں:

۱۔ مویشیوں کے بچے جو ماؤں کو ذبح کئے جانے کی صورت میں اُن کے پیٹ میں مردہ پائے جاتے ہیں۔ (ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم)

(۱) تفسیر القرطبی (111/7)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یہ اونٹ، گائے اور بکریاں، (حسن، قتادہ، سدی رحمہم اللہ) اور ربیع فرماتے ہیں کہ: اس میں سارے انعام مراد ہیں۔ اور ابن قتیبہ فرماتے ہیں: اس سے مراد اونٹ، گائے، بکریاں، اور تمام وحشی جانور ہیں۔

۳۔ اس سے مراد وحشی چوپائے ہیں، جیسے وحشی گائیں، ہرنیں اور وحشی گدھے۔ (۱)

اسی طرح امام ابن جریر طبری اور علامہ ابن عطیہ رحمہما اللہ نے بھی اس سلسلہ میں کئی اقوال نقل فرمائے ہیں۔ (۲)

اور پھر امام طبری رحمہ اللہ نے بہیمۃ الانعام سے تمام قسم کے انعام مقصود ہونے کے قول کو راجح قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

"وأولى القولين بالصواب في ذلك، قول من قال: عنى بقوله: ﴿أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ﴾، الأنعام كلها ... ولم يخصص الله منها شيئًا دون شيء، فذلك على عمومه وظاهره، حتى تأتي حجة بخصوصه يجب التسليم لها"۔ (۳)

اس سلسلہ میں دونوں اقوال میں سے درست قول ان لوگوں کا ہے جنہوں نے فرمان باری [تمہارے لئے بہیمۃ الانعام حلال کیا گیا ہے] سے تمام انعام کو مراد لیا ہے... اور اللہ تعالیٰ نے اس میں سے کسی کی کوئی تخصیص نہیں فرمائی ہے، لہٰذا وہ اپنے عموم اور ظاہر پر باقی ہے، یہاں تک کہ اس کی خصوصیت پر کوئی واجب التسلیم دلیل آجائے۔ واللہ اعلم

(۱) زاد المسیر فی علم التفسیر (1/506)، نیز دیکھئے: تفسیر الماوردی "النکت والعیون" (2/6)۔

(۲) دیکھئے: تفسیر طبری تحقیق شاکر 9/455، وتفسیر ابن عطیہ 2/144۔

(۳) تفسیر طبری تحقیق شاکر، 9/455۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بہیمۃ الأنعام“ کا شرعی و اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح شرع میں ”بہیمۃ الانعام“ سے مراد اونٹ، گائے اور بکرے (دونوں جنسیں) ہیں، جیسا کہ سلف مفسرین نے بیان فرمایا ہے، امام ابن جریر طبری فرماتے ہیں:

”وهي الأزواج الثمانية التي ذكرها في كتابه: من الضأن والمعِز والبقر والإبل“۔(۱)

یہ آٹھ جوڑے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے: مینڈھا، بکرا، گائے اور اونٹ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ: وَهِيَ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ، كَمَا قَالَهُ الْحَبْرُ الْبَحْرُ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ وَابْنُ عَمِّ الرَّسُولِ ﷺ“۔(۲)

”بہیمۃ الانعام“ اونٹ، گائے اور بکرے ہیں، جیسا کہ بحر العلم، ترجمان القرآن اور رسول ﷺ کے چچازاد بھائی (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ﴾ هِيَ: الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ، وَالْغَنَمُ. قَالَهُ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ. قَالَ ابْنُ جَرِيرٍ: وَكَذَلِكَ هُوَ عِنْدَ الْعَرَبِ“(۳)۔

---

(۱) جامع البیان تحقیق شاکر (6/257)۔

(۲) تفسیر ابن کثیر 1/534۔

(۳) تفسیر ابن کثیر 2/8۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان باری: (تمہارے لئے بہیمۃ الانعام حلال کئے گئے ہیں): یعنی اونٹ، گائے اور بکرے، جیساکہ حسن، قتادہ، اور دیگر مفسرین نے کہا ہے۔امام ابن جریر فرماتے ہیں: اہل عرب کے یہاں بھی اس کا یہی معنیٰ ہے۔

اورسورۃ الزمر کی آیت (نمبر ۶) کی تفسیر سورۃ الانعام (آیت ۱۴۳،۱۴۴) کے ذریعہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وَقَوْلُهُ: ﴿وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْأَنْعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ﴾ أَيْ: وَخَلَقَ لَكُمْ مِنْ ظُهُورِ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ وَهِيَ الْمَذْكُورَةُ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ:﴿ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ مِّنَ ٱلضَّأْنِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْمَعْزِ ٱثْنَيْنِ﴾ [الأنعام:143] ، ﴿وَمِنَ ٱلْإِبِلِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْبَقَرِ ٱثْنَيْنِ﴾ [الأنعام:144] (۱)۔

فرمان باری: (اللہ نے تمہارے لئے چوپائے اتارے ہیں، نر و مادہ آٹھ) یعنی اللہ نے تمہارے لئے چوپایوں کی پشتوں سے آٹھ جوڑے (نر و مادہ) پیدا کیا ہے، اور یہ وہ ہیں جو سورۃ الانعام میں مذکور ہیں: (آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور بکری میں دو قسم) [الانعام: ۱۴۳] اور (اور اونٹ میں دو قسم اور گائے میں دو قسم) [الانعام: ۱۴۴]۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَالَّذِي يُضَحَّى بِهِ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ الْأَزْوَاجُ الثَّمَانِيَةُ: وَهِيَ الضَّأْنُ وَالْمَعْزُ وَالْإِبِلُ وَالْبَقَرُ“ (۲)۔

---

(۱) تفسیر ابن کثیر 7/86۔نیز دیکھئے: (416/5)۔
(۲) تفسیر القرطبی (109/15)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے اجماع سے جن جانوروں کی قربانی کی جائے گی وہ آٹھ جوڑے ہیں:

مینڈھا، بکری، اونٹ اور گائے۔

علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''أَنَّ الْقُرْآنَ بَيَّنَ أَنَّ الْأَنْعَامَ هِيَ الْأَزْوَاجُ الثَّمَانِيَةُ الَّتِي هِيَ: الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى مِنَ الْإِبِلِ، وَالْبَقَرِ، وَالضَّأْنِ، وَالْمَعْزِ''۔(۱)

قرآن کریم نے بیان کیا ہے کہ انعام وہی آٹھ جوڑے ہیں: یعنی اونٹ، گائے، مینڈھا اور بکری (نر و مادہ)۔

اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

''وَلَا يَكُونُ مِنَ الْحَيَوَانِ إِلَّا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ إِيضَاحُ الْأَنْعَامِ، وَأَنَّهَا الْأَزْوَاجُ الثَّمَانِيَةُ الْمَذْكُورَةُ فِي ايَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَهِيَ: الْجَمَلُ، وَالنَّاقَةُ، وَالْبَقَرَةُ، وَالثَّوْرُ، وَالنَّعْجَةُ، وَالْكَبْشُ، وَالْعَنْزُ، وَالتَّيْسُ''۔(۲)

بہیمۃ الانعام کے علاوہ کسی جانور کی قربانی نہیں ہوگی، اور انعام کی وضاحت ہو چکی ہے، کہ وہ کتاب اللہ کی آیات میں مذکور آٹھ جوڑے ہیں: اونٹ اونٹنی، گائے بیل، مینڈھا دنبہ اور بکری بکرا۔

حافظ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(۱) أضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن (2/332)، و(1/326)، و(1/198) نیز دیکھئے: تفسیر الماوردی (4/20)۔

(۲) أضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن (5/172)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِالْأَزْوَاجِ الثَّمَانِيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي سُورَةِ (الْأَنْعَامِ)، وَلَمْ يُعْرَفْ عَنْهُ ﷺ، وَلَا عَنِ الصَّحَابَةِ هَدْيٌ، وَلَا أُضْحِيَّةٌ، وَلَا عَقِيقَةٌ مِنْ غَيْرِهَا''۔ (۱)

قربانی سورۃ الانعام میں مذکور آٹھ جوڑوں کے ساتھ خاص ہے، اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کے علاوہ سے ھدی، قربانی یا عقیقہ معروف نہیں ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَأَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّهُ لَا تُجْزِي الضَّحِيَّةُ بِغَيْرِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ''۔ (۲)

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اونٹ، گائے اور بکری کے علاوہ سے قربانی نہیں ہوگی۔

علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى جَوَازِ التَّضْحِيَةِ مِنْ جَمِيعِ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الْأَفْضَلِ ... ثُمَّ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِغَيْرِ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ''۔ (۳)

تمام بہیمۃ الانعام سے قربانی کے جواز پر علماء کا اجماع ہے، اختلاف صرف افضل میں ہے۔۔۔اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ بہیمۃ الانعام کے علاوہ کی قربانی جائز نہیں۔

حافظ المغرب علامہ ابن عبد البر قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيمَا لَا يَجُوزُ مِنْ أَسْنَانِ الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا بَعْدَ إِجْمَاعِهِمْ أَنَّهَا لَا تَكُونُ إِلَّا مِنَ الْأَزْوَاجِ الثَّمَانِيَةِ''۔ (۴)

---

(۱) زاد المعاد فی ہدی خیر العباد (2/285)۔

(۲) شرح النووی علی مسلم (13/117)۔

(۳) سبل السلام (2/537)۔

(۴) الاستذکار (4/250)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کے اس بات پر اجماع کے بعد کہ قربانی آٹھ جوڑوں ہی سے ہوسکتی ہے، اس امر میں اختلاف ہے کہ ہدی وقربانی میں کس عمر کی قربانی نہیں ہوگی۔

اسی طرح التمہید میں فرماتے ہیں:

”وَالَّذِي يُضَحَّى بِهِ بِإِجْمَاعٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْأَزْوَاجُ الثَّمَانِيَةُ وَهِيَ الضَّأْنُ وَالْمَعِزُ وَالْإِبِلُ وَالْبَقَرُ“۔(۱)

مسلمانوں کے اجماع سے جن جانوروں کی قربانی کی جائے گی وہ آٹھ جوڑے ہیں: مینڈھا، بکرا، اونٹ اور گائے۔

﴿ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ﴾ کا سیاق وپس منظر اور اہل علم کی تصریحات

سورۃ الحج کی آیات میں بھیمۃ الانعام کی تفسیر سلفاً وخلفاً تمام مفسرین وشارحین احادیث نے سورۃ الانعام کی آیات ”ثمانیۃ ازواج“ سے فرمائی ہے، جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا، البتہ اسی کے پہلو بہ پہلو ائمہ تفسیر وحدیث اور فقہاء امت کی توضیحات کی روشنی میں یہاں حسب ذیل چند باتیں مزید ملحوظ خاطر رہنی چاہئیں:

پہلی بات:

یہ کہ سورۃ الانعام کی آیتیں ہدی وقربانی اور ان کے احکام ومسائل کے بیان کے سیاق میں نہیں ہیں، نہ ہی ان کا مقصود قربانی کے جانوروں کی تعیین وتحدید کرنا ہے، بلکہ مویشیوں میں سے مذکورہ آٹھ جوڑوں، اور اسی طرح کھیتیوں اور پھلوں وغیرہ کے سلسلہ میں زمانہ جاہلیت کے

(۱) التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید (23/ 188)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں اور مشرکین عرب کے من مانی، بلا دلیل و برہان حلت وحرمت کے باطل و بے بنیاد عقائد ونظریات، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اپنے معبودان باطلہ کے مابین ان کی تقسیم، فاسد خیالات اور اوہام وخرافات کی تردید اور اس پر ان کی توبیخ وتعنیف اور ڈانٹ پلانے کے بیان میں ہیں، جیسا کہ (آیت 136 تا 145 اور اس کے بعد کی آیات سے واضح ہے) اور ائمہ تفسیر اور علماء حدیث وفقہ نے اس کی دوٹوک وضاحت فرمائی ہے۔

۱۔ چنانچہ امام ابن جریر طبری فرماتے ہیں:

''وكانوا يحرّمون من أنعامهم البحيرة والسائبة والوصيلة والحام، فيجعلونه للأوثان، ويزعمون أنهم يحرّمونه لله. فقال الله في ذلك: (وجعلوا لله مما ذرأ من الحرث والأنعام نصيبًا) الاية''۔(۱)

مشرکین اپنے چوپایوں میں سے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کو حرام قرار دیتے تھے اور انہیں اپنے بتوں کے لئے مان لیتے تھے، اور ان کا گمان یہ تھا وہ اللہ کے لئے حرام کر رہے ہیں، چنانچہ اللہ نے اس بارے میں فرمایا: (اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مواشی پیدا کیے ہیں ان لوگوں نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا)۔

۲۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''هَذَا ذَمٌّ وَتَوْبِيخٌ مِنَ اللَّهِ لِلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ ابْتَدَعُوا بِدَعًا وَكُفْرًا وَشِرْكًا، وَجَعَلُوا لِلَّهِ جُزْءًا مِنْ خَلْقِهِ، وَهُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ''۔(۲)

(۱) تفسیر الطبری (12/132)۔

(۲) تفسیر ابن کثیر ت سلامۃ (3/344)، نیز دیکھئے: تفسیر البغوی- إحیاء التراث (2/162)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اللہ کی طرف سے مشرکین کی مذمت اور ڈانٹ ہے جنہوں نے بدعتیں اور کفر و شرک ایجاد کرر کھا تھا، اور اللہ کے لئے اس کی مخلوق میں سے ایک حصہ متعین کر دیا تھا، حالانکہ وہی ہر چیز کا خالق ہے، مشرکوں کے شرک سے اللہ کی ذات پاک اور بلند ہے۔

۳۔ نیز فرماتے ہیں:

”وَهَذَا بَيَانٌ لِجَهْلِ الْعَرَبِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فِيمَا كَانُوا حَرَّمُوا مِنَ الْأَنْعَامِ، وَجَعَلُوهَا أَجْزَاءً وَأَنْوَاعًا: بَحِيرَةً، وَسَائِبَةً، وَوَصِيلَةً وَحَامًا، وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْأَنْوَاعِ الَّتِي ابْتَدَعُوهَا فِي الْأَنْعَامِ وَالزُّرُوعِ وَالثِّمَارِ“۔(۱)

یہ اسلام سے پہلے عربوں کی جہالت کا بیان ہے جو انہوں نے چوپایوں کو حرام کر کے ان کے حصے اور اقسام بنا رکھا تھا: بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام اور ان کے علاوہ دیگر اقسام جو انہوں نے چوپایوں، کھیتوں اور پھلوں میں گھڑ رکھا تھا۔

۴۔ علامہ نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وفي هاتين الآيتين تقريع وتوبيخ من الله لأهل الجاهلية بتحريمهم ما لم يحرمه الله“۔(۲)

ان دونوں آیتوں میں اللہ کی جانب سے اہل جاہلیت کو ڈانٹ ڈپٹ اور تنبیہ ہے، جو انہوں نے حرام کر رکھا تھا، جسے اللہ نے حرام نہیں کیا تھا۔

۵۔ امام ابن عطیہ آیت کا سبب نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

(۱) تفسیر ابن کثیر ت سلامۃ (3/351)

(۲) فتح البیان فی مقاصد القرآن (4/260)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”وسبب نزول هذه الاية أن العرب كانت تجعل من غلاتها وزرعها وثمارها ومن أنعامها جزءا تسميه لله وجزءا تسميه لأصنامها، وكانت عادتها التحفي والاهتبال بنصيب الأصنام أكثر منها بنصيب الله إذ كانوا يعتقدون أن الأصنام بها فقر وليس ذلك بالله“۔(۱)

اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ عرب اپنے غلے، کھیتی، پھل اور مویشیوں میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے نامزد کرتے تھے اور ایک حصہ اپنے دیوی دیوتاؤں کے لئے، اور ان کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اپنے بتوں کے حصہ کے سلسلہ میں اللہ کے حصہ سے کہیں زیادہ فکر کرتے تھے اور اس کے لئے رنجیدہ ہوتے تھے، کیونکہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بتوں کو فقر ومحتاجگی کا سامنا ہے جبکہ اللہ کے ساتھ یہ مسئلہ نہیں ہے۔

۶۔ نیز فرماتے ہیں:

”وكانت للعرب سنن في الأنعام من السائبة والبحيرة والحام وغير ذلك فنزلت هذه الاية رافعة لجميع ذلك“۔(۲)

مویشیوں کے سلسلہ میں عربوں کے 'بحیرہ، سائبہ اور حام وغیرہ' بہت سے رسم ورواج تھے، چنانچہ یہ آیت کریمہ ان تمام بدعقیدگیوں کی تردید میں نازل ہوئی۔

۷۔ امام ابن عاشور تیونسی فرماتے ہیں:

”وَلَمَّا كَانُوا قَدْ حَرَّمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَعْضَ الْغَنَمِ، وَمِنْهَا مَا يُسَمَّى بِالْوَصِيلَةِ

(۱) تفسیر ابن عطیۃ 'المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز' (2/348)
(۲) دیکھئے: تفسیر ابن عطیۃ (2/144)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمَا تَقَدَّمَ، وَبَعْضَ الْإِبِلِ كالبحيرة والوصيلة أَيْضًا، وَلَمْ يُحَرِّمُوا بَعْضَ الْمَعْزِ وَلَا شَيْئًا مِنَ الْبَقَرِ، ناسب أن يُؤْتى بِهَذَا التَّقْسِيمِ قَبْلَ الِاسْتِدْلَالِ تَمْهِيدًا لِتَحَكُّمِهِمْ إِذْ حَرَّمُوا بَعْضَ أَفْرَادٍ مِنْ أَنْوَاعٍ، وَلَمْ يُحَرِّمُوا بَعْضًا مِنْ أَنْوَاعٍ أُخْرَى'' ـ(۱)

عربوں نے جاہلیت میں کچھ بکریوں کو حرام کرلیا تھا، ان میں سے ایک وصیلہ بھی ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے، اور بعض اونٹوں کو حرام کرلیا تھا جیسے بحیرہ، وصیلہ وغیرہ، اور بعض بکریوں اور کسی بھی گائے کو حرام نہیں کیا تھا، لہٰذا استدلال سے پہلے مناسب یہی تھا کہ ان کے فیصلہ کی تمہید کے لئے یہ تقسیم بیان کردی جائے، کیونکہ کچھ قسموں کے بعض افراد کو حرام کیا تھا، اور دوسری بعض قسموں میں سے کچھ کو حرام نہیں کیا تھا۔

۸۔ امام قرطبی آیت (احلت لکم بہیمۃ الانعام) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''وَكَانَتْ لِلْعَرَبِ سُنَنٌ فِي الْأَنْعَامِ مِنَ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ والوصيلة والحام، يأتي بَيَانُهَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ رَافِعَةً لِتِلْكَ الْأَوْهَامِ الْخَيَالِيَّةِ، وَالْآرَاءِ الْفَاسِدَةِ الْبَاطِلِيَّةِ'' ـ(۲)

مویشیوں کے سلسلہ میں عربوں کے 'بحیرہ، سائبہ اور حام وغیرہ' بہت سے رسم و رواج تھے، جس کا بیان آئے گا، چنانچہ یہ آیت کریمہ ان تمام خیالی اوہام اور باطل فاسد آراء کی تردید میں نازل ہوئی۔

۹۔ امام فخر رازی فرماتے ہیں:

(۱) التحریر والتنویر (8-أ/129)

(۲) تفسیر القرطبی (6/33)، نیز دیکھئے: الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (3/371)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أَطْبَقَ الْمُفَسِّرُونَ عَلَى أَنَّ تَفْسِيرَ هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا يُحَرِّمُونَ بَعْضَ الْأَنْعَامِ فَاحْتَجَّ اللَّهُ عَلَى إِبْطَالِ قَوْلِهِمْ بِأَنْ ذَكَرَ الضَّأْنَ وَالْمَعْزَ وَالْإِبِلَ وَالْبَقَرَ... حَاصِلُ الْمَعْنَى نَفْيُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ حَرَّمَ شَيْئًا مِمَّا زَعَمُوا تَحْرِيمَهُ إِيَّاهُ"۔ (۱)

مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ مشرکین بعض مویشیوں کو حرام قرار دیتے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کے بطلان پر حجت قائم کی، بایں طور کہ مینڈھے، بکری اونٹ اور گائے کا ذکر کیا۔۔۔ مقصود یہ ہے کہ جن چیزوں کو انہوں نے اپنی من مانی حرام کر رکھا ہے اللہ نے اس میں سے کچھ بھی حرام نہیں کیا ہے۔

۱۰۔ علامہ عبدالرحمن بن ناصر سعدی فرماتے ہیں:

"يخبر تعالى عمّا عليه المشركون المكذبون للنبي ﷺ، من سفاهة العقل، وخفة الأحلام، والجهل البليغ، وعدَّد تبارك وتعالى شيئا من خرافاتهم، لينبه بذلك على ضلالهم والحذر منهم"۔ (۲)

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے مشرکین کی بدعقلی، بے وقوفی اور نری جہالت کی خبر دے رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی گمراہی اور ان سے چوکنا رہنے کے سلسلہ میں تنبیہ کی غرض سے ان کے کچھ خرافات گنائے ہیں۔

۱۱۔ نیز فرماتے ہیں:

"أن السياق في نقض أقوال المشركين المتقدمة، في تحريمهم لما أحله الله

(۱) التحریر والتنویر (8-أ/130)، نیز دیکھئے: التفسیر الکبیر للفخر الرازی (13/166)۔

(۲) تفسیر السعدی، تیسیر الکریم الرحمن (ص:275)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وخوضهم بذلك، بحسب ما سولت لهم أنفسهم''۔(۱)

آیات کا سیاق مشرکین کے سابقہ اقوال کی تردید ہے جو وہ اپنی خواہشات نفسانی کے مطابق اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام کیا کرتے تھے اور اس میں بے جا دخل اندازی کرتے تھے۔(۲)

دوسری بات:

دوسری بات یہ ہے کہ قربانی ان آٹھ جوڑوں ہی کی جائز ہے، اور یہ آٹھوں جوڑے من حیث الجنس مراد ہیں، ان میں سے ہر ایک کے انواع و اصناف اس میں داخل وشامل ہیں، بشرطیکہ لغۃً وشرعاً اس جنس کی نوع وصنف ہو، ان میں کسی خاص رنگ، نسل، طبیعت، ہیئت کیفیت، عربی وعجمی، اور نام ولقب کی تحدید وتخصیص بے دلیل ہے' جو اس کی قربانی کے جواز پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ علماء تفسیر وحدیث نے ان ازواج ثمانیہ کو ان کے انواع و اصناف سمیت مراد لیا ہے، اور بسا اوقات وضاحت کے لئے بعض انواع کا ذکر بھی کیا ہے۔ البتہ ان چاروں کے علاوہ کسی پانچویں جنس کے جانور کی قربانی سے منع کیا ہے، مثلاً، ہرن، وحشی گائے اور وحشی گدھا وغیرہ۔(۳)

---

(۱) تفسیر السعدی، تیسیر الکریم الرحمن (ص:278)۔

(۲) نیز دیکھئے: فتح الباری لابن حجر (9/657) وذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی (33/207)۔

(۳) اور بھینس اہلی اور گھریلو ہے، وحشی نہیں۔ جیسا کہ اہل علم نے صراحت فرمائی ہے، چنانچہ علامہ مرداوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''وَالصَّحِيحُ مِنَ الْمَذْهَبِ: أَنَّ الْجَوَامِيسَ أَهْلِيَّةٌ مُطْلَقًا، ذَكَرَهُ الْقَاضِي وَغَيْرُهُ، وَجَزَمَ بِهِ فِي الْمُسْتَوْعِبِ وَغَيْرِهِ''[الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف للمرداوی (3/485)]۔

صحیح مسلک یہ ہے کہ بھینسیں مطلق طور پر گھریلو ہیں، جیسا کہ قاضی وغیرہ نے ذکر کیا ہے، اور مستوعب وغیرہ میں اس بات کو جزم ویقین سے کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں اہل علم کے چند قابل غور تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ معروف محقق ومفسر علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ آیت کریمہ ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ [الحج: ۲۸] کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ فِي الْأُضْحِيَةِ إِلَّا بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ، وَهِيَ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالضَّأْنُ وَالْمَعْزُ بِأَنْوَاعِهَا ؛ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾﴾[الحج:۲۸] ، فَلَا تُشْرَعُ التَّضْحِيَةُ بِالظِّبَاءِ وَلَا بِبَقَرَةِ الْوَحْشِ وَحِمَارِ الْوَحْشِ"۔ (۱)

جان لو کہ قربانی میں صرف بھیمۃ الانعام جائز ہے، اور وہ اونٹ، گائے، مینڈھا اور بکری اپنے انواع کے ساتھ ہیں؛ کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے: (اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں اور چوپایوں پر جو پالتو ہیں) لہذا ہرن، جنگلی گائے، اور جنگلی گدھے کی قربانی مشروع نہیں ہے۔

۲۔ علامہ علی احمد واحدی نیسابوری لکھتے ہیں:

"والأنعام جمع النعم، وهي الإبل والبقر والغنم وأجناسها"۔ (۲)

انعام نعم کی جمع ہے، اور وہ اونٹ، گائے، بکری اور ان کی جنسیں ہیں۔

۳۔ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اپنی سند سے لیث بن ابی سلیم کی تفسیر نقل فرماتے ہیں:

---

(۱) أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن (216/5)۔

(۲) التفسير الوسيط للواحدي (148/2)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حَدَّثَنَا أَبِي ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْعَتَكِيُّ ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ الْجَامُوسُ وَالْبُخْتِيُّ مِنَ الْأَزْوَاجِ الثَّمَانِيَةِ"۔(۱)

...لیث بن ابی سلیم (۲) سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: بھینس اور خراسانی اونٹ آٹھ

---

(۱) تفسیر ابن أبي حاتم (5/1403)، نمبر (7990)۔

(۲) لیث بن ابی سلیم ابن زنیم لیثی کوفی ہیں (وفات:143ھ)، کوفہ کے ایک عالم اور محدث تھے، صدوق ہیں، البتہ آخری عمر میں حافظہ خراب ہونے کے سبب سخت اختلاط اور حدیث میں اضطراب کا شکار ہو گئے، تو علماء نے ان سے حدیثیں لینا ترک کر دیا۔ امام ابن معین وغیرہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الليث ابن أبي سليم ابن زنيم ... صدوق اختلط جدا ولم يتميز حديثه فترك"۔

لیث بن ابوسلیم بن زنیم... صدوق ہیں، بہت زیادہ اختلاط کا شکار ہو گئے کہ اپنی حدیث میں فرق نہیں کر پاتے تھے، لہذا ترک کر دیا گیا تھا۔ [تقریب التہذیب (ص:464)، نمبر 5685]

سنن اربعہ کے محدثین نے ان سے روایت کیا ہے، اسی طرح امام بخاری نے ان سے تعلیقاً اور امام مسلم نے مقروناً اور متابعۃً حدیث لی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مضطرب الحدیث ہیں لیکن لوگوں نے ان سے حدیث بیان کیا ہے۔ نیز حافظ ذہبی نے ان کے بارے میں الکاشف میں فرمایا ہے:

"فيه ضعف يسير من سوء حفظه" (حافظہ کی خرابی کے اعتبار سے ان میں معمولی ضعف ہے)

اور دیوان الضعفاء میں لکھتے ہیں: "حسن الحديث، ومن ضعفه فإنما ضعفه لاختلاطه بآخرة"۔

حسن حدیث والے ہیں، جس نے انہیں ضعیف کہا ہے آخری عمر میں اختلاط کی وجہ سے کہا ہے۔

الکنی والاسماء للامام مسلم کے محقق عبدالرحیم قشقری فرماتے ہیں: "قلت: ومثل هذا النوع يتقوى بغيره"۔

(میں کہتا ہوں: اس قسم کے راوی کو دوسرے سے قوت ملتی ہے)۔

[دیکھئے: المغنی فی الضعفاء (2/536/5126)، و دیوان الضعفاء (ص:333/3503)، و سیر أعلام النبلاء (6/179)، و (6/184)، و میزان الاعتدال (3/420)، و الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ ===

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوڑوں میں سے ہیں۔

۴۔ امام سیوطی رحمہ اللہ ابن ابی حاتم سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ: الْجَامُوسُ وَالْبُخْتِيُّ مِنَ الْأَزْوَاجِ الثَّمَانِيَةِ"۔(۱)

ابن ابی حاتم نے لیث بن ابی سلیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: بھینس اور خراسانی اونٹ آٹھ جوڑوں میں سے ہیں۔

۵۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بھی موافقت کرتے ہوئے ابن ابی حاتم سے نقل کرتے ہیں:

"وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ: الْجَامُوسُ وَالْبُخْتِيُّ مِنَ الْأَزْوَاجِ الثَّمَانِيَةِ"۔(۲)

ابن ابی حاتم نے لیث بن ابی سلیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: بھینس اور خراسانی اونٹ آٹھ جوڑوں میں سے ہیں۔

۶۔ علامہ نواب صدیق حسن خان لیث بن ابی سلیم کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

=== (2/151) للامام الذھبی۔ والکنی والأسماء للامام مسلم (1/122)، ذکر أسماء التابعین ومن بعدھم ممن صحت روایتہ عن الثقات عند البخاری ومسلم، للدارقطنی (1/445)، ورجال صحیح مسلم (2/160) تاریخ أسماء الثقات (ص: 196)، وذکر من اختلف العلماء ونقاد الحدیث فیہ (ص:94)]۔

بہرکیف لیث بن ابی سلیم کے ضعف یا اثر کے ضعف سے مسئلہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا، کیونکہ زیر بحث مسئلہ میں لیث بن ابی سلیم یا اس اثر کی حیثیت متابعت جیسی ہی ہے۔ کما یخفی۔

(۱) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (3/371)۔

(۲) فتح القدیر للشوکانی (2/195)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ﴾ ''قال ليث بن أبي سليم: الجاموس والبختي من الأزواج الثمانية''۔ (۱)

(آپ کہیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟) لیث بن ابی سلیم فرماتے ہیں کہ: بھینس اور خراسانی اونٹ آٹھ جوڑوں میں سے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مفسرین سلف نے اپنی تفسیروں میں آٹھ ازواج کی جنسوں کے بعض مشہور انواع واصناف کو باقاعدہ مثالوں کی وضاحت سے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

۷۔ علامہ ابن عاشور تیونسی رحمہ اللہ تعالیٰ، سورۃ الانعام کی متعلقہ آیت ﴿وَمِنَ ٱلْإِبِلِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْبَقَرِ ٱثْنَيْنِ﴾ [الانعام:۱۴۴]۔میں ''ومن البقر اثنین'' کی تفسیر میں بڑی وضاحت سے لکھتے ہیں:

''وَمِنَ الْبَقَرِ صِنْفٌ لَهُ سِنَامٌ فَهُوَ أَشْبَهُ بِالْإِبِلِ وَيُوجَدُ فِي بِلَادِ فَارِسَ وَدَخَلَ بِلَادَ الْعَرَبِ وَهُوَ الْجَامُوسُ، وَالْبَقَرُ الْعَرَبِيُّ لَا سَنَامَ لَهُ وَثَوْرُهَا يُسَمَّى الْفَرِيشُ''۔ (۲)

اور گائے کی ایک قسم ہے جسے کوہان ہوتی ہے، لہٰذا وہ اونٹ سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے، اور وہ فارس کے علاقہ میں پائی جاتی ہے' عرب کے علاقوں میں داخل ہوئی ہے، اور وہ

(۱) فتح البیان فی مقاصد القرآن (4/260)۔
(۲) التحریر والتنویر (8-ا/129)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جاموس" بھینس ہے، عربی گائے کو کوہان نہیں ہوتی اور اس کے بیل کو فریش کہا جاتا ہے۔

۸۔ محمد متولی شعراوی لکھتے ہیں:

"الأنعام: يُراد بها الإبل والبقر، وأُلحق بالبقر الجاموس، ولم يُذكر لأنه لم يكُنْ موجوداً بالبيئة العربية، والغنم وتشمل الضأن والماعز، وفي سورة الأنعام يقول تعالى: ﴿ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ مِّنَ ٱلضَّأْنِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْمَعْزِ ٱثْنَيْنِ﴾ [الأنعام:143]۔ (۱)

انعام سے مراد اونٹ اور گائے ہے، اور بھینس گائے سے ملحق ہے، اور اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا ہے کہ وہ عرب کے ماحول میں موجود نہ تھی، اسی طرح بکری مراد ہے، وہ مینڈھے اور بال والی بکری دونوں کو شامل ہے، اور سورۃ الانعام میں اللہ کا ارشاد ہے: (آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور بکری میں دو قسم)۔

۹۔ شیخ محمود محمد حجازی فرماتے ہیں:

"الأَنْعامِ: هي الإبل، والبقر، الشامل للعراب والجواميس، والضأن الشامل للخراف والمعز"۔ (۲)

انعام: اونٹ، گائے بشمول عربی و جوامیس (بھینس)، اور مینڈھا بشمول اون اور بال والی بکری، ہیں۔

۱۰۔ محمد سید طنطاوی فرماتے ہیں:

(۱) تفسیر الشعراوی (16/9992)۔

(۲) التفسیر الواضح (1/474)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وأفردت البهيمة لإرادة الجنس: وجمع الأنعام ليشمل أنواعها"۔(۱)

بہیمہ کو جنس کے ارادہ سے واحد رکھا گیا ہے اور انعام کو جمع استعمال کیا گیا ہے' تاکہ اس کی قسموں کو شامل ہو۔

۱۱۔ شیخ محمد علی صابونی(۲) لکھتے ہیں:

"﴿وَمِنَ ٱلۡإِبِلِ ٱثۡنَيۡنِ وَمِنَ ٱلۡبَقَرِ ٱثۡنَيۡنِۗ﴾ أي وأنشأ لكم من الإبل اثنين هما الجمل والناقة ومن البقر اثنين هما الجاموس والبقرة"۔(۳)

یعنی اللہ نے تمہارے لئے اونٹ میں دو یعنی اونٹ اور اونٹنی پیدا فرمایا، اور گائے میں دو یعنی بھینس اور گائے پیدا فرمایا۔

۱۲۔ سابقہ تفاسیر کی روشنی میں علامہ احمد بن عبد الرحمن ساعاتی تمام بہیمۃ الانعام کے انواع کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"(تنبيه) نقل جماعة من العلماء الإجماع على التضحية لا تصح إلا ببهيمة الأنعام: الإبل بجميع أنواعها، والبقر ومثله الجاموس، والغنم وهي الضأن والمعز،

---

(۱) التفسیر الوسیط للطنطاوی (4/23)۔

(۲) اسماء وصفات اور عقیدہ ومنہج کے دیگر مباحث میں اس تفسیر اور مولف کی دیگر کتابوں پر متعدد ملاحظات ہیں، جن کا اہل علم نے تعاقب کیا ہے۔ دیکھئے: "تعقیبات وملاحظات علی کتاب صفوۃ التفاسیر" از شیخ صالح بن فوزان الفوزان، "تنبیہات حامۃ علی کتاب صفوۃ التفاسیر" للشیخ محمد علی الصابونی، و"مخالفات حامۃ فی مختصر تفسیر ابن جریر الطبری" للشیخ محمد علی الصابونی، از محمد بن جمیل، زینو، اسی طرح ان سے قبل دکتور سعد ظلام نے مجلہ "المنار" میں اور شیخ محمد مغراوی نے اپنے ایم اے کے رسالہ بعنوان "التفسیر والمفسرون" میں بھی اس کتاب اور اس کے مولف کے انحرافات کی نقاب کشائی کی ہے۔

(۳) صفوۃ التفاسیر (1/394)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا يجزئ شيء من الحيوان غير ذلك،... والله أعلم"۔ (۱)

تنبیہ: علماء کی ایک جماعت نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ قربانی صرف بہیمۃ الانعام کی صحیح ہوگی، اونٹ اپنی تمام قسموں کے ساتھ، اور گائے اور اسی کے مثل بھینس ہے، اور بکری یعنی مینڈھا اور بال والی بکری، اور ان کے علاوہ کسی حیوان سے قربانی درست نہ ہوگی، ۔۔۔ واللہ اعلم۔

تیسری بات:

سابقہ تصریحات سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اہل علم نے قربانی کے جانوروں کی وضاحت کے ضمن میں آٹھ جوڑوں یا اونٹ، گائے اور بکری کے علاوہ سے قربانی کے بارے میں "عدم جواز" یا "عدم اجزاء" یا "عدم صحت" وغیرہ کے جو الفاظ نقل فرمائے ہیں اس سے مراد ان کے علاوہ دیگر جنسیں ہیں، مثلاً وحشی گائے، وحشی گدھا اور ہرن وغیرہ، جیسا کہ انہوں نے دیگر اجناس کی مثالیں پیش کی ہیں اور جواز کے قائلین پر تبصرہ بھی فرمایا ہے۔ بغرض اختصار ایک دو مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ علامہ ابن رشد القرطبی الحفید المالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَكُلُّهُمْ مُجْمِعُونَ عَلَى أَنَّهُ لَا تَجُوزُ الضَّحِيَّةُ بِغَيْرِ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا حُكِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ قَالَ: تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِبَقَرَةِ الْوَحْشِ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالظَّبْيِ عَنْ وَاحِدٍ"۔ (۲)

(۱) الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی (13/ 76-77)۔

(۲) بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد (2/ 193)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھیمۃ الانعام کے علاوہ سے قربانی جائز نہیں ہے، سوائے جو حسن بن صالح سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: وحشی گائے کی قربانی سات لوگوں کی طرف سے اور ہرن کی قربانی ایک کی طرف سے جائز ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَأَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّهُ لَا تُجْزِي الضَّحِيَّةُ بِغَيْرِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ إلا ما حكاه بن الْمُنْذِرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ قَالَ تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِبَقَرَةِ الْوَحْشِ عَنْ سَبْعَةٍ وَبِالظَّبْيِ عَنْ وَاحِدٍ وَبِهِ قَالَ دَاوُدُ فِي بَقَرَةِ الْوَحْشِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ"۔ (۱)

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اونٹ، گائے اور بکرے کے علاوہ کی قربانی کافی نہ ہوگی، سوائے اس کے جو امام ابن المنذر نے حسن بن صالح کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: وحشی گائے کی قربانی سات لوگوں کی طرف سے اور ہرن کی قربانی ایک کی طرف سے جائز ہے۔ اور یہ بات داود ظاہری نے وحشی گائے کے بارے میں کہی ہے، واللہ اعلم۔

ان دونوں اقتباسات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اہل علم نے ابل، بقر اور غنم سے ان کے انواع واصناف اور نسلوں کا استثناء نہیں کیا ہے بلکہ ان کے علاوہ دیگر اجناس کا استثناء کیا ہے، جیسا کہ بقرۃ الوحش اور ہرن کی مثال سے نمایاں ہے۔

اسی طرح اس بات کی حتمیت کی نہایت روشن دلیل امام نووی رحمہ اللہ کی وہ دوٹوک تصریح ہے جو انہوں نے ابل، بقر اور غنم کی اپنی کتاب "المجموع شرح المھذب" میں فرمائی

---

(۱) شرح النووی علی مسلم (13/117)، المجموع شرح المھذب (8/394)، والمغنی 8/623۔ نیز دیکھئے: صحیح فقہ السنۃ وأدلتہ وتوضیح مذاہب الائمۃ (2/369)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، بایں طورکہ ان کی انواع ،بلکہ انواع کی انواع کا بھی ذکر فرمایا ہے،اور پھر بہیمۃ الانعام کے علاوہ مثلاً بقر الوحش ،گدھوں اور ہرنوں وغیرہ کی قربانی کو ناجائز قرار دیا ہے،اور بتلایا ہے کہ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ۔ملاحظہ فرمائیں:

''أَمَّا الْأَحْكَامُ فَشَرْطُ الْمُجْزِئِ فِي الْأُضْحِيَّةِ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْأَنْعَامِ وَهِيَ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ سَوَاءٌ فِي ذَلِكَ جَمِيعُ أَنْوَاعِ الْإِبِلِ مِنَ الْبَخَاتِيِّ وَالْعِرَابِ وَجَمِيعِ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ مِنَ الْجَوَامِيسِ وَالْعِرَابِ والدربانية وَجَمِيعِ أَنْوَاعِ الْغَنَمِ مِنَ الضَّأْنِ وَالْمَعْزِ وَأَنْوَاعِهِمَا وَلَا يُجْزِئُ غَيْرُ الْأَنْعَامِ مِنْ بَقَرِ الْوَحْشِ وَحَمِيرِهِ وَالضِّبَا وَغَيْرِهَا بِلَا خِلَافٍ''۔(۱)

رہا مسئلہ احکام کا،تو قربانی ادا ہونے کی شرط یہ ہے کہ جانور بہیمۃ الانعام میں سے ہو،یعنی: اونٹ، گائے اور بکرا، اور اس میں بخاتی اور عراب وغیرہ اونٹ کی تمام قسمیں برابر ہیں، اور بھینس، دربانیہ اور عراب وغیرہ گائے کی تمام قسمیں برابر ہیں، اسی طرح مینڈھا اور بکرا وغیرہ بکرے کی تمام قسمیں اور ان کی قسمیں برابر ہیں، اور انعام کے علاوہ جیسے وحشی گائے اور وحشی گدھے اور ہرن وغیرہ کی قربانی، بلا اختلاف کافی نہ ہوگی۔ والحمدللہ علی ذلک۔

چوتھی بات:

یہ ہے کہ مذکورہ توضیح وتصریح کی روشنی میں وہ بات بھی الجھن کا باعث نہیں رہ جاتی جو اہل علم نے متعدد تعبیرات میں رسول گرامی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے ذکر فرمایا ہے کہ آپ ﷺ اور صحابہ سے ابل ،بقر اور غنم کے علاوہ سے قربانی ثابت نہیں ہے،مثلاً:

(۱) المجموع شرح المہذب(8/393)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ علامہ ابوالحسن علی مرغینانی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والأضحية من الإبل والبقر والغنم" لأنها عرفت شرعا ،ولم تنقل التضحية بغيرها من النبي ﷺ ولا من الصحابة رضي الله عنهم"۔(۱)

اور قربانی اونٹ، گائے اور بکرے کی ہوگی، کیونکہ شرعاً یہی جانور معروف ہیں، اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہ سے ان کے علاوہ کی قربانی کرنا منقول نہیں ہے۔

۲۔ علامہ عبدالکریم ابوالقاسم الرافعی فرماتے ہیں:

"والأنعامُ: هي الإبلُ والبقرُ والغنمُ، ولم يُؤثَر عن النبي ﷺ ، ولا عن أصحابه –رضي الله عنهم– التضحيةُ بغيرِها"۔(۲)

انعام: اونٹ، گائے اور بکرے ہیں، نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہ سے ان کے علاوہ سے قربانی کرنا منقول نہیں ہے۔

۳۔ حافظ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَلَمْ يُعْرَفْ عَنْهُ ﷺ ، وَلَا عَنِ الصَّحَابَةِ هَدْيٌ، وَلَا أُضْحِيَّةٌ، وَلَا عَقِيقَةٌ مِنْ غَيْرِهَا"۔(۳)

نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کے علاوہ سے ہدی، قربانی یا عقیقہ معروف نہیں ہے۔

(۱) الهدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی (4/359)، نیز دیکھئے: الفقہ الاسلامی وأدلتہ للزحیلی (4/2719)۔

(۲) العزیز شرح الوجیز المعروف بالشرح الکبیر (12/62)، نیز دیکھئے: صحیح فقہ السنۃ وأدلتہ وتوضیح مذاہب الأئمۃ (2/369)۔

(۳) زاد المعاد فی ہدی خیر العباد (2/285)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس سے مراد و مقصود بھی اجناس ہیں کہ ان کے علاوہ دیگر اجناس بقرۃ الوحش، گدھے اور ہرن وغیرہ کی قربانی، ثابت، منقول اور معلوم نہیں ہے، نہ کہ مذکورہ اجناس کے انواع واصناف کی نفی، ہاں اتنا ضرور ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے عملاً ان اجناس کی انہی انواع کی قربانی فرمائی ہے جو حجاز میں اس وقت موجود ومعروف تھیں، تمام انواع کا وجود اور عملاً قربانی کا ثبوت ضروری نہیں۔

چنانچہ ﴿ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ﴾ کی تفسیر میں محمد متولی شعراوی لکھتے ہیں:

"الأنعام: يُراد بها الإبل والبقر، وألحق بالبقر الجاموس، ولم يُذكر لأنه لم يكُنْ موجوداً بالبيئة العربية، والغنم وتشمل الضأن والماعز، وفي سورة الأنعام يقول تعالى: ﴿ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ مِّنَ ٱلضَّأْنِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْمَعْزِ ٱثْنَيْنِ﴾"۔(۱)

انعام سے مراد اونٹ اور گائے ہے، اور بھینس گائے سے ملحق ہے، اور اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا ہے کہ وہ عرب کے ماحول میں موجود نہ تھی، اسی طرح بکری مراد ہے، وہ مینڈھے اور بال والی بکری دونوں کو شامل ہے، اور سورۃ الانعام میں اللہ کا ارشاد ہے: (آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور بکری میں دو قسم)۔

واللہ تعالیٰ اعلم واحکم۔

❁ ❁ ❁

---

(۱) تفسیر الشعراوی (16/ 9992)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل:

گائے اور بھینس کی حقیقت

اولاً: گائے۔

چونکہ بھینس گائے ہی کی نوع ہے اس لئے پہلے یہ جاننا مناسب ہے کہ گائے کی حقیقت وماہیت کیا ہے، تاکہ بھینس کی حقیقت وماہیت اور دونوں میں یکسانیت سمجھنے میں آسانی ہو۔

گائے: اردو، ہندی اور فارسی زبان میں:

گائے: اردو اور ہندی زبان کا لفظ ہے، جو دنیا میں پائے جانے والے مشہور مادہ چوپائے پر بولا جاتا ہے۔(۱) اور اس کے نر کو بیل کہتے ہیں۔(۲) اسی طرح سنسکرت میں اسے گئو یا گو کہا جاتا ہے۔(۳)

جبکہ فارسی زبان میں نر و مادہ دونوں کو ''گاؤ'' کہا جاتا ہے۔(۴)

گائے: عربی زبان میں:

گائے کو عربی زبان میں ''بقر'' کہتے ہیں، اس کے معنیٰ ومفہوم کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

(۱) دیکھئے: جامع فیروز اللغات، ص1080۔

(۲) جامع فیروز اللغات، ص257۔

(۳) جامع فیروز اللغات، ص1135۔

(۴) جامع فیروز اللغات، ص1080۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ بقر اسم جنس ہے، مذکر و مونث دونوں پر بولا جاتا ہے، اس میں سے ایک کے لئے "بقرۃ" استعمال کیا جاتا ہے، اس کی جمع "بقرات" آتی ہے، پھر مذکر کے لئے "ثور" کا لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ چنانچہ علماء لغت عرب لکھتے ہیں:

"(الْبَقَرُ) اسْمُ جِنْسٍ، وَ (الْبَقَرَةُ) تَقَعُ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالْهَاءُ لِلْإِفْرَادِ، وَالْجَمْعُ الْبَقَرَاتُ"۔(۱)

۲۔ یہ گھریلو اور وحشی دونوں قسموں کے لئے بولا جاتا ہے۔(۲)

۳۔ بقرۃ کے نر کو "ثور" (بیل) کہا جاتا ہے۔(۳)

۴۔ اس کے بچے کو "عجل" کہتے ہیں۔(۴)

۵۔ اس کے گوشت میں ٹھنڈک اور خشکی ہوتی ہے۔(۵)

۶۔ گائے بڑا طاقتور اور کثیر المنفعت جانور ہے۔

علامہ محمد بن موسیٰ کمال الدین دمیری فرماتے ہیں:

"والبقر حیوان شدید القوۃ کثیر المنفعۃ، خلقه الله ذلولا"۔(۶)

---

(۱) المغرب فی ترتیب المعرب (ص: 305) تحریر الفاظ التنبیہ (ص: 102) المطلع علی ألفاظ المقنع (ص: 159)، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر (1/57) الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ (2/594)، وعمدۃ الحفاظ فی تفسیر أشرف الألفاظ لاحمد بن یوسف الحلبی (1/216)۔

(۲) جمہرۃ اللغۃ (1/322) المحکم والمحیط الأعظم (6/395)۔

(۳) کتاب العین (8/232)، وجمہرۃ اللغۃ (1/424)، وعمدۃ الحفاظ...لاحمد بن یوسف الحلبی (1/216)۔

(۴) الجراثیم (2/273)، وتہذیب اللغۃ (4/113)۔

(۵) شمس العلوم ودواء کلام العرب من الکلوم (1/589)۔

(۶) حیاۃ الحیوان الکبری (1/214)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گائے ایک بڑا طاقتور اور بہت نفع بخش جانور ہے، اللہ نے اسے تابع اور ماتحت بنایا ہے۔

اور علامہ ابوالفتح الشیہی فرماتے ہیں:

”بقر: هو حيوان شديد القوة خلقه الله تعالى لمنفعة الإنسان“۔(۱)

گائے ایک بڑا طاقتور جانور ہے، اسے اللہ نے انسان کی منفعت کے لئے پیدا کیا ہے۔

۷۔ اس کی کئی قسمیں ہیں، ان میں سے ایک قسم بھینس ہے، جو سب سے بھاری بھرکم اور زیادہ دودھ دینے والی ہے۔

علامہ کمال الدین دمیری فرماتے ہیں:

”وهي أجناس: فمنها الجواميس وهي أكثرها ألبانا وأعظمها أجساما“۔(۲)

اس کی کئی اجناس ہیں: انہی میں سے بھینیں ہیں، جو سب سے زیادہ دودھ دینے والی اور سب سے بڑے جسم والی ہیں۔

اور علامہ الشیہی فرماتے ہیں:

”وهو أنواع: الجواميس وهي أكثر ألبانا وكل حيوان إناثه أرق أصواتا من ذكوره إلا البقر“۔(۳)

گائے کی کئی انواع ہیں: بھینیں، جو سب سے زیادہ دودھ والی ہیں، اور ہر جانور کے

(۱) المستطرف فی کل فن مستظرف (ص:353)۔

(۲) حیاۃ الحیوان الکبری (1/214)۔

(۳) المستطرف فی کل فن مستظرف (ص:353)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانندوں کی آوازنروں سے باریک ہوتی ہے سوائے گائے کے۔

۸۔ اس کے رنگ کئی ہوتے ہیں۔ (۱)

”بقر“ کی وجہ تسمیہ:

علماء لغت، فقہ اور حدیث وتفسیر نے تصریح فرمائی ہے ”بقر“ کے معنیٰ کھودنے، پھاڑنے، کھولنے اور کشادہ کرنے کے ہیں اور ”بقر“ اسی سے مشتق ہے، اور بقر کو بقر اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ زمین کو بقر کرتا یعنی ہل چلا کر پھاڑتا ہے، چنانچہ معروف لغوی علامہ ابن منظور افریقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”أَصل الْبَقْرِ: الشَّقُّ وَالْفَتْحُ وَالتَّوْسِعَةُ، بقَرْتُ الشيء بقْراً: فتحْتُهُ وَوَسَّعْتُهُ“۔ (۲)

بقر کے اصلی معنیٰ پھاڑنے، کھولنے اور کشادہ کرنے کے ہیں، بقرت الشيء بقراً: یعنی میں نے کسی چیز کو کھولا اور کشادہ کیا۔

اور محمد ملا خسرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”(الْبَقَرِ) ... وَسُمِّيَتْ بَقَرًا؛ لِأَنَّهَا تَبْقُرُ الْأَرْضَ بِحَوَافِرِهَا أَيْ تَشُقُّهَا وَالْبَقْرُ هُوَ الشَّقُّ“۔ (۳)

البقر:...کو بقر اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ زمین کو اپنے کھروں سے بقر کرتی ہے، یعنی

---

(۱) گائے کی رنگت کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: المخصص (2/266)۔

(۲) لسان العرب (4/74)۔

(۳) درر الحکام شرح غرر الأحکام (1/176)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھاڑتی ہے، بقر کے معنیٰ پھاڑنے کے ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’وَالْبَقَرِ يقع عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى سُمِّيَتْ بَقَرَةً لِأَنَّهَا تَبْقُرُ الْأَرْضَ أَيْ تَشُقُّهَا بِالْحِرَاثَةِ وَالْبَقْرُ الشَّقُّ‘‘۔(۱)

بقر: مذکر ومونث دونوں پر بولا جاتا ہے، اس کو بقرۃ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ہل چلا کے زمین کو پھاڑتی ہے، بقر کے معنیٰ پھاڑنے کے ہیں۔(۲)

اور اسی طرح کئی علماء نے اس بات کی بھی صراحت فرمائی ہے کہ، حضرت محمد بن علی بن حسین کو بھی ’’باقر‘‘ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے علم کو کھول دیا تھا، اور اس کی گہرائی میں اتر گئے تھے۔

چنانچہ علامہ محمد احمد ہروی فرماتے ہیں:

’’وَكَانَ يُقَال لمحمد بن عليٍّ بن الْحُسَيْن: (الباقر) لأَنَّه بَقَر العِلْم وعرف أَصلَه واستنبطَ فَرعَه، وأَصل البَقْر الشَقُّ وَالْفَتْح‘‘۔(۳)

حضرت محمد بن علی بن حسین کو بھی ’’باقر‘‘ اسی لئے کہا جاتا تھا کہ انہوں نے علم کو کھول دیا تھا، اور اس کے اصل کو جان کر اس سے فرع مستنبط کرلیا تھا، اور ’’بقر‘‘ کا اصلی معنیٰ پھاڑنا اور

(۱) المجموع شرح المہذب (4/539)، وشرح النووی علی مسلم (6/137)۔

(۲) نیز دیکھئے: التوضیح لشرح الجامع الصحیح (10/414)، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (6/172)، ومرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح (6/140)، وفیض القدیر (1/422)، وذخیرۃ العقبی فی شرح المجتبی (16/154)، و(22/108)، والکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری (6/7)، کوثر المعانی الدراری فی کشف خبایا صحیح البخاری (12/351)۔

(۳) تہذیب اللغۃ (9/118)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھولنا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَمِنْهَا قيل لمحمد بن عَليّ بن الْحُسَيْن بن عَليّ بن أبي طَالب رَضِي الله عَنْهُم الباقر لِأَنَّهُ بقر الْعلم فَدخل فِيهِ مدخلًا بليغا''۔(۱)

بقر ہی کے لفظ سے محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ''باقر'' کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے علم کو پھاڑ دیا تھا اور اس کی گہرائی میں اتر گئے تھے۔(۲)

گائے کی جامع تعریف:

متعدد اہل علم نے ''بقرہ'' کی اصطلاحی تعریف فرمائی ہے، بطور مثال جدید عربی زبان کونسل کی تعریف ملاحظہ فرمائیں:

بَقَرة:... وهو جنس حيوانات من ذوات الظِّلف، من فصيلة البقريّات، ويشمل البقر والجاموس، ويطلق على الذكر والأنثى، منه المستأنس الذي يُتّخذ للّبن واللّحم ويُستخدم للحرث، ومنه الوحشي، أنثى الثور {إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً}۔(۳)

گائے:... بقریات (زمین پھاڑنے والے جانوروں) کے گریڈ سے کھر والے حیوانات

(۱) تحریر ألفاظ التنبیہ (ص:102)۔

(۲) نیز دیکھئے: غریب الحدیث لابن الجوزی (1/81)، ومعجم دیوان الأدب (1/348)، والصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ (2/595)، ولسان العرب (4/74)۔

(۳) معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ (1/230)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جنس کا نام ہے، جو گائے اور بھینس دونوں کو شامل ہے، اور مذکر ومونث دونوں پر بولا جاتا ہے، اس میں وہ مانوس قسم بھی ہے جسے دودھ اور گوشت کے لئے رکھا جاتا ہے اور کھیتی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اور ایک قسم وحشی بھی ہے، یہ بیل کی مانندہ ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

(اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے)۔

ثانیاً: بھینس

بھینس اردو، ہندی اور فارسی زبان میں:

بھینس/بھینسا: اردو، ہندی زبان میں مستعمل لفظ ہے، جو برصغیر اور دیگر ممالک میں پائے جانے والے مشہور چوپائے پر بولا جاتا ہے، اور وہ عموماً سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، اس کے مادہ کو بھینس اور نر کو بھینسا کہا جاتا ہے۔ (۱)

اسی طرح اردو اور ہندی زبان میں بھینس کے بچے کو "کٹّا" کہتے ہیں۔ (۲)

اور فارسی زبان میں بھینس کو "گاؤ میش" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (۳)

واضح رہے کہ "گاؤ میش" دو الفاظ کا مرکب ہے، "گاؤ" اور "میش"۔

اور "گاؤ" فارسی زبان کا مونث لفظ ہے جس کے معنیٰ ہندی زبان میں مستعمل لفظ گائے اور بیل کے ہیں۔ (۴)

---

(۱) دیکھئے: جامع فیروز اللغات، ص ۲۴۳۔

(۲) جامع فیروز اللغات، ص:992۔

(۳) دیکھئے: جامع فیروز اللغات، ص ۱۰۸۰۔

(۴) دیکھئے: جامع فیروز اللغات، ص ۱۰۸۰۔ نیز دیکھئے: تاج العروس (23/382)، وتکملۃ المعاجم العربیۃ (9/16)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ سنسکرت زبان میں گائے کو "گئو" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (۱)

اور "میش" فارسی لفظ ہے جس کے معنیٰ بھیڑ، بھیڑی، گوسفند یا گوسپند، مینڈھا، دنبہ کے ہیں۔ (۲)

مذکورہ مختلف زبانوں کی تفصیلات سے معلوم ہوا کہ مرکب لفظ "گاؤ میش" میں گائے اور بھیڑ کا مرکب معنیٰ شامل ہے، مزید وضاحت عربی لغات کی روشنی میں آگے آرہی ہے۔

بھینس عربی زبان میں:

چونکہ گاؤ میش، بھینس (یعنی بھیڑ، بھیڑی جیسی سیاہ نسل گائے) عجم فارس وغیرہ میں پائی جاتی تھی، عرب میں یہ نسل متعارف نہ تھی اس لئے اہل عرب اس سے واقف اور مانوس نہ تھے (۳) - بلکہ ایک عرصہ بعد یہ نسل عرب میں پہنچی اور لوگ اس سے متعارف و مانوس ہوئے - اس لئے عرب کے لوگوں نے اس بھیڑ شکل یا بھیڑ حلیہ گائے (۴) کو جب دیکھا تو اُسے "جاموس" کا نام دیا، اسی طرح بسا اوقات "کاومیش" اور "کاوماش" وغیرہ ناموں سے بھی اسے موسوم کیا۔ (۵) البتہ "جاموس" کا لفظ بکثرت استعمال ہوا۔

---

(۱) جامع فیروز اللغات ص ۱۱۳۵۔

(۲) دیکھئے: جامع فیروز اللغات ص ۱۳۳۰، و ۱۱۱۴۔

(۳) چنانچہ شیخ محمد متولی شعراوی لکھتے ہیں: بھینس گائے سے ملحق ہے، اور اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا ہے کہ وہ عرب کے ماحول میں موجود نہ تھی۔ [دیکھئے: تفسیر الشعراوی (16/ 9992)]۔

(۴) دیکھئے: الجراثیم، لابن قتیبہ دینوری (2/ 253)۔

(۵) دیکھئے: تہذیب اللغۃ 10/ 317، والمخصص 4/ 224، وکتاب الحیوان 1/ 100، و 5/ 244، و 7/ 144۔ نیز دیکھئے: التنبیہ والاشراف (1/ 307)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جاموس" کی وجہ تسمیہ:

مستند عربی قوامیس اور ڈکشنریوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فارسی النسل گاؤ میش (بھینس) کو اہل عرب کے "جاموس" نام دینے کی دو بنیادوں میں سے کوئی ایک بنیاد ہے: ا۔ تعریب یا ۲۔ اشتقاق

ا۔ تعریب:

تعریب کا معنیٰ یہ ہے کہ چونکہ یہ لفظ اصلاً عربی زبان کا نہیں ہے بلکہ دخیل ہے، اس لئے اہل عرب نے اس کے فارسی نام کو عربی حروف اور الفاظ کے معروف اوزان کی مدد سے اپنی عربی زبان میں کہہ لیا اور اس کا نام بنالیا، چنانچہ "گ" کو "جیم" اور "شین" کو "سین" سے بدل کر قابل نطق تسہیل کرتے ہوئے "فاعول" کے وزن پر "جاموس" بنا دیا[۱]، جس کی جمع فواعیل کے وزن پر "جوامیس" آتی ہے، اس سلسلہ میں اہل لغت کے اقوال اور ان کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) علامہ لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجَامُوسُ: دَخِيلٌ، ويُجمَعُ جَوَامِيسَ، تُسَمِّيهِ الفرسُ: كَاوميش"۔[۲]

"الجاموس" دخیل ہے، اس کی جمع جوامیس آتی ہے، اسے فارسی "گاؤ میش" کہتے ہیں۔

(۲) علامہ صاحب "العین" خلیل فراہیدی فرماتے ہیں:

(۱) دیکھئے: البصائر و الذخائر، 6/128۔

(۲) تہذیب اللغۃ، 10/317۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"الجاموس دَخيل تسمِّيه العَجم كاوْميش"۔ (۱)

جاموس دخیل ہے، عجمی لوگ اسے گاؤ میش کہتے ہیں۔

(۳) علامہ ابونصر جوہری فارابی فرماتے ہیں:

"الجاموس: واحد الجواميس، فارسي معرب"۔ (۲)

جاموس جوامیس کی واحد، فارسی معرب ہے۔

(۴) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجواميس مَعْرُوفَة وَاحِدهَا جاموس فَارسي مُعرب"۔ (۳)

جوامیس (بھینسیں) معروف ہیں، اس کا واحد جاموس آتا ہے، جوکہ فارسی لفظ ہے اسے عربی بنایا گیا ہے۔

(۵) علامہ محمد بن محمد زبیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجَاموسُ: ... معروفٌ، مُعَرَّبُ كَاوْمِيش، وَهِي فارسيَّةٌ، ج الجَوامِيسُ، وَقد تكلَّمتْ بِهِ العَرَبُ"۔ (۴)

جاموس: معروف ہے، جو گاؤ میش کا معرب ہے، اور وہ فارسی لفظ ہے، اس کی جمع جوامیس آتی ہے، اہل عرب نے بھی اس لفظ کو اپنے کلام میں استعمال کیا ہے۔

(۶) علامہ حسن بن محمد عدوی قرشی حنفی فرماتے ہیں:

---

(۱) العین (6/60)۔ نیز دیکھیے: المخصص 4/224۔ وشمس العلوم ودواء کلام العرب من الکلوم (2/1164)۔

(۲) الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ (3/915)۔

(۳) تحریر ألفاظ التنبیہ ص: 106۔

(۴) تاج العروس (15/513)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’الجاموس: واحد من الجواميس، فارسيّ معرّب، وهو بالفارسية كاوْمِيْش، وقد تكلّمَت به العَرب‘‘۔ (۱)

جاموس: جوامیس کی واحد ہے، فارسی معرب ہے، اسے فارسی میں ’’گاؤ میش‘‘ کہتے ہیں، عربوں نے اپنے کلام میں استعمال کیا ہے۔

(۷) علامہ محمد بن ابو بکر رازی فرماتے ہیں:

’’(الْجَامُوسُ) وَاحِدُ (الْجَوَامِيسِ) فَارِسِيٌّ مُعَرَّبٌ‘‘۔ (۲)

جاموس جوامیس کی واحد، فارسی معرب ہے۔

(۸) علامہ فیروز آبادی فرماتے ہیں:

’’الجامُوسُ: مُعَرَّبُ كاوْمِيش، ج: الجواميسُ، وهي جامُوسَةٌ‘‘۔ (۳)

جاموس (بھینس): ’’گاؤ میش‘‘ کا معرب ہے، اس کی جمع جوامیس آتی ہے، مونث کو جاموسہ کہتے ہیں۔

(۹) علامہ ابو ہلال عسکری فرماتے ہیں:

’’والجاموسُ فارسيٌّ معرَّبٌ، وقدْ تكلَّمتْ بِهِ العربُ‘‘۔ (۴)

جاموس، فارسی معرب ہے، عربوں نے اپنی گفتگو میں استعمال کیا ہے۔

---

(۱) العباب الزاخر (1/78)۔
(۲) مختار الصحاح (ص:60)۔
(۳) القاموس المحیط (ص:536)۔
(۴) التلخیص فی معرفة أسماء الأشیاء (ص:370)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔اشتقاق:

اشتقاق کا معنیٰ یہ ہے کہ جاموس کا لفظ عربی ہے اور کسی عربی زبان کے اصول ومادہ سے نکالا گیا ہے،اور وہ یہ ہے کہ''جاموس''(ج،م،س)جمس سے مشتق ہے،اور عربی زبان میں جمس کا لفظ کسی چیز کے جمود اور ٹھوس پن پر دلالت کرتا ہے،چنانچہ جب اہل عرب اس چوپائے سے متعارف ہوئے تو اس کی ہیئت ، جسامت ، مضبوطی اور کیفیت کو دیکھ کر اُسے''جاموس''کا نام دے دیا۔اس سلسلہ میں اہل لغت وغیرہ کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) علامہ احمد بن محمد فیومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جَمَسَ الْوَدَكُ جُمُوسًا، مِنْ بَابِ قَعَدَ جَمَدَ، وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ، كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ لِينُ الْبَقَرِ فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي الْحَرْثِ وَالزَّرْعِ وَالدِّيَاسَةِ''۔[۱]

''جمس الودک جموساً'' کا معنیٰ ہے گوشت کی چکنائی جم گئی،''قعد'' کے باب سے''جمد'' کے معنیٰ میں ہے،اور''الجاموس'' گائے کی ایک قسم ہے،گویا یہ لفظ اسی سے مشتق ہے،کیونکہ ہل چلانے،کاشت کرنے اور دانے کچلنے وغیرہ استعمال میں اس میں گائے والی نرمی نہیں ہوتی۔

(۲) امام اسحاق بن منصور الکوسج فرماتے ہیں:

''الجاموس نوع من البقر، كأنّه مشتقّ من ذلك، لأنه ليس فيه لين البقر في استعماله في الحرث والزرع والدياسة''۔[۲]

''جاموس'' گائے کی ایک قسم ہے،گویا وہ''جمس'' ہی سے مشتق ہے،کیونکہ ہل چلانے،

(۱) المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر (1/108)۔

(۲) مسائل الامام احمد و اسحاق بن راہویہ 8/4027

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاشت کرنے اور دانے کچلنے غیرہ استعمال میں اس میں گائے والی نرمی نہیں ہوتی۔

مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہوا کہ جاموس (بھینس) خواہ "گاوَمیش" کا معرب ہو یا پھر "ج،م،س" سے مشتق ہو، دونوں صورتوں میں وہ گائے سے خارج نہیں ہے، بلکہ وہ بھیڑ شکل گائے ہے، جیسا کہ "گاوَ" اور "میش" کی وضاحت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

اور بعینہ اسی بات کی صراحت معروف معتزلی عالم ابوعثمان جاحظ بصری (وفات: ۲۵۵ھ) نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "الحیوان" میں کئی جگہوں پر فرمائی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"والجواميس هي ضأن البقر، يقال للجاموس الفارسية: كاوماش"۔[۱]

جوامیس (بھینسیں) بھیڑ گائیں ہیں، جاموس کو فارسی زبان میں "گاوَمیش" کہا جاتا ہے۔

"بھیڑ گائے" کہنے سے کسی کے ذہن میں یہ شبہہ نہ پیدا ہو کہ بھینس بھیڑ اور گائے کی مخلوط نسل ہے بلکہ یہ بات محض ظاہری مشابہت اور یکسانیت کی بنا پر ہے اس لئے مزید وضاحت کرتے ہوئے اور اس شبہہ کا ازالہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"فالجاموس بالفارسية كاوماش، وتأويله ضأنيّ بقريّ، لأنهم وجدوا فيه مشابهة الكبش وكثيرا من مشابهة الثور، وليس أنّ الكباش ضربت في البقر فجاءت بالجواميس"۔[۲]

"جاموس" (بھینس) فارسی میں گاوَمیش کہلاتا ہے، جس کا معنیٰ بھیڑ اور گائے جیسا ہے، کیونکہ انہیں اس میں مینڈھے اور بہت کچھ بیل کی مشابہت نظر آئی، یہ معنیٰ نہیں ہے کہ

(۱) کتاب الحیوان، 5/244۔

(۲) کتاب الحیوان، 1/100۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مینڈھے اور گائے کے اختلاط سے جوامیس (بھینسیں) پیدا ہوئیں۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ویقولون: "أشتر مرك" للنّعامة، علی التّشبیه بالبعیر والطّائر، یریدون تشابه الخلق، لا علی الولادة. ویقولون للجاموس: "کاوماش" علی أن الجاموس یشبه الکبش والثّور، لا علی الولادة، لأنّ کاو بقرة، وماش اسم للضأن ... قالوا: کاوماش علی شبه الجوامیس بالضّأن، لأنّ البقر والضأن لا یقع بینهما تلاقح"۔(۱)

"نعامة" کو اشتر مرغ (یا شتر مرغ) اونٹ اور پرندہ سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں، اس سے ظاہری تخلیق میں مشابہت مراد لیتے ہیں، نہ کہ ولادت کی بنیاد پر۔ اور جاموس" (بھینس) کو گاؤمیش محض اس لئے کہتے تھے کہ بھینس مینڈھے اور بیل کے مشابہ ہوتی ہے نہ کہ پیدائش کی بنا پر، کیونکہ "گاؤ" گائے کو اور "ماش" مینڈھے کو کہتے ہیں... چنانچہ بھینسوں کی مینڈھوں سے محض ظاہری شباہت کی بنا پر انہیں "گاؤمیش" کہتے تھے، کیونکہ گائے اور مینڈھے میں جفتی واقع نہیں ہوتی۔

علامہ ابن قتیبہ دینوری فرماتے ہیں:

"وقد قالوا: أشتر مرك علی التشبیه بالبعیر والطائر، لا علی الولادة، کما قالوا: جاموس کاومیش أي بقر وضأن ولیس بین البقر والضأن سفاد"۔(۲)

(۱) کتاب الحیوان،7/144۔

(۲) الجراثیم،(2/247)،و(2/253)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’عربوں نے اشتر مرغ (یا شتر مرغ) اونٹ اور پرندہ سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا ہے، نہ کہ ولادت کی بنیاد پر۔ اسی طرح گاؤمیش کو ’’جاموس‘‘ (گائے اور مینڈھے) کی ظاہری شباہت کی بنا پر کہا ہے، کیونکہ گائے اور مینڈھے میں جفتی نہیں ہوتی۔

خلاصہ کلام اینکہ بھینس اور مینڈھے میں محض ظاہری مشابہت ہے۔

’’جاموس‘‘ (بھینس) کی جامع تعریف:

(۱) معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرہ کی تعریف:

’’جاموس: حيوان أهليّ من جنس البقر من مزدوجات الأصابع المجترة، ضخم الجثّة، قرونه محنيّة إلى الخلف وإلى الداخل، يُربَّى للحرث ودرّ اللّبن‘‘۔(۱)

بھینس: دوہری انگلیوں (کھر) والے جگالی کرنے والے جانوروں میں سے، گائے کی جنس کا ایک گھریلو جانور ہے، جس کا جسم بھاری بھرکم ہوتا ہے، سینگیں پیچھے اور اندر کی طرف ٹیڑھی گھومی ہوئی ہوتی ہیں، اسے کھیتی کرنے اور دودھ دوہنے کے لئے پالا جاتا ہے۔

(۲) علامہ سعید خوری شرتونی لبنانی کی تعریف:

’’الجاموس ضرب من كبار البقر يحب الماء والتمرغ في الأوحال معرب كاؤميش بالفارسية، ومعناه بقر الماء، ج جواميس‘‘۔(۲)

بھینس: بڑی گایوں کی ایک قسم ہے، جو پانی اور کیچڑ میں لوٹنا پسند کرتی ہے، فارسی لفظ

---

(۱) معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ (1/392)۔

(۲) أقرب الموارد في فصح العربية والشوارد، از سعید خوری شرتونی لبنانی، (1/137)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''گاوَمیش'' کامعرب ہے،اوراس کامعنیٰ پانی کی گائے ہے،جمع جوامیس آتی ہے۔

(۳) علامہ محمداحمد علیش مالکی فرماتے ہیں:

''جَامُوسٌ: بَقَرٌ سُودٌ ضِخَامٌ بَطِيءُ الْحَرَكَةِ يُدِيمُ الْمُكْثَ فِي الْمَاءِ إنْ تَيَسَّرَ لَهُ''۔(۱)

بھینس: بھاری بھرکم،سیاہ،سست رفتار گائے ہے،اگر اسے میسر ہوتو تادیر پانی میں ٹھہری رہے۔

(۴) علامہ احمد بن احمد زروق رحمہ اللہ بھینس کی جامع تعریف ''گائے'' سے کرتے ہوئے ''الرسالۃ لابن أبي زید القیروانی'' کی شرح میں لکھتے ہیں:

''(والجواميس) بقر سود ضخام صغيرة الأعين طويلة الخراطيم مرفوعة الرءوس إلى قدام بطيئة الحركة قوية جدا لا تكاد تفارق الماء بل ترقد فيه غالب أوقاتها يقال إنها إذا فارقت الماء يوما فأكثر هزلت رأيناها بمصر وأعمالها''۔(۲)

جوامیس: جاموس کی جمع ہے،یہ بھاری بھرکم (۳) کالی گائیں ہیں،جن کی آنکھیں چھوٹی اور

---

(۱) منح الجلیل شرح مختصر خلیل لمحمد احمد علیش (2/12)۔

(۲) شرح زروق علی متن الرسالہ (1/512) نیز دیکھئے: مواہب الجلیل فی شرح مختصر خلیل لمحمد بن محمد الحطاب الرعینی المالکی (2/263)،وشرح مختصر خلیل للخرشی (2/152)،وأسہل المدارک شرح إرشاد السالک فی مذہب إمام الأئمۃ مالک،لأبي بکر الکشناوی (1/388)۔

(۳) یہی وجہ ہے کہ موٹاپے اور جسامت کے لئے جاموس (بھینس) ضرب المثل ہے،چنانچہ امام عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے حفص بن عمر المقری ابوعمر الضریر کو ان کی جسامت کے سبب ''جاموس'' بھینس کا لقب دیا ہے۔[دیکھئے: نزہۃ الألباب فی الألقاب،از حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (1/160/545)]۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ لمبا ہوتا ہے، سر آگے کی طرف اٹھا ہوا ہوتا ہے، یہ سست رفتار لیکن بہت مضبوط اور طاقتور ہوتی ہیں (۱)، پانی سے کم ہی جدا ہوتی ہیں، بلکہ زیادہ تر پانی ہی میں سوتی ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ اگر یہ ایک دن یا اس سے زیادہ پانی سے علحدہ ہوتی ہیں تو دبلی ہو جاتی ہیں، ہم نے انہیں مصر اور اعمال مصر میں دیکھا ہے۔

خلاصۂ کلام:

ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ گائے اور بھینس کی تعریف کرتے ہوئے اہل علم نے گائے کی تعریف میں بھینس کو شامل کیا ہے، اور بھینس کی تعریف میں بصراحت کہا ہے کہ وہ گائے کی جنس سے ہے، اور ان تصریحات میں ان کا کوئی معارض ومخالف بھی نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے دونوں کی یکسانیت اور اتحاد جنس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

اطمینان کے لئے مزید چند تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ بقر اسم جنس ہے، جو عربی گایوں اور بھینسوں دونوں کو شامل ہے۔

علامہ ابن قاسم فرماتے ہیں:

"والبقر اسم جنس يشمل العراب والجواميس والذكور والإناث"۔ (۲)

بقر (گائے) اسم جنس ہے جو عربی گایوں، بھینسوں اور اور مذکر ومؤنث سب کو شامل ہے۔

---

(۱) بھینس کو اللہ نے بڑا طاقتور بنایا ہے، بہت کچھ تفصیلات اور مثالوں کے لئے ملاحظہ فرمائیں: حیاۃ الحیوان الکبری (1 / 214) و (1 / 264)، ونہایۃ الأرب فی فنون الأدب (1 / 368)، و (10 / 124)، و (10 / 314)۔ نیز دیکھئے: المستطرف فی کل فن مستظرف (ص:353)۔

(۲) الاحکام شرح أصول الأحکام لابن قاسم (2 / 136)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبداللطیف عاشور فرماتے ہیں:

''البقر: جنس من فصيلة البقريات، يشمل الثور والجاموس، ويطلق على الذكر والأنثى''۔(۱)

بقر: بقریات کے گریڈ کی جنس ہے، بیل اور بھینس دونوں شامل ہے اور مذکر ومونث دونوں پر بولا جاتا ہے۔

۲۔ بھینس اور گائے کا حکم اور خاصیتیں یکساں ہیں۔

''الجاموس: واحد الجواميس ... حكمه وخواصه: كالبقر''۔(۲)

جاموس (بھینس) جوامیس کی واحد ہے۔۔اس کا حکم اور خاصیتیں گائے جیسی ہیں۔

۳۔ گائے اور بھینس دونوں کے بچھڑوں کو ''عجل'' ہی کہا جاتا ہے۔

علامہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں:

''وَالْعِجْلُ وَلَدُ الْبَقَرَةِ سَوَاءٌ كَانَتْ مِنَ الْعِرَابِ أَوِ الْجَوَامِيسِ''۔(۳)

عجل: (بچھڑا) گائے کے بچے کو کہتے ہیں خواہ عربی ہوں یا بھینسیں۔

---

(۱) موسوعة الطير والحيوان في الحديث النبوي (ص:106)۔

(۲) حياة الحيوان الكبرى (1/264)۔

(۳) تفسیر المنار (9/173)، وتفسیر المراغی (9/67)، نیز دیکھیے: تفسیر حدائق الروح والریحان فی روابي علوم القرآن (10/155)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل:

بھینس کی حلت اور قربانی کا حکم

بھینس کی عمومی حلت کے سلسلہ میں تو اختلاف نہیں پایا جاتا(۱)۔ البتہ اس کی قربانی کے سلسلہ میں اہل علم کے حسب ذیل تین اقوال ہیں:

۱۔ عدم جواز: بھینس کی قربانی جائز نہیں۔ کیونکہ قربانی کے لئے جانور کا بهيمة الانعام میں سے ہونا شرط ہے، اور وہ ثمانية ازواج' یعنی اونٹ، بیل، بکرا، مینڈھا اور ان کے مادہ' آٹھ ہیں، اور بھینس ان میں سے نہیں ہے، لہذا بھینس قربانی کا جانور نہیں، اس لئے اس کی قربانی جائز و درست نہیں۔(۲)

۲۔ احتیاط: احتیاط یہ ہے کہ بھینس کی قربانی نہ کی جائے۔ کیونکہ قربانی کے لئے جانور کا بهيمة الانعام میں سے ہونا شرط ہے، اور بھینس ان میں سے نہیں ہے، جبکہ بعض اہل لغت نے بھینس کو گائے کی نوع قرار دیا ہے، اور بعض اہل علم نے اس پر اجماع بھی نقل فرمایا ہے،

(۱) دیکھئے: فتاوی اصحاب الحدیث، از فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار الحماد، ص 462، وفتاوی علمائے حدیث، 13/ 73، وفتاوی ثنائیہ، 1/ 809۔

(۲) عدم جواز کے قائلین میں چند علماء کے نام یہ ہیں: مجتہد العصر حافظ عبد اللہ روپڑی رحمہ اللہ، فتاوی اہلحدیث، 2/ 426۔ وشیخ الحدیث مفتی فیض الرحمٰن فیض رحمہ اللہ، فتاوائے فیض، ص 47، 158، 162، ورسالہ آئینہ تحقیق۔ ومولانا عبد الستار الحماد، ہفت روزہ اہل حدیث، شمارہ 48، 15-21 دسمبر 2007ء۔ وفتاوی اصحاب الحدیث، 3/ 404۔ وحافظ عمران ایوب لاہوری، فقہ الحدیث، 2/ 475، مسئلہ 764۔ ومحمد رفیق طاہر (http://www.rafeeqtahir.com/ur/play-swal-514.html)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن چونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عملاً اس کی قربانی نہیں کی ہے، اس لئے احتیاطاً بھینس کی قربانی نہ کی جائے۔ (۱)

۳۔ جواز: بھینس کی قربانی جائز ہے، کیونکہ وہ گائے ہی کی ایک نوع ہے جو فارس وغیرہ عجمی علاقوں میں پائی جاتی تھی، لہٰذا وہ بھی بہیمۃ الانعام میں داخل ہے، البتہ عہد رسالت میں یہ نسل عرب بالخصوص حجاز میں موجود و متعارف نہ تھی' اس لئے آپ ﷺ اور صحابہ سے اس نوع کی قربانی کا ثبوت نہیں ملتا، جبکہ بعد میں عرب گائے کی اس نوع و نسل سے متعارف ہوئے اور علماء لغت عرب، مفسرین، محدثین و شارحین حدیث اور فقہاء امت بالخصوص ائمہ اربعہ اور ان کے مسالک کے علماء نے اسے متفقہ طور پر گائے کی نوع قرار دیا، اور بعینہٖ گائے کے حکم کے مطابق اس کی قربانی کی، اس میں زکاۃ فرض رکھا، اور تاریخ کے ہر دور میں اسے بڑی تعداد میں پالا، بھینس کے گائے کی نوع ہونے اور دونوں کے حکم کی یکسانیت پر علماء امت کا اجماع منقول ہے، لہٰذا بھینس کی قربانی جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) یہ صاحب مرعاۃ المفاتیح شیخ الحدیث عبید اللہ رحمانی مبارکپوری اور حافظ زبیر علی زئی رحمہما اللہ وغیرہ کی رائے ہے۔

نوٹ: واضح رہے کہ شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے مرعاۃ المفاتیح میں احتیاط کے ساتھ جواز کی بات لکھی ہے، جبکہ اپنے مجموع فتاوی میں گاؤمیش کی قربانی کے مطلق جواز کا فتوی دیا ہے۔ [دیکھئے: فتاوی شیخ الحدیث عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ، جمع وترتیب: فواز عبد العزیز عبید اللہ مبارکپوری، 2/ 400-402، دار الابلاغ لاہور]۔

(۲) یہ جمہور علماء امت سلف تا خلف، تابعین، تبع تابعین، ائمہ اربعہ، مفسرین، محدثین، فقہاء، وغیرہم، بطور مثال: امام نووی، اسی طرح معاصرین میں علامہ ابن عثیمین، استاذ محترم علامہ عبد المحسن بن حمد العباد، شیخ عبد العزیز بن محمد السلمان، اور علماء اہل حدیث برصغیر میں علامہ ثناء اللہ امرتسری، محقق العصر علامہ عبد القادر عارف حصاری ساہیوال، علامہ شیخ الحدیث عبید اللہ رحمانی مبارکپوری، میاں نذیر حسین محدث دہلوی، علامہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی، محدث کبیر عبد الجلیل سامرودی، علامہ حافظ محمد گوندلوی، مولانا امین اللہ پشاوری، حافظ نعیم الحق ملتانی اور حافظ صلاح الدین یوسف حفظہم اللہ ورحمہم کا موقف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راجح: تینوں اقوال میں راجح قول یہ ہے کہ بھینس کی قربانی جائز ہے جبکہ نتیجہ کے اعتبار سے احتیاط کے قول کا مدعا بھی جواز ہے ورنہ اگر عدم جواز پر اطمینان اور شرح صدر ہو تو عدم جواز کی تصریح سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

سابقہ فصلوں کی تفصیلات سے یہ بات روشن ہے کہ بھینس فارسی النسل یا عجمی النوع 'گائے ہی کی ایک قسم ہے تو بدیہی طور پر بھینس کا بہیمۃ الانعام میں ہونا ثابت ہو گیا، اور قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ سے عملاً گائے کی قربانی ثابت ہے، جیسا کہ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ نِسَائِہٖ بِالْبَقَرِ"۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

تو بھینس کی حلت کے ساتھ اس کی قربانی کے جواز میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا، کیونکہ شریعت اسلامیہ نے بہیمۃ الانعام کے اجناس کے نام لئے ہیں(۲):

۱۔ "اِبل" (اونٹ نر و مادہ خواہ عرب و عجم کے کسی بھی نسل سے ہوں)۔

۲۔ "البقر" (گائے نر و مادہ، خواہ عرب و عجم کے کسی بھی نسل سے ہوں)۔

۳۔ "الضان" (مینڈھا، نر و مادہ، خواہ عرب و عجم کے کسی بھی نسل سے ہوں)۔

۴۔ "المعز" (بکرا، نر و مادہ، خواہ عرب و عجم کے کسی بھی نسل سے ہوں)۔

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب کیف کان بدء الحیض...1 / 66، حدیث 294، و 5548، و 5559، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام... حدیث 1211۔

(۲) علامہ ابن منظور رحمہ اللہ "جنس" کے معنی کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "فَالنَّاسُ جِنْسٌ وَالإِبِلُ جِنْسٌ وَالْبَقَرُ جِنْسٌ وَالشَّاءُ جِنْسٌ" لسان العرب 6/ 43۔ (لوگ جنس ہیں، اونٹ جنس ہے، گائے جنس ہے اور بکریاں جنس ہیں)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اگر ایک مسلمان ان میں سے کسی بھی چوپائے کی قربانی کرے خواہ وہ کسی بھی نسل ونوع اور علاقہ و خطے کا ہو تو اس کی قربانی کی مشروعیت اور جواز کا حکم متاثر نہ ہوگا۔ اس بات کی ایک نہایت واضح دلیل موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا۟ بَقَرَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِٱللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا۟ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِىَ ۚ قَالَ إِنَّهُۥ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَٱفْعَلُوا۟ مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا۟ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُۥ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ ٱلنَّٰظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا۟ ٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِىَ إِنَّ ٱلْبَقَرَ تَشَٰبَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّآ إِن شَآءَ ٱللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُۥ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ ٱلْأَرْضَ وَلَا تَسْقِى ٱلْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا۟ ٱلْـَٰٔنَ جِئْتَ بِٱلْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا۟ يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَٱدَّٰرَْٰٔتُمْ فِيهَا ۖ وَٱللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا ٱضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْىِ ٱللَّهُ ٱلْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾﴾ [سورۃ البقرۃ: ۶۷-۷۳]۔

اور موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے تو انہوں نے کہا ہم سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس کی ماہیت بیان کر دے، آپ نے فرمایا سنو! وہ گائے نہ تو بالکل بڑھیا ہو، نہ بچہ، بلکہ درمیانی عمر کی نوجوان ہو، اب جو تمہیں حکم دیا گیا ہے بجا لاؤ۔ وہ پھر کہنے لگے کہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا وہ کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہے، چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا اس کا رنگ ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اپنے رب سے اور دعا کیجئے کہ ہمیں اس کی مزید ماہیت بتلائے، اس قسم کی گائے تو بہت ہیں پتہ نہیں چلتا، اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت والے ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ وہ گائے کام کرنے والی زمین میں ہل جوتنے والی اور کھیتوں کو پانی پلانے والی نہیں، وہ تندرست اور بے داغ ہے۔ انہوں نے کہا، اب آپ نے حق واضح کر دیا گو وہ حکم برداری کے قریب نہ تھے، لیکن اسے مانا اور وہ گائے ذبح کر دی۔ جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا، پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تمہاری پوشیدگی کو اللہ تعالیٰ ابھر کرنے والا تھا۔ ہم نے کہا کہ اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگا دو، (وہ جی اٹھے گا) اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کر کے تمہیں تمہاری عقل مندی کے لئے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔

یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قوم موسیٰ کو ایک قتل کے قضیے میں قاتل کی شناخت کے لئے ایک ''بقرۃ'' (گائے) ذبح کرنے اور پھر اس کے کسی حصہ سے مقتول کو مارنے کا حکم دیا کہ اس سے مقتول زندہ ہو جائے گا اور اپنے قاتل کی شناخت کر دے گا۔

قوم بنی اسرائیل نے اس گائے کی رنگ و نسل، ہیئت و کیفیت اور عمر وغیرہ کے بارے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی موسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بے جا سوالات کرنا شروع کر دیا، جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے سختیوں میں گرفتار ہو گئے۔ حالانکہ اگر انہوں نے کوئی بھی گائے جس پر گائے کا اطلاق ہوتا ہو خواہ وہ کسی بھی نوع وجنس اور نسل ورنگ کی ہو ذبح کر لیتے تو تعمیل حکم ہو جاتا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محض ''بقرہ'' یعنی گائے کی جنس کا نام لیا تھا، نوع و نسل کی کوئی تعیین نہ تھی۔ چنانچہ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ اس سلسلہ میں رقمطراز ہیں:

''أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسْأَلَتِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُوسَى ذَلِكَ مُخْطِئِينَ، وَأَنَّهُمْ لَوْ كَانُوا اسْتَعْرَضُوا أَدْنَى بَقَرَةٍ مِنَ الْبَقَرِ إِذْ أُمِرُوا بِذَبْحِهَا بِقَوْلِهِ ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا۟ بَقَرَةً﴾ [البقرة:67] فَذَبَحُوهَا كَانُوا لِلْوَاجِبِ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ مُؤَدِّينَ وَلِلْحَقِّ مُطِيعِينَ، إِذْ لَمْ يَكُنِ الْقَوْمُ حُصِرُوا عَلَى نَوْعٍ مِنَ الْبَقَرِ دُونَ نَوْعٍ، وَسِنٍّ دُونَ سِنٍّ ... وَأَنَّ اللَّازِمَ كَانَ لَهُمْ فِي الْحَالَةِ الْأُولَى اسْتِعْمَالُ ظَاهِرِ الْأَمْرِ وَذَبْحُ أَيِّ بَهِيمَةٍ شَاءُوا مِمَّا وَقَعَ عَلَيْهَا اسْمُ بَقَرَةٍ''۔[1]

بنی اسرائیل اللہ کے رسول موسیٰ علیہ السلام سے بے جا سوالات کرنے میں خطا کار تھے، کیونکہ اگر وہ کوئی ادنی سی گائے بھی ڈھونڈ کر ذبح کر لیتے، جیسا کہ انہیں فرمان باری: {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً} (بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو) میں اسی بات کا حکم دیا گیا تھا، تو وہ اپنے اوپر واجب کردہ حکم الٰہی کے ادا کرنے والے اور حق کے فرمانبردار ٹھہرتے، کیونکہ قوم کے لوگوں کو گائے کی کسی خاص نوع یا عمر کا پابند نہیں کیا گیا تھا ... اور پہلی ہی حالت میں ان پر لازم یہ تھا کہ وہ ظاہری حکم پر عمل کرتے ہوئے حسب خواہش کوئی

---

(1) تفسیر الطبری (2/101)۔ نیز دیکھئے: ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب (ص:374)، والحیوان (4/292)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی چوپایہ ذبح کر دیتے‘ جس پر ’’گائے‘‘ کے نام کا اطلاق ہوتا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ گائے کی کسی بھی نوع ونسل کے بچے کو ’’عجل‘‘ (بچھڑا) کہتے ہیں خواہ وہ عربی النوع والنسل ہوں یا غیر عربی، لوگوں میں متعارف عام گائیں ہوں یا جوامیس (بھینسیں) جیسا کہ علمائے تفسیر نے قرآن میں وارد لفظ ’’عجل‘‘ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ (1)

بہیمۃ الانعام: اونٹ، گائے اور بکری کی انواع اور نسلیں:

واقع حال اور اہل علم کی توضیحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکی اور علاقائی اعتبار سے اونٹ، گائے اور بکری کی متعدد انواع اور نسلیں ہیں اور ان کی اپنی شکلیں، ہیئتیں، طبیعتیں اور خصوصیات وکیفیات ہیں، اور بھینس بھی جنس ’’بقر‘‘ (گائے) کی ایک نہایت عمدہ قسم ہے‘ جس کی اپنی خاص صورت وہیئت، مزاج وطبیعت اور خصوصیات ہیں۔ ذیل میں بہیمۃ الانعام اونٹ، گائے اور بکری کی مختلف انواع ملاحظہ فرمائیں:

اولا: اونٹ کی قسمیں:

علامہ بطال بن احمد رکبی فرماتے ہیں:

’’وَالْبَخَاتِيُّ مِنَ الإِبِلِ: مَعْرُوفٌ أَيْضًا، وَهُوَ مُعَرَّبٌ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ: عَرَبِيٌّ. الْوَاحِدُ: بُخْتِيٌّ وَالأُنْثَى: بُخْتِيَّةٌ، وَجَمْعُهُ: بَخَاتِيٌّ (غَيْرُ مَصْرُوفٍ) وَأَمَّا الْعِرَابُ مِنَ الإِبِلِ، فَإِنَّ الْجَوْهَرِيَّ قَالَ: هِيَ خِلَافُ الْبَخَاتِيِّ، كَالْعِرَابِ مِنَ الْخَيْلِ خِلَافُ

(1) دیکھئے: تفسیر المنار (9/173)، وتفسیر المراغی (9/67)، وتفسیر حدائق الروح والریحان فی روابی علوم القرآن (10/155)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَرَاذِينِ. وَقَالَ فِى الشَّامِلِ: الْعِرَابُ: جُرْدٌ مُلْسٌ حِسَانُ الْأَلْوَانِ كَرِيمَةٌ"۔(۱)

اونٹ کی کئی قسمیں ہیں:

۱۔ "بخاتی": یہ معروف ہیں، یہ لفظ معرب ہے، البتہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عربی ہے، اس کی واحد "بختی" مونث "بختیة" اور جمع "بخاتی" (غیر منصرف) آتی ہے۔

اور معروف لغوی علامہ خلیل فراہیدی لکھتے ہیں:

"البُخْتُ والبُخْتِيُّ، أعجميان دخيلانِ: الإبل الخراسانية تُنْتَجُ من إبلٍ عربية وفالج"۔(۲)

بخت اور بختی عجمی دخیل الفاظ ہیں، یہ خراسانی اونٹوں کو کہا جاتا ہے جو عربی اونٹنیوں اور "فالج" نامی سندھی اونٹوں سے پیدا ہوتے تھے۔

۲۔ "عراب": عراب کے بارے میں علامہ جوہری فرماتے ہیں کہ یہ بخاتی کے برخلاف ہیں، جیسے عراب گھوڑے "براذین" (ایک مضبوط ٹھوس اور بھاری بھرکم قسم کا گھوڑا جسے حمل ونقل کے لئے استعمال کیا جاتا تھا) کے خلاف ہوتے ہیں، اور الشامل میں فرماتے ہیں کہ: عراب بغیر بالوں والے، چکنے، خوبصورت رنگ والے اور بڑے پیارے ہوتے ہیں۔

اسی طرح علامہ ابومنصور ازہری لکھتے ہے:

"والمهاری من الابل منسوبة إلى مهرة بن حيدان وهم قوم من أهل اليمن وبلادهم الشحر بين عمان وعدن وابين، وإبلهم المهريه وفيها نجائب تسبق

(۱) النظم المستعذب فی تفسیر غریب الفاظ المہذب 1/146، نیز دیکھئے: کتاب الأم از امام شافعی 2/20، والموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ (23/259)۔

(۲) دیکھئے: کتاب العین 4/241۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخيل والارحبية من إبل اليمن ايضا وكذلك المجيدية. وأما العقيلية فهي نجدية صلاب كرام ونجائبها نفيسة ثمينة تبلغ الواحدة ثمانين دينارا إلى مائة دينار، والوانها الصهب والادم والعيس. والقرملية إبل الترك، والفوالج فحول سندية ترسل في الابل العراب فتنتج البخت الواحد بختي والانثى بختية"۔[۱]

۳۔ ''مہاری'': یہ مہرہ بن حیدان کی طرف منسوب ہیں، یہ یمن کی ایک قوم ہے، ان کا علاقہ عمان اور عدن کے درمیان ''شحر'' نامی مقام ہے، ان کے اونٹ ''مھریۃ'' کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ اور ان میں کچھ ''نجائب'' (یعنی ٹھوس، چھریرے، ہلکے، تیز رفتار اور عمدہ) ہوتے ہیں جو گھوڑوں سے تیز دوڑتے ہیں۔

۴۔ ''ارحبیہ'': یہ بھی اونٹوں کی ایک قسم ہے جو یمن میں پائی جاتی ہے۔

۵۔ اسی طرح ''مجیدیہ'' نامی ایک قسم کا اونٹ اور بھی پایا جاتا ہے۔

مُجیدیہ کے بارے میں دو باتیں کہی گئی ہیں:

ایک یہ کہ یہ اونٹ بھی یمن میں پائے جاتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ یہ مجید نامی فحل (نر) یا مجید نام کے کسی آدمی کی طرف منسوب ہے۔[۲]

۶۔ اسی طرح ''عقیلیہ'' نجدی اونٹوں کی ایک قسم ہے، جو بڑے ٹھوس اور عمدہ ہوتے ہیں، اور ان میں جو نجائب یعنی عمدہ اور چھریرے ہوتے ہیں وہ بڑے نفیس مانے جاتے ہیں' ان میں ایک کی قیمت اسّی سے سو دینار کے درمیان ہوتی ہے، اور ان کے رنگ سرخ سیاہی

(۱) الزاہر فی غریب ألفاظ الشافعی ص: 101۔ نیز دیکھئے: بحر المذہب للرویانی (3/44)۔

(۲) تاج العروس (9/152)، والمصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر (2/564)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مائل، چتکبرے اور سفید سرخی مائل ہوتے ہیں۔

۷۔ اسی طرح "قرملیہ" ترکی اونٹوں کو کہا جاتا ہے۔

۸۔ اور "فوالج" سندھی نر اونٹوں کو کہا جاتا ہے جنہیں عربی اونٹوں میں بھیجا جاتا ہے جس سے بختی اونٹ پیدا ہوتے ہیں، جس کے واحد کو "بختی" اور مادہ کو "بختیہ" کہا جاتا ہے۔

علامہ محمد بن عبدالحق یفرنی فرماتے ہیں:

"و"الإبل العراب": هي العربية. و"البخت": إبل بجهة خراسان، يزعمون أنها تولدت بين الإبل العراب و"الفوالج"، و"الفوالج": إبل لكل واحد منها سنامان، واحدها: فالج، وواحد البخت: بختي"۔(۱)

"عراب" عربی اونٹ ہیں، اور "بخت" خراسان کے علاقہ کا اونٹ ہے، جس کے بارے میں لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ عربی اور فوالج اونٹوں سے پیدا ہوتے ہیں، اور "فوالج" (سندھی) اونٹ ہیں، ان میں سے ہر ایک کو دو کوہانیں ہوتی ہیں، اس کا واحد فالج اور بخت کا واحد بختی آتا ہے۔

اسی طرح علامہ احمد بن محمد معروف بہ ابن الرفعہ فرماتے ہیں:

"البخاتي - بتشديد الياء وتخفيفها- والعراب: نوعان للإبل كما أن المَهْرِية، والأَرْحَبية، والمجَيْدية، والعَقيلية، والقِرْملية أنواع لها"(۲)

بخاتی - یاء پر تشدید اور بغیر تشدید کے - اور عراب اونٹ کی دو قسمیں ہیں، اسی طرح مہریہ،

---

(۱) الاقتضاب فی غریب الموطأ وإعرابہ علی الأبواب (1/295)۔

(۲) کفایۃ النبیہ فی شرح التنبیہ (5/326)، نیز دیکھئے: بحر المذہب للرویانی (3/44)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارحبیہ، مجیدیہ، عقیلیہ اور قرملیہ بھی اونٹ کی قسمیں ہیں۔

اس طرح علاقائی طور پر اونٹوں کی مختلف قسمیں ہیں: جیسے، عربی، خراسانی، سندھی، ترکی، یمنی، نجدی وغیرہ اور ان کے نام بھی الگ الگ ہیں۔

ثانیا: گائے کی قسمیں:

علامہ عبدالرحمن بن محمد بن قاسم العاصمی النجدی الحنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جواميس: وَاحِدهَا جاموس فَارسي مُعرب، قَالَ الْأَزْهَرِي: أَنْوَاع الْبَقر مِنْهَا الجواميس وَهِي أنبل الْبَقر وأكثرها ألبانا وَأَعْظَمهَا أجساما قَالَ وَمِنْهَا العراب وَهِي جرد ملس حسان الألوان كَرِيمَة وَمِنْهَا الدربان بدال مُهْملَة مَفْتُوحَة ثمَّ رَاء سَاكِنة ثمَّ بِالْمُوَحَّدَةِ ثمَّ ألف ثمَّ نون وَهِي الَّتِي تنقل عَلَيْهَا الْأَحْمَال وَقَالَ ابْن فَارس: الدربانية ترق أظلافها وجلودها وَلها أسنمة“۔(۱)

جوامیس: کی واحد جاموس فارسی معرب ہے، علامہ ازہری کہتے ہیں: گائے کی کئی قسمیں ہیں:

۱۔ ”الجوامیس“ (بھینسیں): یہ نہایت عمدہ گائیں ہوتی ہیں، بہت زیادہ دودھ دینے والی اور سب سے بھاری جسم والی ہوتی ہیں۔

۲۔ ”العراب“: یہ نہایت صاف ستھری بغیر بالوں والی خوب رنگ اور بڑی پیاری ہوتی ہیں۔

۳۔ ”الدربان“: یہ انتہائی مضبوط ہوتی ہیں، جس پر بوجھ لادا اور منتقل کیا جاتا ہے۔

علامہ ابن فارس فرماتے ہیں: ”دربانیۃ“ کا کھر اور کھال پتلی ہوتی ہے، اور انہیں کوہان

---

(۱) حاشیۃ الروض المربع 3/ 187، نیز دیکھئے: تحریر الفاظ التنبیہ ص: 106۔ نیز دیکھئے: بحر المذہب للرویانی (3/ 44)۔ ومقاییس اللغۃ (2/ 274)، والقاموس المحیط (ص: 83)، والمعجم الوسیط (1/ 277)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ (معلوم ہوا کہ بھینس گائے کی قسم ہی نہیں، بلکہ سب سے عمدہ قسم ہے)۔

علامہ احمد ابن الرفعہ نے بھی یہ قسمیں ذکر کی ہیں اور اسی بات کی وضاحت فرمائی ہے۔[1]

علامہ محمد بن عبدالحق یفرنی فرماتے ہیں:

"وأما "الجواميس" فإنها نوع من البقر في ناحية مصر تعوم في النيل، وتخرج إلى البر، ولكل بقرة منها قرن واحد، والواحد منها: جاموس"۔[2]

رہا "جوامیس" (بھینیں) تو وہ گائے کی ایک قسم ہیں، جو مصر کے علاقوں میں پائی جاتی ہیں، نیل میں تیرتی گھومتی رہتی ہیں، اور باہر خشکی میں بھی نکلتی ہیں، اور ان میں سے ہر گائے کو ایک سینگ (کوہان) ہوتی ہے اور اس کا واحد جاموس کہلاتا ہے۔

اسی طرح معجم الغنی الزاہر کے مولف ڈاکٹر عبدالغنی ابوالعزم لکھتے ہیں:

" جَامُوسَةٌ – ج: جَوَامِيسُ: ... مِنْ كِبَارِ البَقَرِ، وَهُوَأَنْوَاعٌ : دَاجِنٌ وَوَحْشِيٌّ، يُوجَدُ بِإِفْرِيقِيَا وَآسْيَا"۔[3]

جاموسہ جس کی جمع جوامیس آتی ہے۔۔۔ یہ بڑی گایوں میں سے ہیں، اور اس کی کئی قسمیں ہیں: گھریلو اور وحشی، یہ افریقہ اور ایشا میں پائی جاتی ہیں۔

اسی طرح علامہ ابن عاشور فرماتے ہیں:

"وَمِنَ الْبَقَرِ صِنْفٌ لَهُ سِنَامٌ فَهُوَ أَشْبَهُ بِالْإِبِلِ وَيُوجَدُ فِي بِلَادِ فَارِسَ وَدَخَلَ بِلَادَ الْعَرَبِ وَهُوَ الْجَامُوسُ، وَالْبَقَرُ الْعَرَبِيُّ لَا سَنَامَ لَهُ وَثَوْرُهَا يُسَمَّى

(۱) دیکھئے: کفایۃ النبیہ فی شرح التنبیہ (5/326)۔

(۲) الاقتضاب فی غریب الموطا و إعرابہ علی الأبواب (1/295)۔

(۳) معجم الغنی الزاہر، ڈاکٹر عبدالغنی ابوالعزم، ناشر موسسۃ الغنی للنشر، دیکھئے: مادہ نمبر 9119۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَرِیْشُ''۔(۱)

اور گائے کی ایک قسم ہے جسے کوہان ہوتی ہے،لہٰذا وہ اونٹ سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے، اور وہ فارس کے علاقہ میں پائی جاتی ہے' عرب کے علاقوں میں داخل ہوئی ہے، اور وہ ''جاموس'' بھینس ہے،عربی گائے کو کوہان نہیں ہوتی اور اس کے بیل کو فریش کہا جاتا ہے۔

اس طرح علاقائی طور پر گایوں کی بھی مختلف انواع ہیں، مثلا ایشیائی، افریقی، مصری، ہندوستانی، فارسی وغیرہ، اور ان کے نام بھی مختلف ہیں۔

ثالثا: بکری کی قسمیں:

اونٹ اور گائے کی طرح بکری کی بھی متعدد انواع ہیں، چنانچہ علامہ احمد بن محمد ابن الرفعہ فرماتے ہیں:

''والضأن والمعز: نوعان للغنم، وكذا العربية والملكية والبلدية أنواعها''۔(۲)

''غنم'' یعنی بکری کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مینڈھا (اون والا)

۲۔ بکرا (بال والا)

اسی طرح:

۳۔ عربیہ۔ ۴۔ ملکیہ۔

۵۔ بلدیہ بھی بکری کی انواع ہیں۔

---

(۱) التحریر والتنویر (8-أ/129)۔نیز دیکھیے:مباہج الفکر ومناہج العبر للوطواط (ص:59)۔

(۲) کفایۃ النبیہ فی شرح التنبیہ (5/326)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح:

۶۔ مکیہ۔

۷۔ لازیہ۔ بھی بکری کی انواع ہیں جو طبرستان کے علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔

جیسا کہ شافعی العصر امام ابوالمحاسن عبدالرحمن بن اسماعیل رویانی فرماتے ہیں:

"ولو كانت له أنواع مختلفة من الإبل والبقر والغنم بعضها أجود من بعض كالأغنام العربية والمكية واللأزية والبلدية في ناحية طبرستان..."۔(۱)

اور اگر آدمی کے پاس اونٹ، گائے اور بکری کی مختلف انواع اور قسمیں ہوں جن میں سے بعض بعض سے عمدہ ہوں، جیسے عربی، مکی، لازی اور بلدی بکریاں جو طبرستان کے علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔۔۔

اس طرح علاقائی طور پر بکری کی بھی متعدد انواع ہیں، عربی، ایشیائی اور طبرستانی وغیرہ اور ان کے نام بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

الحاصل یہ کہ بہیمۃ الانعام کی مختلف انواع، نسلیں اور شکلیں دنیا کے مختلف ممالک اور شہروں، علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ رنگ ونسل اور علاقائی انواع کے اختلاف کی بنا پر بشرطیکہ انعام کی جنسیں متحد ہوں قربانی کی مشروعیت اور جواز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اسی طرح بہیمۃ الانعام کی مختلف انواع اور ان کی ذیلی علاقائی انواع میں زکاۃ کی مشروعیت وفرضیت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اجناس کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱) دیکھیے: بحر المذہب للرویانی (3/44)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹ، گائے اور بکری کی بلا تفریق تمام انواع میں زکاۃ کا وجوب اور قربانی کا جواز و اِجزاء:

اولاً: زکاۃ:

شافعی العصر امام ابو المحاسن عبد الرحمن بن اسماعیل رویانی کسی اشکال کے بغیر اونٹ، گائے اور بکری کی تمام انواع میں زکاۃ کی فرضیت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"ولو كانت له أنواع مختلفة من **الإبل والبقر والغنم** بعضها أجود من بعض **كالأغنام** العربية والمكية واللازية والبلدية في ناحية طبرستان، **والإبل** المهرية والأرحبية والمجيدية؛ وهي المنسوبة إلى بلدان اليمن – وقيل النجدية بدل المجيدية – والعقيلية، ويقال نجابتها تعيسة بحيث يبلغ عن الواحد ثلاثين دينارًا إلى مائة دينار، والقرملية وهي إبل الترك، وقيل: المهرية منسوبة إلى قوم يقال لهم: مهرة، **والبقر** الجواميس والعراب والدربانية، فالجاموس أكثرها ألباناً وأعظمها أجسامًا، والدربانية هي التي تنقل الأحمال عليها، والعرابية جرد ملس حسان الألوان كرام؛ فيضم بعضها إلى بعض بلا إشكال"۔(۱)

اور اگر آدمی کے پاس اونٹ، گائے اور بکری کی مختلف انواع اور قسمیں ہوں، جن میں سے بعض بعض سے عمدہ ہوں، جیسے عربی، مکی، لازی اور بلدی بکریاں جو طبرستان کے علاقوں میں پائی جاتی ہیں، اور مہریہ، ارحبیہ، مجیدیہ اونٹ ہوں؛ جو یمن کے شہروں کی طرف منسوب ہیں

(۱) بحر المذہب للرویانی (3/44)، نیز دیکھئے: المقدمات الممہدات (1/328)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-اور مجیدیہ کے بجائے نجدیہ بھی کہا گیا ہے- اور عقیلیہ، اور ان میں سے عمدہ اور چھریرے اونٹوں کو تعیسہ کہا جاتا ہے، اس طور پر کہ ایک کی قیمت تیس سے سو دینار تک پہنچ جاتی ہے، اور قرملیہ ہوں، جو ترکی کے اونٹ ہیں، اور کہا گیا ہے کہ مہریہ، مہرہ نامی ایک قوم کی طرف منسوب ہیں۔ اور گائیں: بھینسیں، عراب اور دربانیہ ہوں، چنانچہ "بھینس" ان میں زیادہ دودھ دینے والی اور سب سے بھاری جسم والی ہوتی ہیں، اور "دربانیہ" وہ ہے جس پر بوجھ ڈھویا جاتا ہے، اور "عراب" نہایت صاف ستھری بغیر بالوں والی خوب رنگ اور بڑی پیاری ہوتی ہیں؛ تو کسی اشکال کے بغیر (زکاۃ میں) ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملایا جائے گا۔

ثانیاً: قربانی:

امام نووی رحمہ اللہ نے اونٹ کی تمام انواع، اسی طرح گائے کی تمام انواع -جس میں جوامیس کی نوع بھی ہے- نیز بکری کی تمام انواع اور ان کے انواع کو بھیمۃ الانعام قرار دیا ہے، اور ان تمام انواع کی قربانی کے جواز واجزاء کی وضاحت کرتے ہوئے بڑی صراحت سے فرماتے ہیں:

"أَمَّا الْأَحْكَامُ فَشَرْطُ الْمُجْزِئِ فِي الْأُضْحِيَّةِ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْأَنْعَامِ وَهِيَ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ سَوَاءٌ فِي ذَلِكَ جَمِيعُ أَنْوَاعِ الْإِبِلِ مِنَ الْبَخَاتِيِّ وَالْعِرَابِ وَجَمِيعِ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ مِنَ الْجَوَامِيسِ وَالْعِرَابِ والدربانية وَجَمِيعِ أَنْوَاعِ الْغَنَمِ مِنَ الضَّأْنِ وَالْمَعْزِ وَأَنْوَاعِهِمَا وَلَا يُجْزِئُ غَيْرُ الْأَنْعَامِ مِنْ بَقَرِ الْوَحْشِ وَحَمِيرِهِ وَالضَّبَا وَغَيْرِهَا بِلَا خِلَافٍ"۔(1)

---

(1) المجموع شرح المہذب (393/8)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا مسئلہ احکام کا، تو قربانی ادا ہونے کی شرط یہ ہے کہ جانور بہیمۃ الانعام میں سے ہو، یعنی: اونٹ، گائے اور بکرا، اور اس میں بخاتی اور عراب وغیرہ اونٹ کی تمام قسمیں برابر ہیں، اور بھینس، دربانیہ اور عراب وغیرہ گائے کی تمام قسمیں برابر ہیں، اسی طرح مینڈھا اور بکرا وغیرہ بکرے کی تمام قسمیں اور ان کی قسمیں برابر ہیں، اور انعام کے علاوہ جیسے وحشی گائے اور وحشی گدھے اور ہرن وغیرہ کی قربانی بلا اختلاف کافی نہ ہوگی۔

آئندہ فصلوں میں بھینس کے گائے ہی کی ایک نوع ہونے کے سلسلہ میں علماء لغت، ائمہ وعلماء مذاہب اربعہ اور دیگر علماء فقہ، حدیث اور تفسیر رحمہم اللہ کی توضیحات وتصریحات اور فتاوی جات ملاحظہ فرمائیں۔

❁ ❁ ❁

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل:

علمائے لغت عرب کی شہادت

علمائے لغت عرب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "جاموس" (گاؤ میش/بھینس) گائے ہی کی جنس سے ہے اور اس کی ایک صنف، نوع اور قسم ہے، جیسا کہ ان کی کتابوں میں جا بجا اس کی صراحت موجود ہے، چنانچہ "جاموس" کی تشریح میں بھینس کو گائے کی نوع قرار دیا ہے اور "بقر" کی تشریح میں بھینس کو اس کی نوع بتلایا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

اولاً: "الجاموس" (بھینس):

(۱) علامہ احمد محمد فیومی فرماتے ہیں:

"الْجَامُوسُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ"۔ (۱)

جاموس (بھینس) گائے کی ایک قسم ہے۔

(۲) علامہ زبیدی فرماتے ہیں:

"الجاموسُ: نَوعٌ من البَقَرِ، معروفٌ، مُعَرَّبُ كَاوْمِيش، وَهِي فارسيَّةٌ، ج الجَواميسُ، وَقد تكلَّمَتْ بِهِ العَرَبُ"۔ (۲)

جاموس (بھینس) گائے ہی کی ایک قسم ہے، جو معروف ہے، فارسی لفظ گاؤ میش کا معرب ہے، اس کی جمع جوامیس آتی ہے، عربوں نے بھی اس لفظ کو اپنے کلام میں استعمال کیا ہے۔

---

(۱) المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر 1/ 108۔

(۲) تاج العروس 15/ 513۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) علامہ ابن سیدہ مرسی فرماتے ہیں:

''الجاموس: نوع من الْبَقر، دخيل، وَهُوَ بالعجمية: كواميش''۔[۱]

جاموس (بھینس) گائے ہی کی ایک قسم ہے، یہ لفظ دوسری زبان سے آیا ہے، اور جوامیس کو عربی میں گاؤ میش کہتے ہیں۔

(۴) علامہ ناصر خوارزمی مطرزی فرماتے ہیں:

''وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِنْ الْبَقَرِ''۔[۲]

جاموس (بھینس) گائے ہی کی ایک قسم ہے۔

(۵) علامہ کمال الدین دمیری فرماتے ہیں:

''والجاموس وهو ضرب من البقر''۔[۳]

اور جاموس (بھینس) گائے ہی کی ایک قسم ہے۔

(۶) معروف امام لغت علامہ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں:

''الجامُوسُ: نَوْعٌ مِنَ البَقر، دَخيلٌ، وَجَمْعُهُ جواميسُ، فَارِسِيٌّ مُعَرَّبٌ، وَهُوَ بِالْعَجَمِيَّةِ كَوامِيشُ''۔[۴]

جاموس (بھینس) گائے کی ایک قسم ہے، یہ لفظ باہر سے عربی زبان میں داخل ہوا ہے، اس کی جمع جوامیس آتی ہے۔ فارسی لفظ ہے جسے عربی بنایا ہے، جاموس کو عجمی زبان میں

(۱) المحکم والمحیط الأعظم،7/283۔

(۲) المغرب فی ترتیب المعرب،ص:89۔

(۳) حیاۃ الحیوان الکبری(2/275)۔

(۴) لسان العرب،6/43۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاؤمیش کہتے ہیں۔

(۷) مجمع اللغۃ العربیۃ قاہرہ کے مولفین لکھتے ہیں:

”(الجاموس) حَيَوَان أهلي من جنس الْبَقر والفصيلة البقرية ورتبة مزدوجات الْأَصَابِع المجترة يربى للحرث ودر اللَّبن (ج) جواميس“۔(۱)

جاموس (بھینس) ایک گھریلو پالتو جانور ہے' جو گائے کی جنس، بقری گریڈ اور دوہری انگلیوں (کھروں) والے جگالی کرنے والے حیوانات کے رتبہ سے ہے۔ اسے کھیتی اور دودھ دوہنے کے لئے پالا جاتا ہے، اس کی جمع جوامیس ہے۔

(۸) علامہ محمد بطال رکبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”الْجَوَامِيسُ: نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ: مَعْرُوفٌ، وَهُوَ مُعَرَّبٌ. يَعِيشُ فِي الْمَاءِ“۔(۲)

جوامیس (بھینسیں) گائے ہی کی ایک قسم ہیں، جو معروف ہے، یہ معرب لفظ ہے، اور بھینس زیادہ تر پانی میں رہتی ہے۔

(۹) ڈاکٹر عبد الغنی ابو العزم لکھتے ہیں:

”جَامُوسَةٌ ج: جَوَامِيسُ: حَيَوَانٌ مِنْ فَصِيلَةِ البَقَرِيَّاتِ، الثَّدْيِيَّاتِ الْمُجْتَرَّةِ، الْمُزْدَوِجَاتِ الأَصَابِعِ مِنْ كِبَارِ البَقَرِ، وَهُوَأَنْوَاعٌ : دَاجِنٌ وَوَحْشِيٌّ، يُوجَدُ بِإِفْرِيقِيَا وَآسْيَا“۔(۳)

(۱) المعجم الوسیط، 1/134۔

(۲) النظم المستعذب فی تفسیر غریب الفاظ المہذب، 1/146۔

(۳) معجم الغنی الزاہر، ڈاکٹر عبد الغنی ابو العزم، ناشر موسسۃ الغنی للنشر، دیکھئے: مادہ نمبر 9119۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاموسہ، جمع جوامیس: (بھینس) بڑی گایوں میں سے، بقریات کے گریڈ کا ایک حیوان ہے، جو تھنوں والے، جگالی کرنے والے دوہرے کھروں والے ہوتے ہیں، اور اس کی کئی قسمیں ہیں: گھریلو اور وحشی، افریقہ اور ایشا میں پایا جاتا ہے۔

ثانیاً: "البقر" (گائے):

(۱) علامہ کمال الدین دمیری فرماتے ہیں:

"والبقر ... وهي أجناس: فمنها الجواميس"۔[۱]

گائے۔۔۔کی کئی جنسیں ہیں: ان میں بھینسیں بھی ہیں۔

(۲) علامہ محمد احمد ہروی فرماتے ہیں:

"واجناس البقر منها الجواميس واحدها جاموس"۔[۲]

گایوں کی جنسوں میں سے جوامیس (بھینسیں) بھی ہیں، جس کی واحد جاموس آتی ہے۔

(۳) مجمع اللغۃ العربیۃ قاہرہ کے مولفین لکھتے ہیں:

"اَلْبَقَر: جنس من فصيلة البقريات يَشْمَل الثور والجاموس وَيُطلق على الذَّكر وَالْأُنْثَى وَمِنْه المستأنس الَّذِي يتَّخذ للبن والحرث وَمِنْه الوحشي"۔[۳]

بقر: بقریات (گائی) گریڈ کی ایک جنس ہے جو بیل اور بھینس سب کو شامل ہے، اور مذکر و مونث سب پر بولا جاتا ہے، اور اس میں وہ مانوس قسم بھی ہے جسے دودھ اور کھیتی کے لئے

---

(۱) حیاۃ الحیوان الکبری (1/ 214)۔

(۲) الزاہر فی غریب ألفاظ الشافعی ص: 101۔

(۳) المعجم الوسیط، 1/ 65۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا جاتا ہے اور ایک قسم وحشی ہے۔

(۴) کونسل برائے جدید عربی زبان نے لکھا ہے:

''البقر، وهو جنس حيوانات من ذوات الظِّلف، من فصيلة البقريّات، ويشمل البقر والجاموس''۔(۱)

بقر (گائے): گائی گریڈ میں سے کھر والے جانوروں کی ایک جنس ہے، اور یہ گائے، اور بھینس سب کو شامل ہے۔

(۵) شیخ عبداللطیف عاشور فرماتے ہیں:

''البقر: جنس من فصيلة البقريات، يشمل الثور والجاموس، ويطلق على الذكر والأنثى''۔(۲)

بقر: بقریات کے گریڈ کی جنس سے ہے، بیل اور بھینس دونوں شامل ہے اور مذکر ومونث دونوں پر بولا جاتا ہے۔

(۶) علامہ ابوالفتح الشیہی فرماتے ہیں:

''بقر: هو حيوان شديد القوة خلقه الله تعالى لمنفعة الإنسان، وهو أنواع: الجواميس وهي أكثر ألبانا''۔(۳)

گائے ایک بڑا طاقتور جانور ہے، اسے اللہ نے انسان کی منفعت کے لئے پیدا کیا ہے، اس کی کئی قسمیں ہیں، ان میں بھینسیں ہیں، جو سب سے زیادہ دودھ دینے والی ہیں۔

(۱) معجم اللغة العربية المعاصرة: 1/ 230، نمبر 694۔

(۲) موسوعة الطير والحيوان في الحديث النبوي (ص: 106)۔

(۳) المستطرف في كل فن مستظرف (ص: 353)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل:

علماء فقہ، حدیث اور تفسیر کی شہادت

(۱) علامہ مازری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجاموس: ضرب من البقر"۔ (۱)

بھینس گائے ہی کی ایک قسم ہے۔

(۲) علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجواميس نوع من البقر، والبخاتي نوع من الإبل، والضأن والمعز جنس واحد"۔ (۲)

بھینسیں گائے کی ایک کی قسم ہیں، بختاتی اونٹ کی ایک قسم ہیں، اور مینڈھا بکرا (دونوں) ایک جنس ہیں۔

(۳) علامہ مجد ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجواميس نوع من البقر"۔ (۳)

بھینسیں گائے ایک قسم ہیں۔

---

(۱) المعلم بفوائد مسلم، 1/ 326، نیز دیکھئے: إکمال المعلم بفوائد مسلم، از علامہ قاضی عیاض یحصبی، 1/ 488۔

(۲) الکافی فی فقہ الامام احمد، 1/ 390۔

(۳) المحرر فی الفقہ علی مذہب الامام احمد بن حنبل، 1/ 215۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) علامہ محمد بن عبداللہ الزرکشی فرماتے ہیں:

قال: والجواميس كغيرها من البقر"۔ (۱)

فرمایا: بھینسیں اپنے علاوہ گایوں ہی کی طرح ہے۔

(۵) نیز علامہ منصور بہوتی رحمہ اللہ "الروض المربع" میں فرماتے ہیں:

"لحم البقر والجواميس جنس"۔ (۲)

گائے اور بھینس کا گوشت ایک جنس ہے۔

(۶) علامہ ابن عاشور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمِنَ الْبَقَرِ صِنْفٌ لَهُ سِنَامٌ فَهُوَ أَشْبَهُ بِالْإِبِلِ وَيُوجَدُ فِي بِلَادِ فَارِسَ وَدَخَلَ بِلَادَ الْعَرَبِ وَهُوَ الْجَامُوسُ، وَالْبَقَرُ الْعَرَبِيُّ لَا سَنَامَ لَهُ وَثَوْرُهَا يُسَمَّى الْفَرِيشُ"۔ (۳)

اور گائے کی ایک قسم ہے جسے کوہان ہوتی ہے، لہٰذا وہ اونٹ سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے، اور وہ فارس کے علاقہ میں پائی جاتی ہے، عرب کے علاقوں میں داخل ہوئی ہے، اور وہ "جاموس" بھینس ہے، عربی گائے کو کوہان نہیں ہوتی اور اس کے بیل کو فریش کہا جاتا ہے۔

(۷) علامہ عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں:

"(وَالْجَوَامِيسُ) جَمْعُ جَامُوسٍ، نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ"۔ (۴)

---

(۱) شرح الزرکشی علی مختصر الخرقی 2/394۔
(۲) الروض المربع شرح زاد المستقنع ص:342۔
(۳) التحریر والتنویر (8-أ/129)۔
(۴) شرح الزرقانی علی الموطا (2/171)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوامیس: جاموس کی جمع ہے، گائے کی ایک قسم ہے۔

(۸) علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں:

''(والجواميس والبقر سواء) لأنها نوع منه، فتتناولهما النصوص الواردة باسم البقر''۔ (۱)

بھینسیں اور گائیں یکساں ہیں، کیونکہ وہ اس کی ایک قسم ہے۔لہٰذا گائے کے نام سے وارد نصوص دونوں کو شامل ہیں۔

(۹) علامہ برہان الدین محمود بن احمد بخاری فرماتے ہیں:

''لأن البقر اسم جنس والجاموس اسم نوع''۔ (۲)

کیونکہ گائے جنس کا نام ہے اور بھینس نوع کا نام ہے۔

(۱۰) امام ابن مہدی، سفیان ثوری اور امام مالک فرماتے ہیں:

''إِنَّ الْجَوَامِيسَ مِنَ الْبَقَرِ''۔ (۳)

بھینسیں گائے میں سے ہیں۔

(۱۱) علامہ محمد بن محمد بابرتی فرماتے ہیں:

''وَيَدْخُلُ فِي الْبَقَرِ الْجَامُوسُ لِأَنَّهُ مِنْ جِنْسِهِ''۔ (۴)

اور گائے میں بھینس بھی داخل ہے، کیونکہ وہ اس کی جنس سے ہے۔

---

(۱) منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک (ص:227)۔

(۲) المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی نقلاً عن الحاوی (4/284)۔

(۳) المدونۃ (1/355)۔

(۴) العنایۃ شرح الہدایۃ (9/517)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) علامہ فخر الدین زیلعی حنفی فرماتے ہیں:

"(وَالْجَامُوسُ كَالْبَقَرِ)؛ لِأَنَّهُ بَقَرٌ حَقِيقَةً إِذْ هُوَ نَوْعٌ مِنْهُ فَيَتَنَاوَلُهُمَا النُّصُوصُ الْوَارِدَةُ بِاسْمِ الْبَقَرِ... وَقَوْلُهُ: وَالْجَامُوسُ كَالْبَقَرِ لَيْسَ بِجَيِّدٍ؛ لِأَنَّهُ يُوهِمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِبَقَرٍ"۔ (۱)

بھینس گائے کی طرح ہے، کیونکہ وہ حقیقی گائے ہے، اس لئے کہ وہ اسی کی نوع ہے، لہذا گائے کے نام سے وارد نصوص دونوں کو شامل ہیں ۔۔۔ اور مولف کا "گائے کی طرح" کہنا اچھا نہیں ہے، کیونکہ اس تعبیر سے وہم ہوتا ہے کہ بھینس گائے نہیں ہے!!

(۱۳) علامہ بدر الدین عینی شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:

"والجواميس والبقر سواء؛ لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه"۔ (۲)

بھینسیں اور گائیں دونوں یکساں ہیں؛ کیونکہ گائے کا نام دونوں کو شامل ہے، اس لئے کہ وہ اس کی نوع ہے۔

(۱۴) علامہ زین الدین المعروف بابن نجیم المصری فرماتے ہیں:

"الْجَوَامِيسُ مِنْ الْبَقَرِ؛ لِأَنَّهَا نَوْعٌ مِنْهُ"۔ (۳)

بھینسیں گائے میں سے ہیں، کیونکہ وہ گائے ہی کی قسم ہیں۔

(۱۵) علامہ عبد الغنی بن طالب دمشقی میدانی فرماتے ہیں:

---

(۱) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق وحاشیۃ الشلبی (1/263)۔

(۲) البنایۃ شرح الہدایۃ (3/329) و (3/324)۔

(۳) البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوری (2/232)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’(والجواميس والبقر سواء) لاتحاد الجنسية؛ إذ هو نوع منه‘‘۔(۱)

اور بھینسیں اور گائیں برابر ہیں، کیونکہ جنس ایک ہے، کہ وہ اسی کی قسم ہے۔

(۱۶) علامہ محمد بن عبداللہ خرشی مالکی فرماتے ہیں:

’’(تَنْبِيهٌ) : مِنْ الْبَقَرِ الْجَامُوسُ‘‘۔(۲)

تنبیہ: گائے ہی میں بھینس بھی ہے۔

(۱۷) علامہ محمد احمد دسوقی فرماتے ہیں:

’’وَمِنْ الْبَقَرِ الْجَامُوسُ‘‘۔(۳)

گائے ہی میں بھینس بھی ہے۔

(۱۸) علامہ احمد محمد خلوتی صاوی مالکی فرماتے ہیں:

’’الْجَامُوسُ صِنْفٌ مِنْ الْبَقَرِ‘‘۔(۴)

بھینس گائے کی ایک قسم ہے۔

(۱۹) علامہ عبدالباقی زرقانی شرح مختصر خلیل میں فرماتے ہیں:

’’روي أنه – ﷺ – نحر عن أزواجه البقر، وروي ذبح عن أزواجه البقر، ومن البقر الجاموس‘‘۔(۵)

---

(۱) اللباب في شرح الكتاب (1/142)۔

(۲) شرح مختصر خلیل للخرشی (3/16)۔

(۳) الشرح الكبير للشيخ الدردير وحاشية الدسوقی (2/107)۔

(۴) بلغۃ السالک لأقرب المسالک (1/598)۔

(۵) شرح الزرقانی علی مختصر خلیل وحاشیۃ البنانی (3/25)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی (اور ایک روایت میں ہے کہ ذبح کیا) اور گائے ہی میں بھینس بھی ہے۔

(۲۰) امام ابوزکریا نووی فرماتے ہیں:

''وَالصَّوَابُ مَا قَدَّمْنَاهُ أَنَّ الْبَقَرَ جِنْسٌ وَنَوْعَاهُ الْجَوَامِيسُ وَالْعِرَابُ''۔(۱)

صحیح بات وہ ہے جو ہم پہلے کہہ چکے ہیں: کہ گائے جنس ہے اور اس کی دو قسمیں: بھینسیں اور عراب ہیں۔

(۲۱) علامہ محمد بن احمد بطال رکبی یمنی فرماتے ہیں:

''الْجَوَامِيسُ: نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ: مَعْرُوفٌ''۔(۲)

بھینسیں گائے کی ایک قسم ہیں، معروف ہے۔

(۲۲) علامہ سلیمان بن محمد بجیرمی مصری فرماتے ہیں:

''(وَالْبَقَرُ) اسْمُ جِنْسٍ ... وَهِيَ أَجْنَاسٌ مِنْهَا الْجَوَامِيسُ''۔(۳)

بقر: اسم جنس ہے، اس کی کئی جنسیں ہیں، انہی میں بھینسیں بھی ہیں۔

(۲۳) امام اسحاق بن منصور کوسج فرماتے ہیں:

''البقر جنس، والجواميس نوع من أنواعه''۔(۴)

بقر: گائے جنس ہے اور بھینس اس کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

---

(۱) المجموع شرح المہذب (5/426)۔

(۲) النظم المستعذب فی تفسیر غریب ألفاظ المہذب (1/146)۔

(۳) تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب (4/310)۔

(۴) مسائل الامام أحمد و إسحاق بن راہویہ (3/1057)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۴) علامہ ابن قدامہ مقدسی المغنی میں فرماتے ہیں:

”وَلأَنَّ الْجَوَامِيسَ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ، كَمَا أَنَّ الْبَخَاتِيَّ مِنْ أَنْوَاعِ الْإِبِلِ“۔(۱)

اس لئے کہ بھینسیں گائے کی قسموں میں سے ہیں جیسے بختی اونٹ کی قسموں میں سے۔

(۲۵) علامہ عبدالرحمن جزیری فرماتے ہیں:

”والمراد بالبقر ما يشمل الجاموس“۔(۲)

بقر (گائے): سے مراد وہ ہے جو بھینس کو شامل ہے۔

(۲۶) علامہ ابن حزم فرماتے ہیں:

”مَسْأَلَةٌ: الْجَوَامِيسُ صِنْفٌ مِنْ الْبَقَرِ“۔(۳)

مسئلہ: بھینسیں گائے کی ایک قسم ہیں۔

(۲۷) فقہ انسائیکلوپیڈیا کویت میں ہے:

”الجواميس جمع جاموس وهو نوع من البقر“۔(۴)

جوامیس: جاموس کی جمع ہے، اور وہ گائے کی ایک قسم ہے۔

(۲۸) شیخ سید سابق فرماتے ہیں:

”وبهيمة الانعام هي: الابل والبقر ومنه الجاموس والغنم“۔(۵)

---

(۱) المغنی لابن قدامۃ (444/2)۔

(۲) الفقہ علی المذاہب الأربعۃ (541/1)۔

(۳) المحلی بالآثار (89/4)۔

(۴) الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ (81/5، حاشیہ 3)۔

(۵) فقہ السنۃ (272/3)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بهيمة الانعام: اونٹ، گائے اور اسی میں سے بھینس ہے، اور بکری ہے۔

(۲۹) الفقہ المیسر کے مولفین لکھتے ہیں:

''والبقر يشمل الجاموس أيضاً، فهو نوع من البقر''۔(۱)

اور گائے بھینس کو بھی شامل ہے، کیونکہ وہ گائے کی ایک قسم ہے۔

(۳۰) شیخ ابو مالک کمال بن السید سالم فرماتے ہیں:

''إن الجاموس صنف من البقر بالإجماع''۔(۲)

بھینس بالاجماع گائے کی ایک قسم ہے۔

یہ بطور مثال علماء امت کی چند تصریحات ہیں، ورنہ اس قسم کی تصریحات وتوضیحات بے شمار ہیں۔

❁ ❁ ❁

(۱) الفقہ المیسر فی ضوء الکتاب والسنۃ (1 / 134)۔

(۲) صحیح فقہ السنۃ وأدلتہ وتوضیح مذاہب الأئمۃ (2 / 35)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل:

بھینس کی قربانی کے جواز پر اہل علم کے اقوال

بھینس کے گائے کی جنس سے اور اس کی نوع ہونے کے ساتھ ساتھ، علماء وفقاء امت کی ایک بڑی جماعت نے بھینس کی قربانی کے جواز کی صراحت فرمائی ہے، بطور مثال چند اقوال حسب ذیل ہیں:

(۱) علامہ مرغینانی فرماتے ہیں:

''وَيَدْخُلُ فِي الْبَقَرِ الْجَامُوسُ لِأَنَّهُ مِنْ جِنْسِهِ''۔(۱)

گائے میں بھینس بھی داخل ہے، کیونکہ وہ اس کی جنس سے ہے۔

(۲) علامہ احمد بن محمد حلبی فرماتے ہیں:

''الجاموس يجوز فِي الضَّحَايَا والهدايا اسْتِحْسَانًا ثمَّ الْإِبِل أفضل من الْبَقر ثمَّ الْغنم أفضل من الْمعز''۔(۲)

قربانی اور ہدایا میں بھینس استحساناً جائز ہے، پھر اونٹ گائے سے افضل ہے، پھر مینڈھا بکری سے افضل ہے۔

---

(۱) الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی (4/359)، نیز دیکھے: العنایہ شرح الہدایہ (9/517)۔

(۲) لسان الحکام (ص:386)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) علامہ ابن النجیم حنفی فرماتے ہیں:

’’(والجاموس) معرب كواميش (كالبقر) في الزكاة والأضحية والربا لأن اسم البقر يتناولها‘‘۔(۱)

گاؤمیش کا معرب جاموس (بھینس) زکاۃ، قربانی اور سود میں گائے کی طرح ہے، کیونکہ گائے کا نام اسے شامل ہے۔

(۴) علامہ کمال الدین ابن الہمام فرماتے ہیں:

’’وَالثَّنِيُّ مِنْهَا وَمِنْ الْمَعزِ سَنَةٌ، وَمِنْ الْبَقَرِ ابْنُ سَنَتَيْنِ، وَمِنْ الْإِبِلِ ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ، وَيَدْخُلُ فِي الْبَقَرِ الْجَامُوسُ لِأَنَّهُ مِنْ جِنْسِهِ‘‘۔(۲)

اس کا اور بکرے کا ثنی ایک سال کا ہوتا ہے، اور گائے کا دو سال کا، اور اونٹ کا پانچ سال کا، اور گائے میں بھینس بھی داخل ہے، کیونکہ وہ اس کی جنس سے ہے۔

(۵) علامہ ابوبکر زبیدی یمنی فرماتے ہیں:

’’(وَالْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ سَوَاءٌ) يَعْنِي فِي الزَّكَاةِ وَالْأُضْحِيَّةِ وَاعْتِبَارِ الرِّبَا‘‘۔(۳)

بھینسیں اور گائیں یکساں ہیں، یعنی زکاۃ، قربانی اور سود کے اعتبار میں۔

(۶) حافظ الاندلس علامہ ابن البر قرطبی فرماتے ہیں:

’’جُمْلَةُ مَذْهَبِ مَالِكٍ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ الْأَزْوَاجَ الثَّمَانِيَةَ وَهِيَ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ

---

(۱) النہر الفائق شرح کنز الدقائق (1/424)۔

(۲) فتح القدیر للکمال ابن الہمام (9/517)۔

(۳) الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری (1/118)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالضَّأْنُ وَالْمَعْزُ وَكَذَلِكَ الْجَوَامِيسُ''۔(۱)

اس باب میں امام مالک کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ آٹھ جوڑے اونٹ، گائے، مینڈھا اور بکرا ہے، اور اسی طرح بھینسیں۔

(۷) علامہ ابوالولید سلیمان بن خلف باجی اندلسی فرماتے ہیں:

'' أَنَّ أَنْوَاعَ الْإِبِلِ كُلَّهَا تُجْزِئُ فِي الْهَدَايَا الْبُخْتُ، وَالنَّجْبُ وَالْعِرَابُ وَسَائِرُ أَنْوَاعِ الْإِبِلِ وَكَذَلِكَ سَائِرُ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ مِنْ الْجَوَامِيسِ وَالْبَقَرِ وَكَذَلِكَ سَائِرُ أَنْوَاعِ الْغَنَمِ مِنْ الضَّأْنِ وَالْمَاعِزِ وَإِنَّمَا تَخْتَلِفُ فِي الْأَسْنَانِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ''۔(۲)

اونٹ کی ساری قسمیں ہدایا (قربانی) میں کفایت کریں گی، بختی، نجائب، عراب اور دیگر قسمیں، اسی طرح گائے کی ساری قسمیں؛ بھینسیں اور عام گائیں، اسی طرح بکرے کی ساری قسمیں؛ مینڈھا اور بال والی بکری، یہ صرف عمروں میں مختلف ہیں، واللہ اعلم۔

(۸) علامہ محمد عربی قروی لکھتے ہیں:

س: من أي الْأَصْنَاف تخرج الْأُضْحِية.

ج: تخرج الْأُضْحِية من الْغنم ضَأْن أَو معز؛ وَمن الْبَقر وَمن الْإِبِل ويشمل الْبَقر الجواميس وتشمل الْإِبِل البخت''۔(۳)

سوال: مویشیوں کی کن قسموں سے قربانی کی جائے گی۔

---

(۱) التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید (4/ 329)۔

(۲) المنتقی شرح الموطا (2/ 310)۔

(۳) الخلاصۃ الفقہیۃ علی مذہب السادۃ المالکیۃ (ص:262)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: قربانی بکرے کی کی جائے گی، خواہ مینڈھا ہو یا بال والا بکرا؛ اسی طرح گائے اور اونٹ سے کی جائے گی، اور گائے بھینس کو شامل ہے، اور اونٹ بختی کو۔

(۹) امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے لیث بن ابی سلیم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''الْجَامُوسُ وَالْبُخْتِيُّ مِنَ الأَزْوَاجِ الثَّمَانِيَةِ''۔ (۱)

جاموس (بھینس) اور بختی (خراسانی اونٹ) نر و مادہ آٹھ قسموں میں سے ہیں۔

(۱۰) محمد احمد ہاشمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''الجواميس في الأضاحي كالبقر''۔ (۲)

بھینسیں قربانی میں گائے کی طرح ہیں۔

(۱۱) امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ نے بھی بھینس کی قربانی اور سات کی طرف سے کفایت پر موافقت فرمائی ہے:

امام اسحاق بن منصور الکوسج فرماتے ہیں:

''الجواميس تجزئ عن سبعة؟ قال: لا أعرف خلاف هذا''۔ (۳)

سوال: کیا بھینسوں کی قربانی میں سات لوگ شریک ہو سکتے ہیں؟ جواب: (امام احمد نے فرمایا) میں اس کے خلاف نہیں جانتا۔

اسی طرح فرماتے ہیں:

---

(۱) تفسیر ابن أبي حاتم تحقیق اسعد محمد طیب 5/1403، رقم: 7990۔ (نیز دیکھئے: کتاب کا ص 44)۔

(۲) الارشاد إلى سبیل الرشاد ص: 372۔

(۳) مسائل الامام أحمد وإسحاق بن راہویہ 8/ 4027، نیز دیکھئے: 8/ 4045، نیز علی رضی اللہ عنہ کا قول ملاحظہ فرمائیں: الفردوس بماثور الخطاب، از دیلمی 2/ 124، اثر 2650۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”قال سفیان: ... والجوامیس تجزئ عن سبعة؟ قال أحمد: کما قال. قال إسحاق: کما قال“۔(۱)

سفیان ثوری کہتے ہیں: ... بھینسیں سات لوگوں کی طرف سے کافی ہیں؟ (کیا صحیح ہے؟) امام احمد نے کہا: جو انہوں نے کہا وہی ہے۔ اور امام اسحاق نے کہا: جیسے انہوں نے کہا ویسے ہی ہے۔

(۱۲) علامہ موسیٰ حجاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”الجوامیس فیهما کالبقر“۔(۲)

ہدی اور قربانی دونوں میں بھینسوں کا حکم گائے جیسا ہی ہے۔

(۱۳) اور اس کی شرح میں علامہ بہوتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”(وَالْجَوَامِيسُ فِيهِمَا) أَيْ: فِي الْهَدْيِ وَالْأُضْحِيَةِ (كَالْبَقَرِ) فِي الْإِجْزَاءِ وَالسِّنِّ، وَإِجْزَاءُ الْوَاحِدَةِ عَنْ سَبْعَةٍ؛ لِأَنَّهَا نَوْعٌ مِنْهَا“۔(۳)

یعنی ھدی اور قربانی دونوں میں کافی ہونے، عمر اور ایک میں سات لوگوں کی شرکت وغیرہ کے اعتبار سے بھینسیں گائے جیسی ہیں، کیونکہ وہ گایوں ہی کی ایک قسم ہیں۔

(۱۴) شیخ عبد العزیز السلمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”الجوامیس في الهدي والأضحية کالبقرة في الإجزاء والسن وإجزاء الواحدة

(۱) مسائل الامام أحمد و إسحاق بن راہویہ (8/4045) مسئلہ نمبر: (2882)۔ نیز دیکھئے: مسئلہ نمبر: (2865)۔

(۲) الاقناع فی فقہ الامام أحمد بن حنبل، 1/402۔

(۳) کشاف القناع عن متن الاقناع، 2/533۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن سبعة؛ لأنها نوع منها''۔(۱)

ھدی اور قربانی دونوں میں کافی ہونے، عمر اور ایک میں سات لوگوں کی شرکت وغیرہ کے اعتبار سے بھینسیں گائے ہی جیسی ہیں، کیونکہ وہ گایوں ہی کی ایک قسم ہیں۔

(۱۵) علامہ احمد بن عبد الرحمن الساعاتی فرماتے ہیں:

''نقل جماعة من العلماء الإجماع على التضحية لا تصح إلا ببهيمة الأنعام، الإبل بجميع أنواعها، والبقر ومثله الجاموس''۔(۲)

علماء کی ایک جماعت نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ قربانی صرف بہیمۃ الانعام کی صحیح ہوگی، اونٹ اپنی تمام قسموں کے ساتھ، اور گائے اور اسی کے مثل بھینس ہے۔

(۱۶) استاذ دکتور وہبہ مصطفی زحیلی فرماتے ہیں:

''نوع الحيوان المضحى به: اتفق العلماء على أن الأضحية لا تصح إلا من نَعم: إبل وبقر (ومنها الجاموس) وغنم (ومنها المعز) بسائر أنواعها''۔(۳)

قربانی کے جانور کی نوعیت: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قربانی صرف انعام ہی کی صحیح ہوگی: یعنی اونٹ، اور گائے، اور بھینس بھی اسی میں سے ہے، اور بکرے کی، بال والی بکری اور اس کی ساری قسمیں بھی اسی میں ہے۔

---

(۱) الأسئلة والأجوبة الفقهية، 3/9۔

(۲) الفتح الربانی لترتیب مسند الامام أحمد بن حنبل الشیبانی (13/76) حاشیہ۔

(۳) الفقہ الاسلامی وأدلتہ للزحیلی (4/2719)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل:

بھینس کی زکاۃ

احکام ومسائل، فقہ وفتاویٰ اور عہد تابعین اور بعد کے ادوار کی تاریخ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعینہ گایوں کی طرح بھینسوں کی زکاۃ بھی فرض رہی ہے اور ادا اور وصول کی جاتی رہی ہے، گائے اور بھینس کا حکم یکساں رہا ہے، دونوں میں کسی مسئلہ میں کوئی تفریق نہیں کی گئی ہے آیئے اس بارے میں سلف کے بعض آثار اور اہل علم کے چند اقوال ملاحظہ کریں:

(۱) حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الجواميس بمنزلة البقر"۔ (۱)

بھینسیں گائے کے درجہ میں ہیں۔

(۲) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے لکھ بھیجا:

"أَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَةُ الْجَوَامِيسِ كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ الْبَقَرِ"۔ (۲)

جیسے گایوں کی زکاۃ لی جاتی ہے بھینسوں کی بھی زکاۃ لی جائے۔

---

(۱) مصنف ابن أبي شيبة - ترقيم عوامة - (7/65)، باب في الجواميس تعد في الصدقة؟ (137) اثر (10848)، والأموال للقاسم بن سلام (2/36، نمبر 993) محقق کتاب ابوانس سید بن رجب فرماتے ہیں: "یہ معلق ہے، امام ابوعبید نے اپنے اور اشعث کے درمیان کا واسطہ نہیں ذکر کیا ہے، اور مجھے نہیں معلوم کہ موصول کس نے روایت کیا ہے"۔

(۲) الأموال للقاسم بن سلام (2/36، نمبر 992) محقق کتاب ابوانس سید بن رجب فرماتے ہیں: "سندا ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن صالح نامی راوی ضعیف ہے، نیز دیکھئے: اموال، از ابن زنجویہ "باب: صدقة الجواميس" (2/851) نمبر 1493۔ نیز امام قاسم بن سلام رحمہ اللہ کا اپنا قول بھی ملاحظہ فرمائیں: الأموال للقاسم بن سلام (2/36)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) یونس بن یزید الایلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَتُحْسَبُ الْجَوَامِيسُ مَعَ الْبَقَرِ"۔[۱]

بھینسوں کو گایوں کے ساتھ شمار کیا جائے گا۔

(۴) امام دار الہجرہ مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ سَوَاءٌ، وَالْبَخَاتِيُّ مِنَ الْإِبِلِ وَعِرَابُهَا سَوَاءٌ"۔[۲]

بھینسیں اور گائیں یکساں ہیں، اور بختی اور عراب اونٹ یکساں ہیں۔

نیز الموطا میں فرماتے ہیں:

"وَكَذٰلِكَ الْبَقَرُ وَالْجَوَامِيسُ، تُجْمَعُ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى رَبِّهِ، وَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ بَقَرٌ كُلُّهَا"۔[۳]

اسی طرح گایوں اور بھینسوں کو اُن کے مالک سے زکاۃ کے لئے اکٹھا کیا جائے گا، اور فرماتے ہیں کہ: درحقیقت یہ تمام گائے ہی ہیں۔

(۵) امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَنُصَدِّقُ الْجَوَامِيسَ مَعَ الْبَقَرِ وَالدِّرْبَانِيَةِ"۔[۴]

اور ہم بھینسوں کی زکاۃ گائے اور دربانیہ کے ساتھ ہی نکالتے ہیں۔

(۶) علامہ ابن حزم رحمہ اللہ اپنی مایہ ناز کتاب "المحلی" میں فرماتے ہیں:

---

(۱) مصنف عبد الرزاق الصنعانی (4/24)، اثر (6851)۔

(۲) الأموال للقاسم بن سلام، (2/36) نمبر (994)، والأموال لابن زنجویہ 2/851/1495۔

(۳) موطا امام مالک تحقیق الأعظمی (2/366) نمبر (895)، نیز دیکھئے: شرح الزرقانی علی الموطا 2/169۔

(۴) الأم للشافعی 2/20۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَسْأَلَةٌ: الْجَوَامِيسُ صِنْفٌ مِنَ الْبَقَرِ يُضَمُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ"۔(۱)

مسئلہ: بھینسیں گائے ہی کی ایک صنف ہیں، زکاۃ کے لئے دونوں کو ملایا جائے گا۔

(۷) نیز بھینسوں میں زکاۃ کی فرضیت کا سبب "قیاس" قرار دینے والوں کی تردید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وهذا شغب فاسد؛ لأن الجواميس نوع من أنواع البقر، وقد جاء النص بإيجاب الزكاة في البقر، والزكاة في الجواميس لأنها بقر؛ واسم البقر يقع عليها ولولا ذلك ما وجدت فيها زكاة"۔(۲)

یہ بہت بری بات ہے؛ کیونکہ بھینسیں گائے کی قسموں میں سے ایک قسم ہیں، اور گائے میں زکاۃ کے وجوب پر نص موجود ہے، اور بھینسوں میں زکاۃ اس لئے ہے کہ وہ گائیں ہیں؛ اور ان پر گائے کا نام طے ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو بھینسوں میں زکاۃ نہ ہوتی۔

(۸) علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مَسْأَلَةٌ: قَالَ: [وَالْجَوَامِيسُ كَغَيْرِهَا مِنَ الْبَقَرِ] لَا خِلَافَ فِي هَذَا نَعْلَمُهُ. ... لِأَنَّ الْجَوَامِيسَ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ، كَمَا أَنَّ الْبَخَاتِيَّ مِنْ أَنْوَاعِ الْإِبِلِ"۔(۳)

مسئلہ: "بھینسیں دیگر گایوں ہی کی طرح ہیں" ہمارے علم کے مطابق اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں... اور اس لئے بھی کہ بھینسیں گائے ہی کی قسم ہیں، جیسے بخاتی اونٹ کی قسم ہے۔

(۹) علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ "الکافی" میں فرماتے ہیں:

---

(۱) المحلی بالآثار، 4/89 نمبر 673۔

(۲) الاحکام فی اصول الأحکام لابن حزم 7/132۔

(۳) المغنی لابن قدامۃ، 2/444 مسئلہ 1711۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"الجواميس نوع من البقر، والبخاتي نوع من الإبل، والضأن والمعز جنس واحد"۔(۱)

بھینسیں گائے کی ایک قسم ہیں، اور بخاتی اونٹ کی ایک قسم ہیں، اور مینڈھا اور بکرا ایک جنس ہیں۔

(۱۰) علامہ محمد الامین شنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَأُلْحِقَ بِالْبَقَرِ الْجَوَامِيسُ، وَالْإِبِلُ تَشْمَلُ الْعِرَابَ وَالْبَخَاتِيَّ"۔(۲)

بھینسوں کو گائے سے ملحق کر دیا گیا ہے، اور اونٹ عربی اور خراسانی دونوں قسم کے اونٹوں کو شامل ہے۔

(۱۱) سعودی عرب کے معروف فقیہ اور مفتی علامہ وفہامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأما البقر أيضاً فتشمل البقر المعتادة، والجواميس"۔(۳)

رہا مسئلہ گائے کا: تو وہ عام گایوں اور بھینسوں دونوں کو شامل ہے۔

(۱۲) بھینسوں میں زکاۃ کے سلسلہ میں علامہ البانی رحمہ اللہ کا فتوی:

علامہ رحمہ اللہ کے شاگرد شیخ حسین بن عودۃ العوایشہ فرماتے ہیں:

"وسئل شيخنا – رحمه الله –: هل في الجاموس زكاة؟ فأجاب: نعم في

(۱) الکافی فی فقہ الامام احمد 1/390۔

(۲) أضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن، 8/271۔

(۳) الشرح الممتع علی زاد المستقنع، 6/49۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجاموس زكاة؛ لأنه نوع من أنواع البقر"۔ (۱)

ہمارے شیخ -علامہ البانی رحمہ اللہ- (۲) سے سوال کیا گیا: کیا بھینس میں زکاۃ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی ہاں بھینس میں زکاۃ ہے؛ کیونکہ وہ گائے کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

(۱۳) شیخ ابو مالک کمال بن السید سالم فرماتے ہیں:

"وهذا العدد يجمع فيه الجاموس إلى البقر، لأن الجاموس صنف من البقر بالإجماع فينضم إليه"۔ (۳)

اور گائے کی اس تعداد میں بھینس کو گائے کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا، کیونکہ بھینس بالاجماع گائے کی قسم ہے، لہٰذا اسے گائے میں ملایا جائے گا۔

الغرض بھینس میں زکاۃ کے وجوب کے سلسلہ میں علماء کی تصریحات شمار سے باہر ہیں۔ (۴)

---

(۱) الموسوعۃ الفقہیۃ المیسرۃ فی فقہ الکتاب والسنۃ المطہرۃ (3/76)۔

(۲) ہمارے شیخ سے مراد علامہ البانی رحمہ اللہ ہیں، جیسا کہ مولف نے مقدمہ میں وضاحت کی ہے، دیکھئے: (الموسوعۃ الفقہیۃ المیسرۃ فی فقہ الکتاب والسنۃ المطہرۃ (1/6)۔

(۳) صحیح فقہ السنۃ وادلتہ وتوضیح مذاہب الائمۃ (2/35)۔

(۴) مزید دیکھئے: منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک (ص: 227)، والہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی (4/359)، وتبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (1/263)، والبنایۃ شرح الہدایۃ (3/324)، و(3/329)، ودرر الحکام شرح غرر الأحکام (1/176)، ومجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر (1/199)، واللباب فی شرح الکتاب (1/142)، والمدونۃ (1/355)، والجامع لمسائل المدونۃ (4/210)، وحاشیۃ العدوی علی کفایۃ الطالب الربانی (1/503)، والحاوی الکبیر (16/108) والمقدمات الممہدات (1/328)، والمعونۃ علی مذہب عالم المدینۃ (ص: 392)، وشرح ابن ناجی التنوخی علی متن الرسالۃ (1/324)، وفقہ العبادات علی المذہب المالکی (ص: 273)، والخلاصۃ الفقہیۃ علی مذہب السادۃ المالکیۃ (ص: 184)، وخلاصۃ الجواہر الزکیۃ فی فقہ المالکیۃ (ص: 39)، وبحر المذہب للرویانی (11/128)، والہدایۃ علی مذہب الامام احمد ص: 126، و، والتفسیر الحدیث (9/478)، ومختصر الخرقی ص: 42، وموسوعۃ الفقہ الاسلامی (3/40)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل:

بھینس اور گائے کے حکم کی یکسانیت پر اجماع

بہت سے علماء نے بھینس کے گائے کی قسم ہونے پر اجماع نقل فرمایا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(۱) امام ابن المنذر فرماتے ہیں:

"أجمعوا على أن حكم الجواميس حكم البقر"۔(۱)

اہل علم کا اجماع ہے کہ بھینسوں کا حکم گائے کا حکم ہے۔

(۲) نیز فرماتے ہیں:

"أَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى هَذَا، وَلِأَنَّ الْجَوَامِيسَ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ، كَمَا أَنَّ الْبَخَاتِيَّ مِنْ أَنْوَاعِ الْإِبِلِ"۔(۲)

اس بات پر ان تمام اہل علم کا اجماع ہے جن سے علم حاصل کیا جاتا ہے، اور اس لئے بھی کہ بھینس گائے کی قسموں میں سے ہے، جیسے بخاتی اونٹ کی قسموں میں سے ہے۔

(۳) علامہ علی بن محمد ابن القطان الفاسی فرماتے ہیں:

"وأجمعوا أن الجواميس بمنزلة البقر، وأن اسم البقر واقع عليها"(۳)

---

(۱) الاجماع لابن المنذر ص:45 نمبر 91۔

(۲) المغنی لابن قدامۃ 2/444۔

(۳) الاقناع فی مسائل الاجماع (1/205/1147)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس بات پر اجماع ہے کہ بھینسیں گایوں کے درجہ میں ہیں، اور گائے کا نام اس پر واقع ہے۔

(۴) نیز امام ابن المنذر "الاشراف علی مذاہب العلماء" میں لکھتے ہیں:

"وأجمع كل من نحفظ عنه من أهل العلم على أن الجواميس بمنزلة البقر، كذلك قال الحسن البصري، والزهري، ومالك، والثوري، وإسحاق، والشافعي، وأصحاب الرأي، وكذلك نقول"۔[۱]

تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ بھینسیں گائے کے درجہ میں ہیں، یہی بات حسن بصری، زہری، مالک، ثوری، اسحاق، شافعی اور اصحاب الرأی نے کہی ہے، اور یہی ہم بھی کہتے ہیں۔

(۵) علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(وَالْجَوَامِيسُ كَغَيْرِهَا مِنْ الْبَقَرِ) لَا خِلَافَ فِي هَذَا نَعْلَمُهُ"۔[۲]

بھینسیں دیگر گایوں ہی کی طرح ہیں، ہم اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں جانتے۔

(۶) علامہ یحیی بن ہبیرہ شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَاتَّفَقُوا على أن الجاموس وَالْبَقر فِي ذَلِك سَوَاء"۔[۳]

اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس میں بھینس اور گائے دونوں یکساں ہیں۔

(۷) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(۱) الاشراف علی مذاہب العلماء لابن المنذر (3/12/929)۔

(۲) المغنی لابن قدامہ 2/444۔

(۳) اختلاف الأئمۃ العلماء 1/196۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”الْجَوَامِيسُ بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ حَكَى ابْنُ الْمُنْذِرِ فِيهِ الْإِجْمَاعَ“۔(۱)

بھینسیں گایوں ہی کے درجہ میں ہیں، امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل فرمایا ہے۔

(۸) دکتور وہبہ مصطفی زحیلی فرماتے ہیں:

”ولا خلاف في أن الجواميس والبقر سواء لاتحاد الجنسية، إذ هو نوع منه“(۲)

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ بھینسیں اور گائیں جنس ایک ہونے کے سبب' یکساں ہیں، کیونکہ بھینس گائے کی ایک نوع ہے۔

(۹) شیخ محمد بن عبدالعزیز السدیس لکھتے ہیں:

”وأجمعوا على أن حكم الجواميس حكم البقر“۔(۳)

اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینسوں کا حکم گائے کا حکم ہے۔

(۱۰) فقہ انسائیکلوپیڈیا، کویت میں ہے:

”الشَّرْطُ الأول: وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْمَذَاهِبِ: أَنْ تَكُونَ مِنَ الأَنْعَامِ، وَهِيَ الْإِبِلُ عِرَابًا كَانَتْ أَوْ بَخَاتِيَّ، وَالْبَقَرَةُ الْأَهْلِيَّةُ وَمِنْهَا الْجَوَامِيس“۔(۴)

پہلی شرط: اور یہ تمام مذاہب میں متفق علیہ ہے: کہ قربانی کا جانور انعام میں سے ہونا چاہیے، یعنی اونٹ خواہ عربی ہو یا بخاتی، اور گھریلو گائیں اور اسی میں بھینس بھی ہے۔

---

(۱) مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ 25/37۔

(۲) الفقہ الاسلامی وادلتہ للزحیلی (3/1926)۔

(۳) إجابة السؤال في زكاة الأموال (ص:301)۔

(۴) الموسوعة الفقهية الكويتية 5/81۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں فصل:

اسلامی تاریخ میں بھینس کا ذکر

اس میں کوئی شک نہیں کہ عہد رسول ﷺ میں بھینس کا ذکر نہیں ملتا کیونکہ اس وقت تک بھینس وہاں متعارف ہی نہ ہوئی تھی، البتہ دوسرے ممالک اور علاقوں میں بھینس کی نسل پائی جاتی تھی، جیسے افریقہ، ایشیاء اور مصر وغیرہ، چنانچہ ڈاکٹر عبدالغنی ابوالعزم فرماتے ہیں:

"جَامُوسٌ، ةٌ ج: جَوَامِيسُ: ... مِنْ كِبَارِ الْبَقَرِ، وَهُوَأَنْوَاعٌ : دَاجِنٌ وَوَحْشِيٌّ، يُوجَدُ بِإِفْرِيقِيَا وَاسْيَا"۔(۱)

جاموس، جاموسہ: جس کی جمع جوامیس آتی ہے۔۔۔ یہ بڑی گایوں میں سے ہیں، اور اس کی کئی قسمیں ہیں: گھریلو اور وحشی، یہ افریقہ اور ایشا میں پائی جاتی ہیں۔

علامہ محمد بن عبدالحق یفرنی لکھتے ہیں:

"وأما "الجواميس" فإنها نوع من البقر في ناحية مصر تعوم في النيل، وتخرج إلى البر، ولكل بقرة منها قرن واحد، والواحد منها: جاموس"۔(۲)

رہیں بھینسیں: تو وہ گائے کی ایک قسم ہیں، جو مصر کے علاقوں میں پائی جاتی ہیں، نیل میں تیرتی گھومتی رہتی ہیں، اور باہر خشکی میں بھی نکلتی ہیں، اور ان میں سے ہر گائے کو ایک سینگ (کوہان) ہوتی ہے اور اس کا واحد جاموس کہلاتا ہے۔

---

(۱) معجم الغنی الزاہر، ڈاکٹر عبدالغنی ابوالعزم، ناشر مؤسسة الغنی للنشر، دیکھئے: مادہ نمبر 9119۔

(۲) الاقتضاب فی غریب الموطا واعرابہ علی الأبواب (1/ 295)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن کتب تاریخ وسیر کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد صحابہ کے بعد کے ادوار میں بھینس کا وجود کسی نہ کسی طرح رہا ہے، ہمارے اسلاف اس سے متعارف ہوئے اور گائے بیل کی طرح ہزاروں کی تعداد میں اسے پالا(۱)، قربانی کی، اور دیگر بہت سے کاموں میں استعمال کیا مثلاً، اس کا دودھ پیا، اس سے تشنج وغیرہ امراض کا علاج کیا، تحفے دیئے، اس کی طاقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے درندوں کو بھگانے کے لئے راستوں اور جنگلات میں بڑی تعداد میں چھوڑا وغیرہ، ذیل میں اسلامی تاریخ کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) علی رضی اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"الجاموس تجزي عَن سَبْعَة فِي الأُضْحِيَة"۔(۲)

---

(۱) چنانچہ عمر رضا کحالہ دمشقی رحمہ اللہ نے معجم قبائل العرب میں لکھا ہے کہ ملک شام کے علاقہ بلقاء کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کا نام "الجاموس" ہے، اس قبیلہ کے جد اعلیٰ کا اصلی نام احمد ہے، انہوں نے جولان سے بلقاء ہجرت کی، چونکہ وہ "بقر الجوامیس" (بھینسوں) کے بہت بڑے ریوڑ کے مالک تھے، اس لئے ان کا نام ہی جاموس پڑگیا اور ان کی ذریت کو جوامیس کے نام سے یاد کیا گیا، ان کے مکانات طبربور کے علاقہ میں آج بھی موجود ہیں۔ دیکھئے: معجم قبائل العرب القدیمۃ والحدیثۃ (1/220)۔

(۲) الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی (2/124، نمبر 2650)، اس روایت کو صاحب المرعاۃ شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے بھی دوران کلام نقل فرمایا ہے، مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح (5/81)۔

معروف داعی ومصنف شیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ اس حدیث پر تعلیقاً لکھتے ہیں: "یہ حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسے شیرویہ بن شہردار دیلمی نے "الفردوس" (۲/۴۷۲) میں ذکر کیا ہے۔ دیلمی نے اس کتاب میں احادیث کو بلا اسناد ذکر کیا تھا، بعد میں ان کے بیٹے شہردار بن شیرویہ نے "مسند الفردوس" میں اس کی بیشتر احادیث کو بالاسناد روایت کیا اور اس میں کچھ احادیث کا اضافہ بھی کیا مگر اس کا تقریباً حصہ مفقود ہے اس لئے اس حدیث کی سند کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ مگر اس کے ضعیف ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کو ذکر کرنے میں دیلمی منفرد ہیں واضح رہے کہ "الفردوس" کی سب روایات ضعیف اور غیر معتبر نہیں ہیں بلکہ اس میں صحیح احادیث بھی ہیں"۔ [دیکھئے: سوئے حرم ص 404]۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھینس کی قربانی سات لوگوں کی طرف سے کافی ہوگی۔

(۲) پچھلے صفحات میں تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد کے ائمہ: حسن بصری، خلیفہ عمر بن عبدالعزیز، ابوعبید قاسم بن سلام، اسی طرح امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور سفیان بن سعید ثوری رحمہم اللہ کا تذکرہ آچکا ہے کہ انہوں نے بھینسوں میں گائے کے نصاب کے مطابق زکاۃ واجب قرار دیا ہے۔

(۳) ابونعمان انطاکی فرماتے ہیں: کہ انطاکیہ اور مصیصہ کا درمیانی راستہ شیر وغیرہ درندوں کی آماجگاہ تھا، لوگوں کا وہاں سے گزرنا محال تھا، چنانچہ ولید بن عبدالملک نے خلیفہ معتصم باللہ سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے چار ہزار بھینس اور بھینسے اس طرف بھیجے، جس سے اللہ نے یہ مسئلہ حل کردیا اور وہاں سے درندے ختم ہوگئے۔

نیز سندھ میں حجاج بن یوسف کے گورنر محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے سندھ سے کئی ہزار بھینسیں بھیجیں، جن میں سے چار ہزار بھینسیں حجاج بن یوسف نے ولید کی خدمت میں بھیجا اور بقیہ بھینسوں کو کسکر کے جنگلات میں چھوڑ دیا۔ نیز یزید بن عبدالملک نے بھی چار ہزار بھینسیں مصیصہ کے لئے بھیجیں، چنانچہ مجموعی طور پر مصیصہ میں آٹھ ہزار بھینسیں روانہ کی گئیں۔ (۱)

(۴) اموی خلافت کے زوال وانحطاط کے اسباب کے ضمن میں ایک سبب بیان کرتے ہوئے علی محمد محمد صلابی لکھتے ہیں:

اس دور میں حیوانات اور مویشیوں کی پیداوار بہت کم ہوگئی تھی، بالخصوص کاشت کے جانور،

---

(۱) فتوح البلدان (ص:168)، وبغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (1 / 159) والخراج وصناعۃ الکتابۃ، از قدامہ بن جعفر بغدادی، (ص:309)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے سبب والی عراق کو حالات سے نمٹنے کے لئے مجبوراً یہ حکم صادر کرنا پڑا کہ گائیں ذبح نہ کی جائیں، ساتھ ہی والی عراق نے اقلیم سندھ سے بڑی تعداد میں بھینسیں منگوایا، تا کہ کاشت کے جانوروں کی قلت پر قابو پایا جاسکے۔

اسی طرح خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور میں کچھ ایسی کارروائیاں بھی کی گئیں جن سے علاقہ میں کاشتکاری کی مشکلات میں آسانی پیدا ہو سکے، مثلاً حجاج بن یوسف نے ملک سندھ سے کاشتکاروں کی ایک تعداد کو ان کے گھر بار اور بھینسوں سمیت اپنے ملک منتقل کرلیا اور انہیں ایک بنجر اور ویران سرزمین میں بسا دیا، جسے انہوں نے آباد کر دیا۔ (۱)

(۵) عبید اللہ بن ابو بکرہ رحمہ اللہ (۲) نہایت سخی اور فیاض شخص تھے، اپنے گھر کے چاروں سمت دائیں بائیں اور آگے پیچھے چالیس چالیس پڑوسیوں پر پورے سال بہت خرچ کرتے تھے، اور عید کی مناسبتوں پر تحفے تحائف، کپڑے اور قربانی کے جانور دیتے، غریبوں کی شادیاں کراتے، مہر بین تک ادا کرتے، اور سال بھر کے علاوہ ہر عید کے موقع پر سو غلام آزاد کرتے تھے۔

(۱) دیکھئے: الدولۃ الأمویۃ عوامل الازدہار وتداعیات الانہیار (1/ 689)۔

(۲) عبید اللہ بن ابی بکرہ کی پیدائش سنہ ۱۴ھ میں اور وفات سنہ ۹۷ھ میں ہوئی، دیکھئے: سیر أعلام النبلاء ط الرسالۃ (4/ 138، نمبر 44)۔ اور واضح رہے بعض روایتوں میں یہ واقعہ عبید اللہ کے بھائی عبد الرحمن بن ابو بکرہ کے حوالے سے منقول ہے، جس میں صراحت ہے کہ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ان کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ میرے قبیلے کے ایک شخص کو فلاں بیماری لگ گئی ہے۔ عبد الرحمن کی پیدائش سنہ ۱۴ھ میں اور وفات سنہ 99ھ میں ہوئی۔ (دیکھئے: سیر أعلام النبلاء، طبع الرسالۃ (4/ 411، نمبر 161، جبکہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی پیدائش سنہ ۲۰ھ میں اور وفات سنہ ۱۱۰ھ میں ہوئی، دیکھئے: سیر أعلام النبلاء ط الرسالۃ (4/ 606، نمبر 246)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو محروم کے واسطے سے اصمعی بیان کرتے ہیں کہ عتیک کے ایک خوبرو شخص کو تشنج کی بیماری لگ گئی، تو ان کی قوم کے کچھ لوگ عبید اللہ بن ابو بکرہ رحمہ اللہ کے پاس آئے اور ان سے کہا ہمارے ایک ساتھی کو تشنج کی بیماری ہوگئی ہے، اور کسی حکیم نے اس کے لئے انہیں کچھ دن مسلسل بھینس کا دودھ پینے کا علاج تجویز کیا ہے، اور ہمیں معلوم ہوا کہ آپ کے پاس بھینسیں ہیں، تو انہوں نے اپنے وکیل لطف سے پوچھا کہ اپنے پاس کتنی بھینسیں ہیں؟ کہا: تین سو، انہوں نے کہا یہ ساری بھینسیں انہیں دیدو! انہوں نے عرض کیا: ہم اتنی بھینسیں کیا کریں گے، ہمیں تو بس ایک بھینس بطور عاریہ چاہئے جسے ہم علاج کے بعد واپس لوٹا دیں گے، انہوں نے کہا: ہم بھینسیں ادھار نہیں دیتے، بلکہ یہ ساری بھینسیں تمہارے مریض کے لئے ہدیہ ہیں۔ (۱)

(۶) ملک شام میں بھینسوں کی آمد:

مشہور مورخ حسین بن علی مسعودی ملک شام میں بھینسوں کی آمد کے بارے میں دو تاریخیں بتائی ہیں:

۱۔ سب سے پہلے یزید بن عبد الملک کے دور خلافت (101-105ھ) میں بھینسیں ملک شام اور شام کے ساحلوں پر آئیں، اور یہ بھینسیں دراصل آل مہلب کی تھیں جو بصرہ، بطائح اور طفوف وغیرہ میں رہا کرتی تھیں، لیکن جب یزید نے ابن مہلب کو قتل کر دیا تو بہت ساری بھینسوں کو اپنے علاقوں میں منتقل کرلیا۔

---

(۱) تاریخ دمشق لابن عساکر (36/13)، و(38/138) ومختصر تاریخ دمشق (15/62)، و(16/8)، وسیر أعلام النبلاء، للذہبی، طبع الرسالۃ، 4/138، و319، و411، وتاریخ الاسلام تحقیق تدمری (6/410)، وأنساب الأشراف للبلاذری (1/499)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ دوسری رائے یہ ہے کہ بھینسیں سب سے پہلے معتصم کے دور خلافت (218-227ھ) میں ملک شام میں آئیں، جب معتصم نے زط پر قابض ہو کر انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا اور خراسان اور عین زربہ کے راستے سے خانقین اور جلولاء وغیرہ میں بسا دیا، اس وقت سے بھینسیں ملک شام میں داخل ہوئیں، اس سے پہلے وہاں بھینسیں معروف نہ تھیں۔ (۱)

(۷) ملک یمن میں بھینسوں کی قدیم آمد:

استاذ حسن عبداللہ قرشی اپنے مقالے میں لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اسلام سے پہلے عرب ممالک پر یمامہ وغیرہ کے علاقوں میں شاداب زمین اور کشادہ چراگاہوں کا انعام فرمایا تھا، چنانچہ جرمنی سیاح شونیفرت نے ملاحظہ کیا ہے کہ گندم، جو، بھینس، بکریاں، مینڈھے اور ان کے علاوہ دیگر مویشی یمن اور قدیم عرب علاقوں میں اپنی حالت میں اس وقت پائے گئے، جب مصر اور عراق میں مانوس نہ تھے۔ (۲)

(۸) بشر یا بشیر طبری یا طبرانی کے پاس تقریباً چار سو بھینسیں تھیں، رومیوں نے ان کی بھینسوں پر شبخون مارا اور ہانک لے گئے، ان کے غلاموں نے انہیں اس کی اطلاع دی، اور کہا: بھینسیں چلی گئیں، تو انہوں نے کہا: جاؤ تم سب بھی اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہو، ان غلاموں کی قیمت ایک ہزار دینار تھی! یہ سن کر ان کے بیٹے نے کہا: ابا! آپ نے تو ہمیں فقیر اور قلاش بنا دیا! انہوں نے کہا: بیٹے چپ رہو، اللہ نے مجھے آزمایا تو میں نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں مزید

(۱) دیکھئے: التنبیہ والاشراف، از حسین مسعودی (1/307)، نیز دیکھئے: کناشۃ النوادر (ص:66)۔

(۲) دیکھئے: مجلۃ مجمع اللغۃ العربیۃ بالقاہرۃ، شمارہ 96، مقالہ: "التاثیر المتبادل بین الثقافۃ العربیۃ والأجنبیۃ"، از استاذ حسن عبداللہ القرشی)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی دوں اور اس کا شکر بجا لاؤں۔ (۱)

(۹) سنہ ۲۷۰ھ میں احمد بن طولون رحمہ اللہ کی وفات ہوئی، ہوا یہ کہ وہ مصر و شام سے طرطوس تشریف لے گئے، اور جب واپسی میں انطاکیہ پہنچے تو انہیں بھینس کا دودھ پیش کیا گیا، انہوں نے زیادہ مقدار میں دودھ پی لیا، جس سے ان کا پیٹ پھول گیا اور سخت بدہضمی ہوگئی، جس سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ آپ کی امارت تقریباً چھبیس سال رہی اور وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے خمارویہ نے منصب امارت سنبھالا۔ (۲)

(۱۰) استاذ لبیب سید اسلامی نظام میں درآمد و برآمد کے عنوان سے اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں:

اسلامی نظام میں مویشیوں کی درآمد و برآمد کا سلسلہ قدیم ہے، چنانچہ مصر قربانی کرنے کے لئے بہت سارے مویشی برقہ سے درآمد کرتا تھا، جیسا کہ یہ سلسلہ آج بھی ہے۔ اور عراق گھوڑے عرب ممالک بالخصوص سرزمین حسا سے درآمد کرتا تھا، اسی طرح چوتھی صدی ہجری میں بھینس ہندوستان سے درآمد کرتا تھا۔ (۳)

(۱۱) عمر بن احمد ابن العدیم رحمہ اللہ نے حلب میں سعد الدولہ حمدانی کے دور حکومت

---

(۱) دیکھئے: شعب الایمان (12 / 407) نمبر (9649) حلیۃ الأولیاء (10 / 130)، والوافی بالوفیات (10 / 99)، والرضا عن اللہ بقضائہ لابن أبی الدنیا (ص: 55 / 19)، وصفۃ الصفوۃ (2 / 388 / 762)، وربیع الأبرار ونصوص الأخیار (3 / 103 / 65)، والتذکرۃ الحمدونیۃ (4 / 323 / 796)، وحیاۃ السلف بین القول والعمل (ص: 281)، وأصول الوصول إلی اللہ تعالی (ص: 188)۔

(۲) دیکھئے: المختصر فی أخبار البشر (2 / 53)، نیز دیکھئے: تاریخ ابن الوردی (1 / 231)۔

(۳) دیکھئے: مجلۃ الرسالۃ (شمارہ 757، ص 76 / بتاریخ: 05 - 01 - 1948 مقالہ: "الاستیراد والتصدیر فی النظم الاسلامیۃ"، از استاذ لبیب السعید)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(356ھ تا 381ھ) کے بارے میں لکھا ہے: اگر کوئی رومی اسلامی حکومت میں داخل ہو جاتا تھا تو اسے اپنی ضرورت سے منع نہیں کیا جا سکتا تھا، اور اگر اسلامی ملک سے کوئی بھینس ملک روم میں چلی جاتی تھی تو اسے ضبط کر لیا جاتا تھا۔ (۱)

(۱۲) عمر بن احمد ابن العدیم رحمہ اللہ ہی نے پانچویں صدی ہجری میں لکھا ہے کہ حلب میں ایک اتنی بڑی وباء پھیلی کہ سنہ 457ھ کے صرف ماہ رجب میں چار ہزار لوگوں کی موت ہوگئی، جب کہ دیگر مہینوں کے اموات اس کے علاوہ ہیں۔

اور اسی سال ترکیوں کا ایک بہت بڑا جتھا نکلا، ان میں سے کچھ تو دلوک میں رک گئے اور اور ایک ہزار کے قریب لوگ آگے بڑھے، اور انہوں نے شہر انطاکیہ کو پورے طور پر لوٹ لیا، اور تقریباً چالیس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ بھینسیں لے کر چلے گئے، یہاں تک کہ بھینس ایک دینار میں بک رہی تھی، اور زیادہ سے زیادہ دو تین دینار میں۔ اور گائیں، بکریاں، گدھے اور لونڈیاں اتنی زیادہ تھیں کہ شمار نہ ہو سکیں، لونڈی دو دینار میں فروخت ہو رہی تھی اور بچے تو گھوڑے کی نعل کی بندھن کے عوض بک رہے تھے۔ (۲)

(۱۳) شاہ افضل کی وفات سنہ ۵۱۵ھ میں ہوئی، انہوں نے اپنے موت کے بعد بڑی دولت چھوڑی، جس میں کروڑوں دینار و درہم، کئی ہزار ریشمی جوڑے، اور پانچ سو صندوق بھر ذاتی کپڑے تھے، غلام، گھوڑے، خچر اور خوشبو وغیرہ اتنی تھی کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے، اور بھینسیں، گائیں اور بکریاں اتنی زیادہ مقدار میں تھیں کہ بتانے میں شرم آئے، ان جانوروں

---

(۱) دیکھیے: زبدۃ الحلب فی تاریخ حلب، ص:(97)۔

(۲) دیکھیے: زبدۃ الحلب فی تاریخ حلب (ص:170)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دودھ کی آمدنی صرف افضل کی وفات کے سال تیس ہزار دینار تھی۔ (۱)

(۱۴) علامہ زین الدین ابن شاہین حنفی ظاہری سنہ 890ھ کے حوادث میں لکھتے ہیں:

ذی القعدہ سنہ 890ھ میں گائے، بھینس اور اونٹوں کی بہت بڑی تعداد موت کے گھاٹ اتر گئی، ایسا محسوس ہوا کہ گویا ان میں کوئی وباء داخل ہوگئی ہے، بالخصوص بھینسیں۔ (۲)

(۱۵) علامہ عبدالرحمن جبرتی رحمہ اللہ نے (سنہ ۱۱۸۸ھ) میں ایک نیک خاتون کی سیرت کے ضمن میں لکھا ہے کہ وہ: رمضان کی ہر شب دو پیالہ ثرید فقہاء، ایتام اور فقراء ومساکین کو بھیجا کرتی ہیں اور عید الاضحیٰ میں انہیں تین بھینسیں دیتی تھیں۔ (۳)

اور (سنہ ۱۲۲۵ھ) میں لکھا ہے کہ حاکم وقت عید الاضحیٰ کے دن مسجد کے مدرس اور طلبہ کے لئے بھینسیں اور مینڈھے خریدتا تھا، اور انہیں ذبح کر کے فقراء اور ملازمین میں تقسیم کرتا تھا۔ (۴)

خلاصۂ کلام اینکہ اسلام اور اسلامی ممالک کی تاریخ کے کم وبیش ہر دور میں بھینسوں کا ذکر اور اس کے پالنے پوسنے اور اس سے مختلف انداز سے استفادہ کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ واللہ اعلم

(۱) دیکھئے: تاریخ الاسلام تحقیق تدمری، 35/385-387 نمبر 92، ووفیات الأعیان، 2/451۔

(۲) دیکھئے: نیل الأمل فی ذیل الدول (7/431)۔

(۳) تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والأخبار (1/612)۔

(۴) تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والأخبار (4/265)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں فصل:

بھینس کی قربانی سے متعلق علماء کے فتاوے

سابقہ دلائل، استدلالات اور تمام تر تفصیلات کی روشنی میں اہل علم نے بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے، اور جواز کے فتاوے صادر کیے ہیں، اہل علم کے چند فتاوے ملاحظہ فرمائیں:

اولاً: علماء عرب کے فتاوے:

(۱) امام احمد و اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ کا فتویٰ:

امام اسحاق بن منصور الکوسج نے امام احمد سے سوال کیا:

''الجواميس تجزئ عن سبعة؟ قال: لا أعرف خلاف هذا''۔(۱)

سوال: کیا بھینسوں کی قربانی میں سات لوگ شریک ہو سکتے ہیں؟ جواب: (امام احمد نے فرمایا) میں اس کے خلاف نہیں جانتا۔

اسی طرح سوال کرتے ہیں:

''قال سفيان: ... والجواميس تجزئ عن سبعة؟ قال أحمد: كما قال. قال إسحاق: كما قال''۔(۲)

(۱) مسائل الامام احمد و اسحاق بن راہویہ، 8/4027، نیز دیکھئے: 8/4045۔

(۲) مسائل الامام احمد و اسحاق بن راہویہ (8/4045) مسئلہ نمبر: (2882)، نیز دیکھئے: مسئلہ نمبر: (2865)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفیان ثوری کہتے ہیں: ۔۔۔ بھینسیں سات لوگوں کی طرف سے کافی ہیں؟ (کیا یہ صحیح ہے؟) امام احمد نے کہا: جوانہوں نے کہا وہی ہے۔ اور امام اسحاق نے کہا: جیسے انہوں نے کہا ویسے ہی ہے۔

(۲) امام ابوزکریا نووی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

امام نووی رحمہ اللہ بھینس کی قربانی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"شَرْطُ الْمُجْزِئِ فِي الْأُضْحِيَّةِ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْأَنْعَامِ وَهِيَ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ سَوَاءٌ فِي ذَلِكَ جَمِيعُ أَنْوَاعِ الْإِبِلِ مِنَ الْبَخَاتِيِّ وَالْعِرَابِ وَجَمِيعِ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ مِنَ الْجَوَامِيسِ وَالْعِرَابِ والدربانية ..."۔(۱)

قربانی ادا ہونے کی شرط یہ ہے کہ جانور بہیمۃ الانعام میں سے ہو، یعنی: اونٹ، گائے اور بکرا، اور اس میں بخاتی اور عراب وغیرہ اونٹ کی تمام قسمیں برابر ہیں، اور بھینس، دربانیہ اور عراب وغیرہ گائے کی تمام قسمیں برابر ہیں۔۔۔

(۳) علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ:

س: سئل فضيلة الشيخ- رحمه الله-: يختلف الجاموس عن البقر في كثير من الصفات كاختلاف الماعز عن الضأن، وقد فصل الله في سورة الأنعام بين الضأن والماعز، ولم يفصل بين الجاموس والبقر، فهل يدخل في ضمن الأزواج الثمانية فيجوز الأضحية بها أم لا يجوز؟

---

(۱) المجموع شرح المہذب (393/8)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فأجاب بقوله: الجاموس نوع من البقر، والله عز وجل ذكر في القران المعروف عند العرب الذين يحرّمون ما يريدون، ويبيحون ما يريدون، والجاموس ليس معروفًا عند العرب"۔(۱)

سوال: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: بھینس بہت سے اوصاف میں گائے سے مختلف ہے، جیسے بکرا مینڈھے سے مختلف ہوتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں مینڈھے اور بکرے کو تو الگ الگ بیان کیا ہے، لیکن بھینس اور گائے کو الگ نہیں کیا ہے، تو کیا بھینس نر و مادہ آٹھ قسموں کے ضمن میں داخل ہوگی اور اس کی قربانی بھی جائز ہوگی یا نہیں؟

جواب: آپ نے فرمایا: بھینس گائے ہی کی ایک قسم ہے، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صرف ان مویشیوں کو بیان کیا ہے جو عربوں کے یہاں معروف تھے، جنہیں وہ اپنی چاہت کے مطابق حرام ٹھہراتے تھے اور اپنی خواہش کے مطابق مباح اور جائز کر لیتے تھے، اور بھینس اہل عرب کے یہاں معروف نہ تھی۔

(۴) شیخ عبد العزیز محمد السلمان رحمہ اللہ کا فتویٰ:

س: تكلم بوضوح عن أحكام ما يلي: ... الجواميس في الهدي والأضحية، .... اذكر ما تستحضره من دليل أو تعليل.

ج: والجواميس في الهدي والأضحية كالبقرة في الإجزاء والسن وإجزاء الواحدة

---

(۱) دیکھیے: مجموع فتاوی ورسائل العثیمین، (25/34)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن سبعة؛ لأنها نوع منها، والله أعلم۔ (۱)

سوال: حسب ذیل احکام کے سلسلہ میں وضاحت سے بتلائیں: ۔۔۔ ھدی اور قربانی میں بھینس کا کیا حکم ہے؟ جو دلیل یا تعلیل متحضر ہو وہ بھی ذکر کریں۔

جواب: ہدی اور قربانی میں بھینس کا حکم کفایت کرنے، عمر اور ایک میں سات کے شریک ہونے وغیرہ میں گائے کی طرح ہے؛ کیونکہ وہ گائے ہی کی ایک قسم ہے، واللہ اعلم۔

(۵) محدث العصر علامہ عبدالمحسن العباد حفظہ اللہ کا فتوی:

"السؤال: ما حكم الأضحية بالجاموس؟

الجواب: الجاموس من البقر"۔ (۲)

سوال: بھینس کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھینس بھی گائے ہی میں سے ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

"والأضاحي خاصة ببهيمة الأنعام: الإبل والبقر والغنم، والجاموس يعد من فصيلة البقر"۔ (۳)

(۱) الأسئلة والأجوبة الفقهية (3/8-9)۔

(۲) شرح سنن الترمذی، کیسٹ نمبر (172)۔
http://tawheedekhaalis.com/%D8%A8%DA%BE%DB%8C%D9%86%D8%B3-%DA%A9%DB%8C-%D9%82%D8%B1%D8%A8%D8%A7%D9%86%DB%8C-%DA%A9%D8%A7-%D8%B4%D8%B1%D8%B9%DB%8C-%D8%AD%DA%A9%D9%85-%D9%85%D8%AE%D8%AA%D9%84%D9%81-%D8%B9%D9%84%D9%85%D8%A7/

(۳) شرح سنن أبي داود للعباد (درس نمبر: 329، ورشرح حدیث نمبر: 2793، باب ما یستحب من الضحایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی بہیمۃ الانعام: یعنی اونٹ، گائے اور بکری کے ساتھ خاص ہے، اور بھینس گائے کی قسم شمار ہوتی ہے۔

(٦) فضیلۃ الشیخ مصطفی العدوی کا فتویٰ:

س: من أي شيء تكون الأضحية؟

ج: الشيخ مصطفى العدوي: تكون الأضحية من الأنعام الثمانية، والأنعام الثمانية هي التي ذكرت في قول الله تعالى ﴿وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ﴾ [الزمر: 6] وفي اية أخري يقول سبحانه جل في علاه ﴿ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ﴾ ﴿وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ﴾ [الأنعام: 143 -144]، فالأضحية لا تكون إلا في الأنعام الثمانية وهذا رأي الجمهور وهما: الجمل، الناقة، الثور، البقرة، الجدي، العنزة، الكبش والنعجة، والجاموس يلحق بالبقر، فما الجاموس إلا بقر أسود، فهذه الأقسام التي تجوز منها الأضاحي(١)

سوال: قربانی کس چیز کی ہوگی؟

جواب: شیخ مصطفی عدوی

قربانی آٹھ ازواج کی ہوگی، اور ان کا تذکرہ فرمان باری: (اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے) اور (آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور بکری میں دو قسم) اور (اور اونٹ میں دو قسم اور گائے میں دو قسم) میں کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا قربانی صرف آٹھ

---

(١) دیکھئے:

http://www.alukah.net/culture/0/61276/#ixzz4FgUvmgal

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوڑوں کی ہو سکتی ہے، اور یہی جمہور کی رائے ہے، اور وہ ہیں: اونٹ اونٹنی، بیل گائے، بکرا بکری، مینڈھا مینڈھی، اور بھینس گائے سے ملحق ہے، کیونکہ بھینس کالی گائے ہی ہے، لہٰذا ان قسموں سے قربانی جائز ہے۔

(۷) مدرس مسجد نبوی علامہ محمد مختار الشنقیطی کا فتویٰ:

قال : ... والإبل بنوعيها : العراب ، والبختية ، والبقر بنوعيه : البقر ، والجواميس، والغنم بنوعيه : الضأن ، والمعز، فجعل الله في الإبل زوجين ونوعين. ... والبقر يفضل على الجاموس ؛ لأن النبي ضحى عن نسائه بالبقر ، وعلى هذا فإن البقر أفضل من التضحية بالجاموس ؛ والجاموس يدخل في هذا بنوعيه''.(۱)

علامہ محمد مختار الشنقیطی قربانی کے احکام بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

اونٹ کی دونوں قسمیں جائز ہیں: عراب اور بختی، اور گائے کی دونوں قسمیں جائز ہیں، گائیں اور بھینسیں، اور بکرے کی دونوں قسمیں جائز ہیں، مینڈھا اور بکری، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اونٹ میں دو جوڑے اور دو قسمیں بنائی ہیں۔ ... اور گائے بھینس سے افضل ہے؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی، لہٰذا بھینس سے گائے کی قربانی افضل ہے؛ اور بھینس اپنی دونوں قسموں (نر و مادہ) سے اس میں داخل ہے۔

---

(۱) دیکھئے:

http://vb.tafsir.net/tafsir7074/#.V5myfqJuDfY

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) شیخ حامد بن عبد اللہ العلی کا فتویٰ(۱):

السؤال: فضيلة الشيخ إشرح لنا أحكام الأضحية؟

جواب الشيخ:

الحمد لله والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى اله وصحبه وبعد :

. الأضحية سنة مؤكدة ... . وأفضلها الإبل وتجزىء عن سبعة ، ولا يقل عمرها عن خمس سنين . . ثم البقر أو الجاموس وتجزىء عن سبعة ولا يقل عمرها عن سنتين . ثم الغنم ولاتجزىء إلا عن واحد". (۲)

سوال: فضیلۃ الشیخ ہمارے لئے قربانی کے احکام کی وضاحت فرمادیں؟

جواب: الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبعد:

قربانی سنت موکدہ ہے۔ ... سب سے افضل قربانی اونٹ کی ہے' ایک اونٹ سات لوگوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے، اس کی عمر پانچ سال سے کم نہیں ہونی چاہیے، پھر ترتیب کے اعتبار سے گائے یا بھینس ہے، یہ بھی سات لوگوں کی طرف سے کافی ہے، اس کی عمر دو سال سے کم نہیں ہونا چاہیے، اور پھر بکری ہے، جو صرف ایک کی طرف سے کافی ہوتی ہے۔

(۱) یہ فضیلۃ الشیخ حامد بن عبد اللہ احمد العلی ہیں، کلیہ التربیۃ الاساسیۃ کویت میں اسلامی ثقافت کے استاذ اور مسجد ضاحیہ صباحیہ کے خطیب ہیں۔

(۲) دیکھئے:

http://www.h-alali.cc/f_open.php?id=81bbc2d4-f0a9-11df-8700-df635067132c

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) فضیلۃ الشیخ الدکتور احمد الحجی الکردی[۱] کا فتویٰ:

شيخنا الفاضل د. أحمد الكردي

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته،،،

هل تجوز الأضحية بولد الجاموس الذي تجاوز عمره سنة ووزنه مائتين كيلو جرام على أن يكون عدد من يشترك في الأضحية اثنان فقط؟

إجابة المفتي أ. د. أحمد الحجي الكردي:

بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم الأنبياء والمرسلين، وعلى اله وأصحابه أجمعين، والتابعين، ومن تبع هداهم بإحسان إلى يوم الدين، وبعد:

فالجاموس في الأحكام الشرعية كالبقر، ويشترط للتضحية بالبقر أن يكون قد أتم السنتين. واسأل الله لكم التوفيق. والله تعالى أعلم.[۲]

فضیلۃ الشیخ الدکتور احمد الحجی الکردی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،

کیا بھینس کے بچے (کٹے) کی قربانی جائز ہے، جس کی عمر ایک سال اور وزن دوسو کلو گرام سے زیادہ ہے، اس طور پر کہ قربانی میں صرف دو لوگ شریک ہوں گے؟

---

(۱) یہ فقہ انسائیکلو پیڈیا کے ماہر، اور کویت کے فتویٰ بورڈ کے ممبر ہیں۔

(۲) دیکھئے:

http://www.islamic-fatwa.com/fatwa/59899

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔۔۔۔ وبعد:

بھینس شرعی احکام میں گائے کی طرح ہے، اور گائے کی قربانی کے لئے شرط ہے کہ اس کے دو سال مکمل ہو چکے ہوں۔ اور میں آپ کے لئے توفیق کا خواستگار ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۰) فقہ انسائیکلو پیڈیا کویت کا فتویٰ:

قربانی کے جانور کے بارے میں فقہ انسائیکلو پیڈیا کویت میں ہے:

"الشَّرْطُ الأول: وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْمَذَاهِبِ: أَنْ تَكُونَ مِنَ الأَنْعَامِ، وَهِيَ الإِبِلُ عِرَابًا كَانَتْ أَوْ بَخَاتِيَّ، وَالْبَقَرَةُ الأُهْلِيَّةُ وَمِنْهَا الْجَوَامِيس"۔[1]

پہلی شرط: اور یہ تمام مذاہب میں متفق علیہ ہے: کہ قربانی کا جانور انعام میں سے ہونا چاہیے، یعنی اونٹ خواہ عربی ہو یا بخاتی، اور گھریلو گائیں اور اسی میں بھینس بھی ہے۔

(۱۱) شیخ محمد بن صالح المنجد کا فتویٰ:

160316: السؤال: حكم التضحية بمقطوعة الذيل أو الإلية ، وما الحكم إذا لم يجد أضحية سليمة ؟

الجواب : ... قال الشيخ ابن عثيمين : فالضأن إذا قطعت إليته لا يجزئ ،

---

(۱) دیکھئے: الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ 5/81۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والمعز إذا قطع ذنبه يجزئ ". انتهى ، " الشرح الممتع " (435/7).

وقد سبق نقل فتوى اللجنة الدائمة في عدم جواز التضحية بمقطوع الإلية ، في جواب السؤال (37039).

ثانياً: الواجب عليك الاجتهاد في البحث عن أضحية غير مقطوعة الإلية ، ولا يجزؤك التضحية بشاة مقطوعة الإلية ما دام بالإمكان الحصول على شاةٍ سليمة من كل العيوب .

فإن لم تتمكن من الحصول على شاة سليمة ، فالمشروع هنا الانتقال إلى نوع اخر من بهيمة الأنعام التي تجزئ في الأضاحي ، فتتركوا هذه الشياه المعيبة، وتضحون بالماعز ، إن وجدتموه سليما من العيوب، أو تضحون بالبقر ومثله الجاموس، أو الإبل؛ فيشترك كل سبعة منكم في بقرة، أو ناقة... والله أعلم .[1]

سوال: دم یا پچھا کٹے ہوئے جانور کی قربانی کا حکم، اور اگر صحیح سلامت قربانی میسر نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ... شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جس دنبے کی چکی کاٹ دی جائے تو اس کی قربانی نہیں ہوگی، لیکن جس بھیڑ بکری کی دم کاٹ دی جائے تو اس کی قربانی ہو جائے گی۔" الشرح الممتع "(435/7)۔

اور سوال نمبر: (37039) میں دائمی فتوی کمیٹی کا فتوی گزر چکا ہے جس میں پچھا کٹے

(۱) دیکھئے: موقع اسلام سوال وجواب، از شیخ محمد صالح المنجد۔
https://islamqa.info/ar/160316

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے جانور کی قربانی درست نہ ہونے کا ذکر ہے۔

دوم: آپ کیلئے ایسی قربانی تلاش کرنا واجب ہے جس کی چکی کٹی ہوئی نہ ہو، چنانچہ جب تک ایسے جانور کا حصول ممکن ہے جو ہر قسم کے عیوب سے پاک ہو اس وقت تک عیب والا جانور قربان کرنا قربانی کیلئے کافی نہیں ہوگا۔

اور اگر آپ کو کوئی صحیح سالم بکری بھی میسر نہ آئے تو آپ قربانی کے لائق دیگر قسم کے جانوروں کی قربانی کریں، اس لئے عیب زدہ بھیڑ کو چھوڑ کر صحیح سالم بکریوں کی قربانی کریں، یا گائے کی قربانی کریں، اور اسی کے حکم میں بھینس بھی ہے، یا اونٹ کی قربانی کر لیں، چنانچہ ایک گائے یا اونٹ میں قربانی کیلئے سات افراد جمع ہو سکتے ہیں۔۔۔ واللہ اعلم.

ثانیاً: علماء اہل حدیث برصغیر کے فتاوے:

(ا) رئیس المناظرین علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا فتویٰ:

سوال: بھینس کی حلت کی قرآن وحدیث سے کیا دلیل ہے؟ اور اس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ قربانی جائز ہو تو استدلال کیا ہے، حضور سرور کائنات ﷺ نے خود اجازت فرمائی یا عمل صحابہ ہے؟ (محمود علی خریدار اہل حدیث)

جواب: جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں:

﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا﴾ [الانعام:145]۔

(آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پا تا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو۔۔۔)

ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے۔ بھینس ان میں نہیں' اس کے علاوہ عرب کے لوگ "بھینس" کو "بقرہ" (گائے) میں شامل سمجھتے ہیں۔ ۱۱/مئی ۳۴ء

تشریح: حجاز میں بھینس کا وجود ہی نہ تھا پس اس کی قربانی نہ سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے نہ تعامل صحابہ سے۔ ہاں اگر اس کو جنس "بقر" سے مانا جائے جیسا کہ حنفیہ کا قیاس ہے (کما فی الھدایہ) یا عموم بھیمۃ الانعام پر نظر ڈالی جائے تو حکم جواز قربانی کے لئے یہ علت کافی ہے۔ (ملخص) واللہ اعلم۔ (از مولانا ابو العلاء نظر احمد صاحب سہوانی (اخبار اہل حدیث ص ۱۱، دہلی یکم اکتوبر ۱۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)۔ (۱)

(۲) شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کا فتویٰ:

سوال: احکام قربانی کے کیا کیا ہیں تفصیلا بیان فرمادیں؟

جواب: (اس سوال کے تفصیلی جواب کے ضمن میں قربانی کے جانور کی عمر پر گفتگو کرتے ہوئے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)

"۔۔۔اور سن بکری کا ایک سال، یعنی ایک سال پورا اور دوسرا شروع، اور گائے اور بھینس کا دو سال یعنی دو سال پورے اور تیسرا شروع، اور اونٹ کا پانچ سال اور چھٹا شروع ہونا چاہئے، اور بھیڑ ایک سال سے کم کی بھی جائز ہے، بشرط اس کے کہ خوب موٹی اور تازی ہو، کہ سال بھر کی معلوم ہوتی ہو۔۔۔۔۔۔ اور پھر آگے "مسنۃ" کی تشریح کرتے ہوئے مزید فرماتے

(۱) دیکھئے: فتاوی ثنائیہ 1/ 809-810۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: ۔۔۔۔۔اور"مسنۃ" ہر جانور میں سے "ثنی" کو کہتے ہیں، اور ثنی کہتے ہیں بکری میں سے جو ایک سال کا ہو، اور دوسرا شروع، اور گائے بھینس میں سے جو دو سال کی ہو، تیسرا شروع، اور اونٹ کا جو پانچ سال کا ہو، اور چھٹا شروع ہو۔۔۔۔(۱)

(۳) شیخ الحدیث عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ کا فتویٰ:

الف: شیخ الحدیث عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ احتیاطا اونٹ، گائے اور بکری کی قربانی پر اکتفا کرنے کی ترغیب کے ساتھ بھینس کی قربانی کے جواز اور کرنے والوں پر عدم ملامت کی صراحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"والأحوط عندي أن يقتصر الرجل في الأضحية على ما ثبت بالسنة الصحيحة عملاً وقولاً وتقريراً، ولا يلتفت إلى ما لم ينقل عن النبي ﷺ ولا الصحابة والتابعين رضي الله عنهم، ومن اطمأن قلبه بما ذكره القائلون باستنان التضحية بالجاموس ذهب مذهبهم ولا لوم عليه في ذلك، هذا ما عندي والله أعلم"۔(۲)

میرے نزدیک زیادہ قابل احتیاط بات یہ ہے کہ آدمی قربانی میں انہی جانوروں پر اکتفا کرے جو قولی، عملی اور تقریری طور پر صحیح سنت سے ثابت ہیں، ان چیزوں کی طرف متوجہ نہ ہو جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے نہ صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے، البتہ جس کا دل بھینس کی قربانی کے جواز کے قائلین کے ذکر کردہ دلائل سے مطمئن ہو، وہ ان کا موقف اپنا لے، اور اس بارے

(۱) دیکھیے: بالتفصیل، فتاوی نذیریہ، شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی، 3/ 255-258، ناشر اہل حدیث اکادمی، کشمیری بازار لاہور، طبع دوم 1971ء۔

(۲) مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، 5/ 82۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس پر کوئی ملامت نہیں، یہی میری رائے ہے، واللہ اعلم۔

ب: شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا بصراحت جواز کا فتویٰ:

سوال : عید الاضحی کے موقعہ پر ایک گاؤ میش (یعنی بھینس) جس کے دونوں سینگ کا اوپر کا حصہ یعنی: جو اوپر کا حصہ باریک ہوتا ہے کاٹا ہوا تھا۔ یعنی: موٹا حصہ باقی رہ گیا جو دور سے دیکھنے والے کو یہ نظر آتا تھا کہ اس بھینس کے دونوں سینگ کٹے ہوئے ہیں، کاٹی ہوئی جگہ کی چوٹیوں پر دو تین انگل اگر رکھے جاویں تو چوٹیوں کی اتنی فراخی یعنی عرض ہے۔ عید قرباں کے روز خطیب نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جس جانور کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں اس کی قربانی سے منع فرمایا ہے اس لئے یہ گاؤ میش قربانی کے لائق نہیں ہے۔ جنھوں نے گاؤ میش خریدی تھی انہوں نے کہا کہ یہ کٹے ہوئے ہیں ٹوٹے ہوئے نہیں ہیں۔ گاؤ میش کا اصل مالک جس سے گاؤ میش خریدی تھی ان خریداروں کو کہنے لگا کہ یہ گاؤ میش تم مجھے واپس دے دو اور رقم لے لو اور کوئی قربانی کا جانور خرید لو۔

(۱) اس پر ایک مولوی صاحب نے جو کہ سند یافتہ ہیں فرمایا کہ یہ ضرورت کے لئے سینگ کاٹے گئے ہیں یہ قربانی کے لئے جائز ہے۔

(۲) جو ریوڑ والے اپنی پہچان کے لئے تھوڑا سا کان نشانی کرنے کے لئے کہ اس جانور کی پہچان ہو سکے کہ یہ میرے ریوڑ کا ہے کاٹ لیتے ہیں وہ بھی جائز ہے، بنا بریں گاؤ میش کو انہوں نے قربانی کر ڈالی ہے۔ ملتمس ہوں کہ گاؤ میش قربانی کے لئے جائز تھی یا نہیں؟ جن لوگوں نے قربانی کر ڈالی ہے ان کو کوئی سزا ہے یا نہیں؟

(۳) اگر نشانی کے لئے تھوڑا سا کان چیرا جائے یا کاٹا جائے تو وہ جانور قربانی کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام ابوحنیفہ، امام احمد، امام شافعی، امام مالک کے نزدیک اس گاؤ میش کی قربانی جائز تھی، اس لئے اس کی قربانی درست ہوگئی کیونکہ اس کی سینگ آدھی سے زیادہ موجود تھی، ان لوگوں کے نزدیک آدھی سے زیادہ کٹی یا ٹوٹی ہو (تو قربانی نہیں ہوگی) اور صورت مسئولہ میں آدھی سے کم کٹی تھی اور آدھی سے زیادہ موجود تھی۔ نیز امام مالک کے نزدیک اس وقت ناجائز ہے جب ٹوٹے سینگ سے خون جاری ہو، ورنہ سینگ ٹوٹے جانور کی قربانی ان کے نزدیک مطلقا جائز ہے۔

... پس صورت مسئولہ میں اگر اس بھینس کی اندرونی سینگ بالکل صحیح سالم پوری کی پوری موجود تھی اور صرف خول کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا تھا تو قربانی جائز ہوگی۔

کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس

بمدرسۃ دارالحدیث الرحمانیۃ بدہلی۔ (۱)

(۴) محقق العصر مولانا عبدالقادر حصاری ساہیوال کا فتویٰ:

الف:

سوال: بھینس یا بھینسا جو مشہور جانور ہے کیا اس کی قربانی شریعت سے ثابت ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیے، آپ کی تحقیق مسائل سے میری تسلی ہوجاتی ہے۔

---

(۱) دیکھئے: فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری رحمہ اللہ (علامہ عبیداللہ رحمانی مبارکپوری کے علمی و فقہی فتاویٰ و تحریروں کا مجموعہ) جمع و ترتیب: فواز عبدالعزیز عبیداللہ مبارکپوری، 2/ 400-402، دارالابلاغ لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(السائل: محمد حسین بن اسماعیل رئیس صدر شعبہ اسلامیات لارنس کالج مری پنجاب)

جواب: الحمد للہ رب العالمین، أما بعد: فأقول و باللہ التوفیق: واضح ہو کہ بھینس بھینسا جو مشہور حیوان ہے اور پنجاب وغیرہ ملک عجم میں عام پایا جاتا ہے۔ عہد نبوی و صحابہ میں ملک عرب خصوصاً حجاز میں پایا نہیں گیا۔ کتاب و سنت میں خصوصی طور پر اس کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ یہ ملک عجم کی پیداوار ہے اس لیے اس کا نام معرب جاموس ہے حیوۃ الحیوان ج ا ص ۲۳۲ میں ہے علامہ دمیری فرماتے ہیں: ''الْجَامُوسُ وَاحِدُ الْجَوَامِيسِ، فَارِسِيٌّ مُعَرَّبٌ''۔ ''یعنی جاموس جوامیس صیغہ جمع کا واحد ہے'' یہ لفظ فارسی سے معرب ہے جیسے بھیڑ، دنبہ، بکری کی جنس سے ہیں اس طرح جاموس بقر یعنی بھینس گائے کی جنس سے ہے چنانچہ حیوۃ الحیوان کے صفحہ محولہ میں لکھا ''حکمه وخواصه کالبقر ''یعنی بھینس کا حکم مثل گائے کے ہے یعنی اس کی جنس سے ہے۔ ھدایہ فقہ کی مشہور درسی کتاب کی جلد ۲ ص ۲۲۹ میں یہ لکھا ہے: ''وَيَدْخُلُ فِي الْبَقَرِ الْجَامُوسُ لِأَنَّهُ مِنْ جِنْسِهِ'' یعنی قربانی کے بارہ میں بھینس گائے کا حکم رکھتی ہے'' کیونکہ یہ اس کی جنس سے ہے۔ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ نے کتاب الزکوۃ میں زکوۃ کے احکام بیان فرماتے ہوئے کہا: کہ ایک اثر باسنادہ یوں درج کیا ہے۔ ''ابوبکر قال حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يقول : الجواميس بمنزلة البقر'' یعنی امام حسن بصری سے روایت ہے کہ بھینس گائے کے درجہ میں ہے'' یعنی جیسے تیس گایوں پر زکوۃ ہے ویسے ہی تیس بھینسوں پر ہے امام حسن بصری نے بہت سے صحابہ کرام سے علم قرآن و حدیث کا حاصل کیا ہے انہوں نے بھینس کو گائے کی جنس سے ٹھہرا کر اس پر وہی حکم لگایا ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب موطا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مع شرح مصفیٰ) کے (ص ۲۱۳) میں حیوانوں کی زکوٰۃ کا حکم بیان فرماتے ہوئے ایک مقام پر یہ لکھا ہے: قال مالك في العراب والبخت والبقر والجواميس نحو الخ۔ "یعنی امام مالک ؒ نے فرمایا کہ جیسے گوسفند اور بکری سے زکوٰۃ لینے کی تفصیل بیان ہوئی ہے ایسے ہی عربی اونٹوں اور بختی اونٹوں اور گائیوں اور بھینسوں سے زکوٰۃ لینی چاہئے" امام مالک تبع تابعین ؒ سے ہیں جو جاموس کو گائے ساتھ شمار کرتے ہیں۔ پس تابعین اور تبع تابعین کے عہد میں جاموس گائے کی جنس میں شمار ہوا۔ کنوز الحقائق میں ایک روایت یوں درج ہے۔"الجاموس تجزي عَن سَبعَة فِي الأُضحِية" یعنی بھینس قربانی میں سات کی طرف سے شمار ہے۔ اس حدیث کی اسناد کا کچھ علم نہیں۔ (کنوز الحقائق میں فردوس دیلمی کا حوالہ ہے اور معلوم ہے کہ فردوس کی روایات عموماً کمزور ہوتی ہیں، کنز العمال کے مقدمہ میں بحوالہ حافظ سیوطی جن چار کتابوں کی روایتوں کو علی العموم کمزور کہا ہے ان میں اس کا بھی شمار ہے۔ والديلمي في مسند الفردوس، فهو ضعيف فيستغني بالعزو إليها أوإلى بعضها عن بيان ضعفه (جلد اول ص ۳)۔ لیکن جاموس کو گائے کے ساتھ شمار کرنے میں اکابر محدثین کا مسلک ہے۔ چنانچہ مرعاۃ المفاتیح جلد ۲، ۳۰۳ میں ہے:

"لما رأى الفقهاء مالكاً والحسن وعمر بن عبد العزيز وأبايوسف وابن مهدي ونحوهم أنهم جعلوا الجاموس في الزكاة كالبقر فهم من ذلك أن الجاموس ضرب من البقر، فعبر عن ذلك بأنه نوع منه"۔

یعنی فقہاء محدثین امام مالک امام حسن بصری، امام عمر بن عبدالعزیز، قاضی ابو یوسف، امام ابن مہدی وغیرہ جاموس کو گائے کی ایک قسم شمار کرتے ہیں، اس لئے زکوٰۃ بھینس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گائے کے حساب سے بیان کرتے ہیں ۔نیز یہ لکھا ہے:''اعلم أنه لا يجزئ في الأضحية غير بهيمة الأنعام لقوله تعالى: **{ليذكروا اسم الله على ما رزقهم من بهيمة الأنعام}**، وهي الإبل والبقر والغنم، والغنم صنفان: المعز والضأن''۔ یعنی یہ بات جان لینی چاہئے کہ بھیمۃ الانعام کے بغیر کوئی جانور قربانی میں کفایت نہیں کرسکتا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان قرآن میں یہ ہے کہ:''اللہ تعالی کا نام قربانی کے مویشیوں پر یاد کریں، جو اللہ تعالی نے ان کو دیئے ہیں اور وہ اونٹ، گائے اور غنم ہیں ۔غنم کی دو قسمیں ہیں: ایک بکری دوسری بھیڑ۔ان جانوروں کے بغیر کسی جانور کی قربانی نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے منقول نہیں ہے، پھر لکھتے ہیں:''فمذهب الحنفية وغيرهم جواز التضحية به''یعنی''مذہب حنفی وغیرہ میں بھینس کی قربانی جائز لکھتے ہیں''۔ پھر یہ لکھا ہے:''قالوا: لأن الجاموس نوع من البقر، ويؤيد ذلك أن الجاموس في الزكاة كالبقرة، فيكون في الأضحية أيضاً مثلها''یعنی''فقہاء حنیفہ وغیرہ یہ لکھتے ہیں کہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے اور ان کی تائید یہ بات کرتی ہے کہ بھینس زکوۃ کے بارہ میں مثل گائے کے ہے تو قربانی میں بھی اس کی مثل ہے''۔میں کہتا ہوں کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ بھینس حلال ہے، اس کی دلیل سورۃ مائدہ کی آیت ہے: (أُحِلَّتْ لكُم بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ) (تمہارے لئے چار پائے مویشی حلال کئے گئے ہیں) تفسیر خازن وغیرہ میں سب چار پائے حیوانوں کو جو مویشی ہیں-گھوڑے کی طرح سم دار نہیں اور نہ شکار کرنے والے درندے ہیں- سب کو بھیمۃ الانعام میں شمار کیا ہے، حتیٰ کہ ہرن اور نیل گائے جنگلی گدھا گورخر وغیرہ کو بھی بہیمۃ الانعام میں شمار کیا ہے، تو بھینس بھی بہیمۃ الانعام میں داخل ہے، اس لئے یہ حلال ہے، اور بہیمۃ الانعام کی قربانی نص قرآن سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہے چنانچہ سورہ حج میں یہ آیت ہے: (وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ) یعنی "ہم نے ہر امت کے لیے طریقہ قربانی کرنے کا مقرر کیا ہے تاکہ اللہ کا نام ذبح کے وقت ان مویشیوں پر ذکر کریں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیئے ہیں اور انہوں نے پال رکھے ہیں۔ موضح القرآن میں بھیمۃ الانعام پر لکھا ہے: "انعام وہ جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں کھانے کو، جیسے گائے، بکری، بھیڑ، جنگل کے ہرن اور نیل گائے وغیرہ اس میں داخل ہیں کہ جنس ایک ہے"۔

بنابریں بھینس بھی بھیمۃ الانعام میں داخل ہے چنانچہ فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱رص ۵۲۰ر میں سوال و جواب یوں درج ہیں:

سوال: بھینس کی حلت کی قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہے اور اس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ قربانی جائز ہو تو استدلال کیا ہے، حضور سرور کائنات ﷺ نے خود اجازت فرمائی ہے، یا عمل صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔

جواب: جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں: قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا [الانعام:145]۔ ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے بھینس ان میں نہیں (وہ حلال ہے) اس کے علاوہ عرب کے لوگ بھینس کو بقرہ (گائے) میں داخل سمجھتے ہیں (تشریح) "حجاز میں بھینس کا وجود ہی نہ تھا پس اس کی قربانی نہ سنت رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہوتی ہے نہ تعامل صحابہ سے" ہاں اگر اس کو جنس بقر سے مانا جائے جیسا کہ حنفیہ کا قیاس ہے (کما فی الہدایہ)، یا عموم بھیمۃ الانعام پر نظر ڈالی جائے تو حکم جواز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی کیلئے یہ علت کافی ہے۔

میں (عبد القادر حصاری) کہتا ہوں کہ بھینس کو بہیمۃ الانعام میں شمار کرنا قیاس نہیں ہے' قرآنی نص بہیمۃ الانعام کا لفظ عام ہے جس کیلئے کئی افراد ہیں، گائے، بکری وغیرہ۔ تو بھینس بھی بہیمۃ الانعام کا ایک فرد ہے، بہیمۃ الانعام کی قربانی منصوص ہے' تو بھینس کی قربانی بھی نص قرآنی سے ثابت ہوگئی۔ باقی رہی یہ بات کہ سنت رسول سنت صحابہ نہیں ہے تو جواز کو مانع نہیں ہے، دیکھئے: ریل، جہاز، سائیکل، موٹر کار وغیرہ کا وجود عہد نبوی میں نہ تھا، ان کی سواری نہ سنت رسول ﷺ ہے نہ سنت صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے؛ تاہم یہ سب چیزیں عموم [1] کے تحت آجاتی ہیں۔ اور علماء اسلام ریل، موٹر سائیکل وغیرہ پر سوار ہوں گے یا اونٹ گھوڑے گدھے وغیرہ پر سوار ہوں گے۔ نیز نماز کی اذان عہد نبوی میں بلند مکان پر پڑھی جاتی تھی اور عہد سلف میں بلند مینار پڑھی جاتی تھی اور اسوقت لاؤڈ اسپیکر نہ تھا، لیکن اب مسجدوں کے اندر لاؤڈ اسپیکر نصب ہیں اور اذان مسجد کے اندر کہی جاتی ہے۔ پہلا مسنون طریقہ ہے اور دوسرے مروجہ کو جائز کہا جائے گا۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی قربانی مسنون ہے تاہم بھینس بھینسا کی قربانی بھی جائز اور مشروع ہے، اور ناجائز لکھنے والے کا مسلک درست نہیں فقط۔

عبد القادر عارف الحصاری [2]

---

(۱) عموم سے مراد یہ آیت ہے: ﴿وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ اس عہد کی تمام سواریوں کا ذکر کرکے فرمایا پیدا کرے گا وہ سواریاں جو تم نہیں جانتے (الراقم علی محمد سعیدی)۔

(۲) دیکھئے: اخبار الاعتصام لاہور جلد ۲۶ شمارہ ۱۵، مورخہ ۸/نومبر ۱۹۷۴ء۔ نیز دیکھئے: فتاویٰ حصاریہ و مقالات علمیہ، تصنیف محقق العصر حضرت مولانا عبد القادر حصاری رحمہ اللہ 5/ 442-446، ناشر مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور۔ وفتاویٰ علماء حدیث، ترتیب ابو الحسنات علی محمد سعیدی، مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال، 13/ 71-74، ناشر مکتبہ سعیدیہ خانیوال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: واضح رہے کہ علامہ حصاری رحمہ اللہ پہلے بھینس کی قربانی کے عدم جواز کے قائل تھے، اور اس سلسلہ میں انہوں نے عدم جواز کا فتویٰ بھی دیا تھا۔ (۱)

الحمدللہ پھر اس کی قربانی کے جواز کے قائل ہوئے دلائل کے واضح ہونے پر حق کی طرف رجوع کیا اور اس کے جواز کا فتویٰ دیا، اور

"بھینسے (کٹے) کی قربانی پر دو متعارض فتوے اور ان کا تحقیق حل"

کے عنوان سے عدم جواز اور جواز کے دو متعارض فتووں میں تصفیہ کے سلسلہ میں دلائل کی روشنی میں حق واضح ہونے پر متعدد اہل علم کے رجوع الی الحق کی مثالیں پیش کر کے، اپنے رجوع کا اعلان کیا اور واضح کیا کہ پہلا فتویٰ (عدم جواز) مرفوع ومنسوخ ہے اور دوسرا فتویٰ (جواز) قابل اخذ وعمل ہے، چنانچہ اس کے بعد فرماتے ہیں:

"واضح ہو کہ اس تعارض کے دو جواب ہیں- ایک اصولی، دوسرا تحقیقی۔ اصولی جواب یہ ہے کہ بخاری شریف (جلد ا رص ۹۶) میں ہے کہ امام حمیدی استاد امام بخاری اور تلمیذ امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعا نے فرمایا ہے کہ دو احادیث میں تعارض واقع ہو تو قاعدہ یہ ہے: إنما یوخذ بالآخر۔ "کہ دوسرے حکم کو لیا جائے گا"۔ اور پہلا مرفوع الحکم ہوگا۔ پس اس قاعدہ کی رو سے کمترین حصاری کا دوسرا فتویٰ مندرجہ اخبار الاعتصام قابل اخذ ہے۔ پہلا فتویٰ عدم جواز مرفوع ہے۔ ہاں سنت تو ان جانوروں کی ہے، دنبہ، بکری، گائے، اونٹ۔ لیکن بھینس وغیرہ جانوروں کی قربانی جائز ہے۔ جیسے اونٹ، گھوڑا، گدھا، خچر کی سواری سنت ہے اور سائیکل، موٹر

(۱) دیکھئے: تنظیم اہل حدیث، جلد 16، شمارہ 42، 17 اپریل 1964ء، نیز دیکھئے: فتاویٰ حصاریہ و مقالات علمیہ، (5/436-441)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواری، ریل، ہوائی جہاز وغیرہ کی سواری جائز ہے۔اسی طرح کسی بلند مکان اور منار وغیرہ پر اذان کہنی سنت اور مسجدوں کے اندر لاؤڈ سپیکر پر اذان کہنا مباح ہے۔اسی طرح ہاتھ کی انگلیوں سے کھانا کھانا اور ان کو چاٹنا سنت ہے اور چمچوں سے کھانا مباح ہے۔اسی طرح سنت اور جواز کا مقابلہ بہت سے کاموں اور چیزوں میں ہے۔

دوسرا تفصیلی جواب یہ ہے کہ بھینس کی قربانی سنت تو نہیں ہے کیونکہ خاص صریح ذکر اس کا کسی نص شرعی میں نہیں پایا گیا، البتہ جائز اور درست ہے۔عموم ادلہ سے علماء نے استخراج اس کا کیا ہے۔(آگے علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا فتویٰ ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں)

میں کہتا ہوں کہ اشیاء کی پہچان میں محاورہ اہل عرب کا معتبر ہے کہ شریعت الٰہی ان کی زبان پر نازل ہوئی ہے۔علماء اہل پنجاب وعجم کا نہیں کہ یہ اہل زبان نہیں ہیں۔

حیاۃ الحیوان علامہ دمیری کی مشہور کتاب ہے جو حیوانات کے بیان اور پہچان میں نہایت معتبر اور قابل اعتماد ہے، اس کی جلد ا ص ۱۳۲ ر میں یہ لکھا ہے کہ حرف جیم میں جاموس کا بیان ہے۔"حکمه وخواصه كالبقر "یعنی اُس کے خواص اور اس کا حکم شرعی مثل گائے کے ہے، اس سے ظاہر ہوا کہ اہل عرب بھینس کو گائے کی جنس سے شمار کرتے ہیں، اس لیے اگر تیس بھینس ہوں گی تو مثل گائے کے ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔

اور حیاۃ الحیوان کے ص-۱۶۰ ر میں یہ لکھا ہے: قال الرافعي: قياس تكميل النصاب بادخال الجاموس في البقر في الزكوة دخولها منها۔"یعنی امام رافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زکوٰۃ میں گائے کے نصاب کو پورا کرنے کے لیے بھینسوں کو گائے کے ساتھ شامل کیا جائے گا۔قیاس یہی چاہتا ہے' کیونکہ بھینس گائے کی جنس میں داخل ہے یعنی اگر بیس گائے کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ہوں اور دس بھینسیں ہوں تو ان پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

موطا امام مالک مع شرح زرقانی (۲/ ۱۱۶) میں لکھا ہے: وقال مالک وکذلک البقر والجوامیس یجمع فی الصدقة وقال: إنما هي بقر۔ یعنی "امام الائمہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح بکریوں کا نصاب بھیڑوں کو ملا کر پورا کیا جاتا ہے، اسی طرح گایوں کے ساتھ بھینسوں کو شامل کر کے گایوں کا نصاب پورا کیا جائے گا کیونکہ یہ سب گائیں ہیں۔

علامہ زرقانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: جوامیس جمع جاموس نوع من البقر۔ یعنی: "لفظ جوامیس جو امام مالک کے قول میں مذکور ہے، جاموس کی جمع ہے اور جاموس یعنی بھینس یہ گائے کی قسم سے ہے"۔

میں کہتا ہوں: کہ جیسے دنبہ اور بھیڑ بکری کی قسم سے ہیں، اسی طرح بھینس گائے کی قسم سے ہے۔ جیسے زکوٰۃ اور قربانی میں بکری اور بھیڑ کا حکم یکساں ہے، اسی طرح بھینس اور گائے کا حکم یکساں ہے۔ حالانکہ بظاہر دنبہ، بھیڑ کو دیکھا جائے تو ان کی صورت، سیرت اور خواص بکری سے الگ الگ ہیں۔ تاہم شارع نے دنبہ، بھیڑ کو بکری کے حکم میں یکساں قرار دیا ہے، جس سے انکار کرنا مکابرہ ہے۔

فتاویٰ ستاریہ جو مرکزی علماء غرباء اہلحدیث کا مشہور فتاویٰ ہے، اس کی جلد-۳/ص-۲/ میں ایک سوال وجواب میں لکھا ہے کہ کیا بھینس کی قربانی جائز ہے؟

(جواب) جائز ہے کیونکہ بھینس اور گائے کا ایک حکم ہے۔

الفتح الربانی شرح مسند احمد جلد-۱۳/ص-۶۷/ میں لکھا ہے: "نقل جماعة من العلماء الإجماع على التضحية لا تصح إلا ببهيمة الأنعام: الإبل بجميع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أنواعها، والبقر ومثله الجاموس "اس بات پر ایک جماعت علماء نے اجماع نقل کیا ہے کہ چار پایوں کے بغیر کسی جانور کی قربانی صحیح نہیں ہے، جیسے اونٹ اور اس کی سب قسمیں اور گائے اور مثل اس کی بھینس ہے"۔

نیز الفتح الربانی جلد-۸/ص-۲۳/ میں زکوۃ سائمہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ جانوروں کی عمریں قربانی کے بارے میں لکھی ہیں: وفي البقر والجاموس ماله سنتان۔یعنی" گائے اور بھینس میں ثنی وہ ہے جو دو سال کا ہو"۔

نیز امام مالک کا قول یہ نقل کیا ہے: الثني من البقر والجاموس ما دخل السنة الرابعة۔یعنی"ثنی گائے اور بھینس کا وہ ہے جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو"۔اس تصریح سے یہ ظاہر ہوا کہ عہد نبوی اور عہد صحابہ میں ملک عرب میں خصوصاً حجاز میں بھیس نایاب تھی، اس لیے اس کا ذکر نہ ہوا۔جب اس کا وجود تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں پایا گیا تو اس کا ذکر اور حکم بھی ائمہ دین اور فقہاء اسلام نے بیان کر دیا۔

چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ کی کتاب الزکوۃ میں ص-۶۴/ پر یہ عنوان قائم کیا گیا ہے:"في الجواميس تعد في الصدقة"یعنی"بھینس بھی زکوۃ میں شمار کی جائے گی"۔پھر اس کے ثبوت میں امام حسن بصری تابعی سے یہ نقل کیا ہے: انه كان يقول:"الجواميس بمنزلة البقر "یعنی"امام بصری فرمایا کرتے تھے کہ بھینس کا وہی حکم ہے جو گائے کا ہے"۔ان پر بھی زکوۃ واجب ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جب بھینس بمنزلہ گائے ہوئے تو قربانی بھی بمنزلہ گائے ہوئی کہ اس میں اشتراک سات شخصوں کا جائز ہوگا۔فقہ حنفیہ کی کتاب ہدایہ مشہور اور درسی کتاب ہے جو حنفیہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس گاہوں بلکہ اہل حدیث کے مدارس میں بھی پڑھائی جاتی ہے اور نصاب تعلیم میں داخل ہے اور فتاویٰ نذیریہ تو ہدایہ کے مسائل سے بھرپور ہے۔ اس کی جلد ۲ ص ۴۴۹ میں یہ لکھا ہے: ”ویدخل في البقر الجاموس لأنه من جنسه“۔ (کتاب الاضحیہ) یعنی ”قربانی کے بارے میں بھینس گائے میں داخل ہے، کیونکہ اس کی جنس سے ہے“۔

اور جلد ا ص ۱۹۰ میں ہے: ”والجواميس والبقر سواء لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه“۔ یعنی ”بھینس اور گائے احکام شرعیہ میں برابر ہیں اور بقر کا نام دونوں کو شامل ہے، کیونکہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے“۔

پھر لکھتے ہیں: ” إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته“۔ یعنی ”لیکن عوام کا بھینس کی طرف رجحان نہیں ہوتا، کیونکہ ہمارے ملک عرب میں اس کی قلت ہے“۔

امام مالک نے جو موطا میں بھینسوں پر زکوٰۃ فرض لکھی ہے، اس پر (مسوی حاشیہ موطا) میں یہ لکھا ہے: وهو قول الفقهاء۔ ”کہ فقہاء کا بھی یہی قول ہے“۔ کہ بھینس گائے کی قسم سے ہے اور اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مخفی نہ رہے کہ موطا امام مالک حدیث کی سب سے پہلی کتاب ہے، جس میں بھینس کو گائے کی جنس شمار کیا گیا ہے اور امام الائمہ امام مالک تبع تابعی ہیں جن کے اسماء الرجال میں بڑے مناقب لکھے ہیں۔ استاذ الائمہ تھے، امام شافعی رحمہ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ جیسے اکابر امام ان کے شاگرد تھے۔ وہ بھینس کو گائے کی جنس قرار دیتے ہیں، جن کے مناقب کتب اسماء الرجال میں بہت لکھے ہیں۔ جب وہ پیدا ہوئے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کے حلق میں شیرینی لگائی اور حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دودھ پلایا ہے۔(اکمال) ایسے عظیم الشان تابعی کا قول بھی اس سلسلہ میں حجت ہے۔وہ بھینس کو گائے کی قسم میں شمار کرتے ہیں اور دیگر علماء اہل عرب ان کے موید ہیں۔

پس علماء اہل پنجاب کا قول ان کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

حافظ عبداللہ محدث روپڑی اور علامہ عبید اللہ محدث مبارکپوری رحمہما اللہ پر اظہار تعجب:

لکھتے ہیں: مجھے ملک پنجاب کے دو فاضلوں اور محدثوں پر تعجب ہوا کہ بھینس کے بارے میں فقہاء کے مقابلہ میں بہت الجھے ہیں۔ ایک تو مولانا حافظ عبداللہ مرحوم روپڑی اور دوسرے حضرت مولانا عبید اللہ صاحب محدث مبارکپوری۔ دونوں بزرگوں نے مسئلہ زکوۃ میں تو گایوں کے ساتھ بھینس کو شامل کرلیا اور مسئلہ قربانی میں بھینس کو گائے سے الگ کردیا۔

بندہ راقم الحروف اپنے علم اور تحقیق پر توان دو بزرگ علاموں کے علم اور تحقیق کو ترجیح دے سکتا ہے لیکن فقہاء سابقین کے مقابلہ میں نہیں دے سکتا کہ وہ علم وعمل وفقاہت میں ان سے فائق تھے اور وہ اہل عرب تھے اور یہ ہر دو محققین عجمی ہیں۔

مولانا عبید اللہ صاحب محدث مبارکپوری نے مشکوۃ کی شرح مرعاۃ المفاتیح میں حنفیہ کا مذہب مدلل بیان فرما کر پھر تنقید اور جرح شروع کردی۔ فرماتے ہیں: والأمر ليس عندي واضح۔ یعنی "حنفیہ کا مسلک اور استدلال واضح نہیں ہے"۔ پھر تبصرہ یوں کرتے ہیں: حنفیہ کو یہ اعتراف ہے کہ لوگوں کے عرف عام میں بھینس گائے سے غیر جنس ہے کہ بظاہر دونوں کی شکل وصورت حلیہ میں اختلاف عظیم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ یہ الزام حنفیہ پر غلط ہے۔ اوپر کے بیان میں ہدایہ کے حوالہ سے یہ گزر چکا ہے کہ بھینس اور گائے کی ایک ہی جنس ہے اور وہ حکم میں برابر ہے۔ باقی رہا مولانا کا یہ فرمان کہ گائے اور بھینس کے حلیہ اور شکل میں تفاوت ہے، سو یہ شبہ اہل حدیث کو بھی ہو سکتا ہے کہ بکری، بکرا اور بھیڑ، دنبہ، چھترا سب کو کھڑا کر کے انصاف کر لیں کہ ان کے حلیہ اور شکل میں زمین آسمان کا فرق ہے اور شرعاً بھی فرق ہے کہ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ: "الإجماع على أنه يجزئ الجذعة من الضأن وأنه لا يجزی جزع من المعز"۔ یعنی اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ قربانی میں بھیڑ کا جذعہ کفایت کر جائے گا اور بکری کا جذعہ کفایت نہ کرے گا۔

جب ان کی شکل اور حلیہ اور حکم شرعی میں تفاوت ہے تو پھر زکوٰۃ اور قربانی میں ان کو برابر اور یک جنس کیوں قرار دیا گیا ہے۔ ما هو جوابكم عن هذا الكلام فهو جواب عن الحنفية۔

پھر گائے اور بھینس کے غیر جنس ہونے پر یہ ثبوت دیا ہے کہ اگر کوئی یہ قسم کھالے کہ واللہ، باللہ، تاللہ میں گائے کا گوشت نہیں کھاؤں گا اور پھر وہ بھینس کا گوشت کھالے تو حانث نہ ہوگا۔ (۱)

(۵) محدث دوراں حافظ گوندلوی کا فتویٰ:

سوال: فتویٰ دیں کہ آیا بھینس بھینسا بھی گائے بیل کی طرح قربان ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ لوگ شک میں ہیں کہ بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے، اور ہم لوگ کہتے ہیں کہ بھینس کی قربانی جائز ہے۔

(۱) دیکھئے: فتاویٰ حصاریہ ومقالات علمیہ (5/446-457)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب:

بھینس بھی ''بقر'' میں شامل ہے، اس کی قربانی جائز ہے۔[1]

(۶) محدث کبیر علامہ عبدالجلیل سامرودی کا فتویٰ:

مذاکرہ علمیہ: بھینس کی قربانی

[کہاں ہیں بھینس کی قربانی کو ''خنزیر کی قربانی'' سے تشبیہ دینے والے... مولانا... صاحب؟ اور کدھر ہے مجہول ۔۔۔۔ مصنوعی نام بنام ''اکبر عباسی'' پچاس روپے انعام کا چیلنج کرنے والا؟ اب ''ثمانية أزواج'' سے گزارش ہے کہ ''هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ''، ''فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا'' ۔۔۔ ''وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا'' ۔۔۔ ''تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا'']۔ (مدیر)

اخبار اہل حدیث مجریہ یکم و دو اکتوبر ۱۹۵۲ء میں بضمن مذاکرہ علمیہ نمبر ا میں مولانا ابو العلاء نظر احمد صاحب سہوانی کا مضمون نظر سے گذرا، اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ: ہاں اگر اس (جاموس) کو جنس بقر سے مانا جائے جیسا کہ حنفیہ کا قیاس ہے ۔۔۔ تو حکم جواز قربانی کے لئے یہ علت کافی ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ حنفیہ کا نام ایک اکیلا پڑ گیا ہے، موطا امام مالک جسے ایک جم غفیر نے اصح الکتب تسلیم کیا ہوا ہے، مطبوعہ مجتبائی ص ۱۱۱ میں ہے ''إِنَّمَا هِيَ بَقَرٌ'' یعنی بھینس اور گائے یہ سب حقیقت میں ایک ہی جنس ہیں۔ مدونہ ۱/ ۳۵۵ میں ہے: ''قَالَ ابْنُ

(۱) دیکھئے: ہفت روزہ الاعتصام ج 20 شمارہ 10.9 ص 27.29 / ستمبر 1968، نیز دیکھئے: بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، حافظ نعیم الحق ملتانی (ص: 203)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَهْدِيٍّ وَقَالَ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ: إِنَّ الْجَوَامِيسَ مِنَ الْبَقَرِ "۔ یعنی ابن مہدی، سفیان اور امام مالک کہتے ہیں کہ بھینس گائے سے ہی ہے، اور مدونہ ۱ / ۳۵۵ ہی میں ہے: "قَالَ ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ اللَّيْثُ وَمَالِكٌ: سُنَّةُ الْجَوَامِيسِ فِي السِّعَايَةِ وَسُنَّةُ الْبَقَرِ سَوَاءٌ "۔

اور ابن ابی شیبہ ۳ / ۲۲۰۔ میں ہے: "الجواميس تعد في الصدقة، و عن الحسن أنه كان يقول: الجواميس بمنزلة البقر "۔ علامہ ابو عبید قاسم بن سلام اپنی کتاب "الاموال" کے ص ۴۷۶ میں تحریر فرماتے ہیں: "فَإِذَا خَالَطَتِ الْبَقَرَ جَوَامِيسُ فَسُنَّتُهَا وَاحِدَةٌ، وَفِي ذَلِكَ اٰثَارٌ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ أَنْ تُؤْخَذَ صَدَقَةُ الْجَوَامِيسِ كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ الْبَقَرِ. وَكَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ. وعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: الْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ سَوَاءٌ "۔

یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ راشد، امام لیث، امام مالک، امام سفیان، ابن مہدی، اور دیگر ائمہ بھی جاموس کو گائے ہی سے شمار کرتے ہیں۔ "جاموس" معرب ہے گاؤ میش سے، گویا اس کا نام ہی ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ایک گائے ہی کی قسم ہے، اس بارے میں حنفیہ ہی کی انگشت نمائی کرنا انصاف سے بعید ہے، یا کوتاہ نظری اس کا باعث ہو۔

بھینس ذوات ظلف "کھر" سے ہے جیسے گائے ذوات ظلف سے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حجاز میں بھینس کا وجود نہ تھا لیکن مصر میں یہ ضرور پائی جاتی تھی، اور اس کی موجودگی کا علم حجاز والوں کو بھی قرن اول سے قریب تر زمانہ میں ہو گیا تھا، کیا اس کی حلت کے لئے کوئی نص شارع علیہ السلام سے منقول ہے؟ کہنے والے کہہ سکتے ہیں کہ جب اس کا گوشت کھانے اور دودھ پینے کی تنصیص رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہیں تو اس کے گوشت اور دودھ کا استعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف شرع ہے، نیز صحابہ کے عہد میں بھی اس کے دودھ اور گوشت کا وجود بطور اکل وشرب معلوم نہیں ہوتا، اس لئے ان دونوں چیزوں کے کھانے پینے سے دست برداری اختیار کر لینا چاہیے، حالانکہ یہ خیال غلط اور تعامل الناس کے خلاف ہے۔

تعجب کا مقام ہے کہ یوں تو بھینس کے گوشت اور دودھ کا کھانا پینا درست سمجھا جائے اور اس کی قربانی کو ناجائز قرار دیا جائے! اگر یہ جنس بقر نہیں ہے بلکہ غیر ہے تو اس کی حلت کے لئے مستقل دلیل پیش کی جائے، یا پھر اس کا جنس بقر سے ہونا تسلیم کیا جائے، اور جس طرح ”ثمانیۃ ازواج“ سے قربانی کرنا جائز ہے اسی طرح بھینس کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ بہیمہ اور انعام کی تعریف کر کے یا حنفیہ کی طرف منسوب کر کے جواز ثابت کرنا کمزور پہلو ہے، کھانے پینے کے لئے بھینس کو جنس بقر قرار دینا اور قربانی کے لئے جدا کرنا ترجیح بلا مرجح ہے۔ صحیح یہ ہے کہ بھینس نہ صرف حنفیہ کے نزدیک بلکہ بالاتفاق ہر دو معاملوں میں بھینس گائے کی جنس سے ہے۔ واللہ اعلم۔ (مولانا) ابوعبدالکبیر عبدالجلیل السامرودی[1]۔

(۷) فتاویٰ ستاریہ کا فتویٰ:

مرکزی علماء غرباء اہل حدیث کے مجموع فتاویٰ ”فتاویٰ ستاریہ“ میں ہے:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بھینس کی قربانی جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

---

(۱) مجلہ نورِ توحید لکھنو 10 نومبر 1952ء، (ص:15)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائز ہے، کیونکہ بھینس اور گائے کا ایک ہی حکم ہے (۱)۔

(۸) علامہ نواب محمد صدیق حسن خان کا فتویٰ:

علامہ نواب محمد صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی بخاری رحمہ اللہ اپنے فتاویٰ میں "قربانی کے جانور کی عمر" کے تحت بطور دلیل جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث رسول ﷺ:

"لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ" [صحیح مسلم (3/1555) حدیث 1963]۔

دو دانت والے کے سوا ذبح نہ کرو، مگر کہ تم پر تنگی ہو تو بھیڑ کا جذعہ (ایک سال کا) ذبح کرو۔

پیش کرنے کے بعد "مسنۃ" کی تشریح میں فرماتے ہیں:

مسنۃ: ہر جانور میں سے "ثنی" کو کہتے ہیں اور "ثنی" بکری میں سے جو ایک سال مکمل کرنے کے بعد دوسرے میں ہو، اور گائے بھینس میں سے جو دو سال مکمل ہونے کے بعد تیسرے میں ہو، اور اونٹ جو پانچ سال مکمل کرنے کے بعد چھٹے میں ہو..." (۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ رحمہ اللہ بھی بھینس کی قربانی کے جواز کے قائل تھے، ورنہ

---

(۱) فتاویٰ ستاریہ جلد 3 ص 2 بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث، 13 / 47، نیز دیکھئے: فتاویٰ حصاریہ ومقالات علمیہ، تصنیف محقق العصر حضرت مولانا عبدالقادر حصاری رحمہ اللہ 5 / 455۔

(۲) دیکھئے: فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ القنوجی البخاری، ص 104، ترتیب محمد اشرف جاوید، ناشر مکتبہ الفہیم، مئوناتھ بھنجن، یوپی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گائے کے ساتھ بھینس کا ذکر نہ کرتے۔

(۹) محمد رفیق اثری کا فتویٰ:

استاذ العلماء شیخ محمد رفیق اثری (شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ، ضلع ملتان) کتاب "بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ" مولفہ حافظ نعیم الحق ملتانی (سابق مدرس جامعہ محمدیہ اہل حدیث بہاولپور) پر اپنے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

"... یہ مسئلہ کہ قربانی میں بھینس ذبح کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ سلف صالحین میں متنازعہ مسائل میں شمار نہیں ہوا۔ چند سال سے یہ مسئلہ اہل حدیث عوام میں قابل بحث بنا ہوا ہے۔ جبکہ ایسے مسئلے میں شدت پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ... فروعی مسائل میں تحقیق حق کے لئے شخصیات سے ہٹ کر نفس دلائل کو دیکھنا، پرکھنا اور صحیح نتیجہ اخذ کرنا ہی سلفیین کا شیوہ ہے"۔(۱)

(۱۰) فضیلۃ الشیخ امین اللہ پشاوری کا فتویٰ:

علامہ شیخ امان اللہ پشاوری اپنے شہرہ آفاق "فتاوی الدین الخالص" میں لکھتے ہیں:

إفحام الجاسوس في أدلة حل الجاموس

(1252) وسئل: مراراً عن الجاموس هل يجوز أن يضحى به وما دليل حله؟

الجواب: الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله محمد واله وصحبه أجمعين، أما بعد: فههنا ثلاثة أمور: الأول: منشأ السؤال، الثاني: أدلة

(۱) دیکھئے: بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، ص 35، دوسرا ایڈیشن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حل الجاموس، الثالث: الأضحية به.

1252- یہ سوال بارہا ہوا ہے کہ کیا بھینس کی قربانی جائز ہے؟ اور اس کے حلال ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ أجمعین، أما بعد:

یہاں تین باتیں ہیں: ۱۔ یہ سوال پیدا کہاں سے ہوا؟ ۲۔ بھینس کے حلال ہونے کے دلائل۔ ۳۔ بھینس کی قربانی۔

(پھر بھینس کی قربانی کے جواز کے دلائل پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں)

بھینس کی قربانی کی حلت کے دلائل بکثرت ہیں:

۱۔ کتاب وسنت جنہیں اللہ تعالی نے واضح عربی زبان میں نازل فرمایا ہے، چنانچہ جو لفظ بھی کسی چیز پر دلالت کرتا ہے اس کا حکم اس لفظ کے تحت شامل ہوتا ہے، یہ کہنا درست نہیں کہ یہ صریح نہیں ہے، مثلاً لفظ "غنم" یعنی بکری، اس کے تحت جو بھی جانور شامل ہوگا، اس کا حکم بکری کا ہوگا، اسی طرح قرآن میں "بقر" یعنی گائے کا لفظ آیا ہے، اب زبان عرب میں جس کو بھی بقر کہا جائے گا اس کا حکم گائے ہی کا ہوگا، تمام باتوں میں؛ اس کی حلت میں، قربانی کرنے میں، اس کا گوشت کھانے، دودھ پینے اور زکاۃ کے وجوب وغیرہ میں۔

چنانچہ جس طرح بقر کا لفظ کالی، سفید اور زرد گایوں اور گائے کی تمام انواع پر بولا جاتا ہے اسی طرح جاموس یعنی بھینس پر بھی بولا جاتا ہے، لہذا تمام باتوں میں اس کا حکم بھی گایوں کا ہوگا، اور جو یہ دعوی کرے کہ بھینس یا کالی گائیں بقر کے لفظ میں نہیں آتیں، وہ دلیل پیش کرے۔ (پھر اہل لغت کے متعدد اقوال سے بھینس کو گائے کی نوع ثابت کیا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ گایوں کی طرح بھینس میں بھی زکاۃ واجب ہے، اور گائے کی طرح بھینس کو کھانا اور اس کی قربانی کرنا جائز ہے۔ (پھر بھینس کے گائے کی جنس ہونے پر متعدد علماء سے اجماع نقل فرمایا ہے، اور ساتھ ہی مذاہب اربعہ کے علماء کے اقوال پیش کیا ہے)

۳۔ اس سلسلہ میں علی رضی اللہ عنہ، عکرمہ بن خالد، ابن سیرین وغیرہ کے آثار پیش کیا ہے۔

۴۔ نیز ان لوگوں کی تردید فرمائی ہے، جنہوں نے کہا ہے کہ بعض اِکے دُکے اہل لغت نے بھینس کو گائے کی جنس قرار دیا ہے۔ اسی طرح ان کی بھی تردید کی ہے جنہوں نے بھیمۃ الانعام کو اونٹ، گائے، بکری اور مینڈھے کے ناموں میں محصور کر دیا ہے۔ (۱)

(۱۱) مفتی اعظم پاکستان علامہ محمد عبید اللہ عفیف کا فتویٰ:

سوال: بھینس کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن مجید کے ظاہر سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ، بکری، دنبہ اور گائے کی قربانی دینی چاہیے، جیسے کہ ارشاد ہے:

﴿ لِيَذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلْأَنْعَـٰمِ ﴾

[الحج: ۳۴]۔

اور بظاہر بھینس گائے سے الگ دوسری قسم کا جانور معلوم ہوتا ہے۔ مگر لغت میں بھینس کو گائے کی قسم قرار دیا گیا ہے، چنانچہ منجد میں ہے:

(۱) دیکھئے: فتاوی الدین الخالص (عربی)، از فضیلۃ الشیخ امین اللہ پشاوری، (6/ 390-398)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”الجاموسُ جمعه جَوَامِيسُ صنف مِنْ كِبَارِ البَقَرِ، يكون داجنا منذ أصناف وحشيته “(ص100)۔

کہ پالتو بھینس بڑی گائے کی ایک قسم ہے، اسی وجہ سے شوافع اور حنفیہ کے نزدیک بھینس کی قربانی جائز ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَجَمِيعِ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ مِنْ الْجَوَامِيسِ وَالْعِرَابِ والدربانية“(شرح المھذب، 308/8)۔

کہ قربانی کے جانوروں میں گائے کی تمام اقسام جائز ہیں، خواہ گائے عربی ہو یا فارسی یعنی بھینس۔

اور ہدایہ حنفیہ میں بھی اس کا جواز موجود ہے۔ بہر حال بھینس چونکہ حلال چوپایہ ہے، اور ”من بھیمۃ الانعام“ کے عموم میں داخل نہیں، مگر اہل لغت کے مطابق یہ گائے کی ایک بڑی قسم ہے، اس لئے اس کی قربانی کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ تاہم یہ نہ تو سنت رسول اللہ ﷺ ہے نہ سنت صحابہ“۔ (۱)

(۱۲) نامور محقق علامہ حافظ صلاح الدین یوسف کا فتویٰ:

حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:

مذکورہ (آٹھ) جانوروں میں بھینس کا ذکر نہیں ہے، کیونکہ عرب بالخصوص حجاز (مکہ ومدینہ)

(۱) فتاویٰ محمدیہ- منہج سلف صالحین کے مطابق، مفتی اعظم پاکستان حضرۃ العلام مفتی محمد عبید اللہ خان عفیف، ترتیب ابو الحسن مبشر احمد ربانی، 1/592، ناشر مکتبہ قدوسیہ لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھینس کا وجود نہیں، اس لئے بھینس کے بارے میں بالخصوص قرآن و حدیث میں کوئی صراحت نہیں ہے۔ غیر عرب علاقوں میں بھینس پائی جاتی ہے' تاہم بعض علمائے لغت نے اسے گائے ہی کی ایک قسم قرار دیا ہے۔

جیسا کہ (حیاۃ الحیوان، 1/182۔ لسان العرب، 6/43۔ المغرب فی ترتیب المعرب اور المصباح المنیر، 1/134) وغیرہ میں ہے۔ اسی طرح محدثین نے بھینس کو حکم زکاۃ میں گائے کے حکم میں رکھا ہے، یعنی گائے میں زکاۃ کا جو حساب ہوگا اسی حساب سے بھینسوں میں سے زکاۃ ادا کی جائے گی۔

احناف نے (غالباً) اسی مشابہت حکم زکاۃ کی بنا پر اسے حکم قربانی میں بھی گائے کے حکم پر محمول کیا ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے:

"ویدخل في البقر الجاموس لأنه من جنسه" (ہدایہ، کتاب الاضحیۃ، 2/433)۔

قربانی میں بھینس گائے کا حکم رکھتی ہے، کیونکہ یہ اس کی جنس سے ہے۔

علماء اہل حدیث اس بارے میں مختلف الرائے ہیں، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ بھینس کی قربانی کے قائل ہیں۔ (ملاحظہ ہو: فتاویٰ ثنائیہ، 1/520)۔

مولانا عبد القادر عارف حصاری رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث کے ایک محقق عالم تھے، ان کا بھی ایک فتویٰ کئی سال قبل (الاعتصام، 8 نومبر 1974ء) میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے بھینس کی قربانی کے جواز میں دلائل مہیا فرمائے تھے۔

لیکن دوسری طرف بعض علماء اہل حدیث بر بنائے احتیاط بھینس کی قربانی کے جواز کے قائل نہیں، جیسا کہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب محدث روپڑی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، چنانچہ وہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کے جواب میں کہ کیا بھینسے (کٹے) کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟ لکھتے ہیں:

"قرآن مجید پارہ 8 رکوع 4 میں بہیمۃ الانعام کی چار قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ دنبہ، بکری، اونٹ گائے۔ بھینس ان چار میں نہیں۔ اور قربانی کے متعلق حکم ہے کہ بہیمۃ الانعام سے ہو۔ اس بنا پر بھینس کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں زکاۃ کے مسئلہ میں بھینس کا حکم گائے والا ہے۔۔۔ یاد رہے کہ بعض مسائل احتیاط کے لحاظ سے دو جہتوں والے ہوتے ہیں اور عمل احتیاط پر کرنا پڑتا ہے۔۔۔ ایسا ہی بھینس کا معاملہ ہے اس میں بھی دونوں جہتوں پر عمل ہوگا۔ زکاۃ ادا کرنے میں احتیاط ہے قربانی نہ کرنے میں احتیاط ہے۔ اس بنا پر بھینسے کی قربانی جائز نہیں، اور بعض نے جو یہ لکھا ہے کہ: "الْجَامُوسُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ" یعنی "بھینس گائے کی قسم ہے"۔ یہ بھی اسی زکاۃ کے لحاظ سے صحیح ہوسکتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ بھینس دوسری جنس ہے۔ (فتاویٰ اہل حدیث، 2/ 467،466)۔

اس تفصیل سے واضح ہے کہ علماء اہل حدیث میں دو رائیں پائی جاتی ہیں، اس لئے اس مسئلہ میں تشدد اختیار کرنا صحیح نہیں ہے، اگر کوئی شخص بر بنائے احتیاط بھینس کی قربانی کے جواز کا قائل نہ ہو تو اسے یہ رائے رکھنے اور اس پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن اگر کوئی شخص دیگر علماء کی رائے کے مطابق بھینس کی قربانی کرتا ہے' تو قابل ملامت وہ بھی نہیں۔ جواز کی گنجائش بہر حال موجود ہے، کیونکہ بہت سے علماء لغت نے اسے گائے ہی کی جنس سے قرار دیا ہے۔ مولانا عبید اللہ رحمانی رحمہ اللہ صاحب مرعاۃ المفاتیح نے بھی یہی بات لکھی ہے۔ (مرعاۃ، 2/ 354، طبع اول)۔(1)

(1) دیکھئے: فضائل عشرۂ ذوالحجہ اور احکام ومسائل عید الاضحیٰ، از شیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ، (ص: 41-44)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) معروف محقق حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

عصر حاضر کے معروف محقق حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی قربانی کتاب وسنت سے ثابت ہے اور یہ بات بالکل صحیح ہے کہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے، اس پر ائمہ اسلام کا اجماع ہے۔

امام ابن المنذر فرماتے ہیں: ''وأجمعوا علی أن حکم الجوامیس حکم البقر'' اور اس بات پر اجماع ہے کہ بھینسوں کا وہی حکم ہے جو گائیوں کا ہے۔ (الاجماع کتاب الزکاۃ، ص ۴۳)۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں: ''لاخلاف في هذا نعلمه'' اس مسئلے میں ہمارے علم کے مطابق کوئی اختلاف نہیں۔ (المغنی ج ۲ ص ۲۴۰ مسئلہ: ۱۷۱۱)

زکوۃ کے سلسلے میں اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ بھینس گائے کی جنس میں سے ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بھینس گائے کی ہی ایک قسم ہے۔ تاہم چونکہ نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صراحتاً بھینس کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں لہٰذا بہتر یہی ہے کہ بھینس کی قربانی نہ کی جائے بلکہ صرف گائے، اونٹ، بھیڑ اور بکری کی ہی قربانی کی جائے اور اسی میں احتیاط ہے۔ واللہ اعلم۔[1]

(۱) فتاوی علمیہ المعروف بہ توضیح الاحکام، 2/181۔ نیز دیکھئے: قربانی کے مسائل، محدث ہند و پاک حافظ زبیر علی زئی، (ص:27)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) حافظ ابویحییٰ نور پوری نائب مدیر "السنۃ" جہلم کا فتویٰ:

حافظ نور پوری صاحب اپنی مفید مختصر تحریر "بھینس کی قربانی" میں دلائل، اقوال اور حوالوں کے بعد فرماتے ہیں:

"الحاصل: بھینس، گائے کی ایک نسل ہے، اس کی قربانی بالکل جائز ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ أبرم وأحکم۔ (۱)

(۱۵) حافظ نعیم الحق عبدالحق ملتانی کا فتویٰ:

ملاحظہ فرمائیں، اس موضوع پر لکھی گئی سب سے مفصل کتاب: بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ۔ از حافظ نعیم الحق ملتانی۔ (۲)

نوٹ: حافظ نعیم الحق ملتانی صاحب نے اس موضوع پر اپنی نہایت مفصل کتاب "بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ" میں بھینس کی قربانی کے جواز پر مزید چند اہل علم کے فتاوے نقل کئے ہیں، جو انہیں بذریعہ خط موصول ہوئے تھے، یہاں باختصار ان فتاوٰں کا ذکر کیا جاتا ہے:

(۱۶) مولانا ابو عمر عبدالعزیز نورستانی کا فتویٰ:

موصوف مسئلہ کی بابت مختلف دلائل، اقوال، تعلیلات اور گائے اور بھینس کے حکم کی یکسانیت پر اجماع وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد خلاصہ لکھتے ہیں:

(۱) دیکھئے: بھینس کی قربانی، از فضیلۃ الشیخ حافظ ابویحییٰ نور پوری، نائب مدیر ماہنامہ "السنۃ" جہلم۔
http://ircpk.com/books/miscellenous/5488-sacrifice-of-cow.html

(۲) دیکھئے: بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، از حافظ نعیم الحق ملتانی، (دوسرا ایڈیشن، ملنے کا پتہ: اسلامک سنٹر، ملتان)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر میری ناقص رائے میں ان علماء کا موقف درست اور صحیح ہے جو جواز کے قائل ہیں"۔

ھذا واللہ اعلم وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم

کتبہ: ابوعمر عبدالعزیز نورستانی

۱۲/ ۵/ ۱۹۹۸ء۔(۱)

(۱۷) جماعت غرباء اہلحدیث کراچی پاکستان کے مفتی مولانا عبدالقہار اور نائب مفتی مولانا محمد ادریس سلفی صاحبان کا فتویٰ:

الجواب بعون الوھاب:

صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً بھینس چوپایہ جانوروں میں سے ہے، اور اس کی قربانی کرنا درست ہے، کیونکہ گائے کی جنس سے ہے۔ گائے کی قربانی جائز ہے اس لئے بھینس کی قربانی جائز و درست ہے۔ اس دلیل کو اگر نہ مانا جائے تو گائے کے ہم جنس بھینس کے دودھ اور اس کے گوشت کے حلال ہونے کی بھی دلیل مشکوک ہو جائے گی۔۔۔"۔

الجواب صحیح، عبدالقہار عفی عنہ۔(۲)

(۱۸) حافظ احمد اللہ فیصل آبادی کا فتویٰ:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

کے بعد عرض ہے کہ میری کئی سالوں کی تحقیق ہے کہ بھینسے کی قربانی جائز ہے، لہٰذا میں آپ

(۱) دیکھئے: بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، ص: (235-228)۔

(۲) دیکھئے: بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، ص: (239-237)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بھینسے کی قربانی کرنے میں متفق ہوں، اور اس بات پر بھی متفق ہوں کہ سورۃ الحج میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ﴾ [الحج: ۳۴]۔

یہ لفظ عام ہے اور ہر پالتو جانور کو شامل ہے، نص قرآن سے کسی حیوان کو خارج کرنا صحیح نہیں، رسول اللہ ﷺ کا "جاموس" (بھینس) کی قربانی نہ کرنا اس کے مختلف وجوہ ہو سکتے ہیں، مثلاً جاموس کی حجاز میں قلت کی وجہ سے قربانی نہ کی ہو یا اور کوئی وجہ ہو۔ لہٰذا نبی اکرم ﷺ کے فعل سے عدم جواز کی دلیل صحیح نہیں۔ بعض علماء کا یہ کہنا کہ "جاموس" بقر کی جنس سے نہیں ہے، کیونکہ ان دونوں کی صورت میں بڑا فرق ہے، یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ دنبہ اور مینڈھا ان کی صورتوں میں بھی فرق ہے، کیونکہ دنبے کی چکلی ہوتی ہے اور مینڈھے کی چکلی نہیں ہوتی، یہ واضح فرق ہے، اور بالاتفاق اہل لغت کے یہاں اس کو "ضان" کہا جاتا ہے۔۔۔۔"۔ (۱)

واللہ اعلم۔

(۱) دیکھئے: بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ، ص: (240)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارہویں فصل:

بھینس کی قربانی سے متعلق
بعض اشکالات اور شبہات کا ازالہ

بھینس کی قربانی کے مطلق عدم جواز کے قائلین کے یہاں بعض اشکالات وشبہات ہیں جس کی بنا پر انہیں بھینس کی قربانی کے جواز پر اطمینان نہیں ہے، ان شبہات و اشکالات میں کچھ علمی ہیں اور کچھ عوامی، ذیل میں ان میں سے چند اہم اشکالات وشبہات کا ازالہ کیا جارہا ہے تاکہ مسئلہ کی بابت کسی قسم کی الجھن باقی نہ رہ جائے، وباللہ التوفیق۔

اولاً: علمی اشکالات:

پہلا اشکال: (عدم وجود نص)

بھینس کی قربانی جائز نہیں کیونکہ بھینس کے سلسلہ میں کتاب وسنت میں کوئی نص موجود نہیں، اور متنازع ومختلف فیہ امر کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹانے کا حکم دیا گیا ہے، اور لوٹانے پر بھینس کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا!!

ازالہ:

۱۔ کتاب وسنت کی طرف لوٹانے پر اس میں باللفظ 'الجاموس' یعنی بھینس کا ذکر نہیں ملتا، لیکن ''البقر'' کی جنس کا ذکر بصراحت موجود ہے، اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گائے کی غیر عربی نسل و نوع ہے لہٰذا لفظاً نہیں بلکہ باعتبار جنس اس کا ذکر موجود ہے اور اسی لئے دونوں کا حکم قربانی و زکاۃ میں یکساں ہے، جیسا کہ سابقہ فصلوں میں اس کی تفصیلات ذکر کی جا چکی ہیں۔

۲۔ کتاب و سنت کی فہم کے لئے زبان کتاب و سنت (عربی) اور اس میں وارد الفاظ و کلمات کا صحیح معنیٰ و مدلول جاننا حد درجہ ضروری ہے، اور قرآن و سنت میں وارد لفظ "البقر" کا معنیٰ و مدلول ماہرین لغت عرب اور علماء تفسیر، حدیث و فقہ نے بخوبی واضح کیا ہے کہ "الابل، البقر، المعز، الضان" یہ اجناس ہیں ان کی جو بھی انواع و اصناف دنیا میں پائی جاتی ہیں سب اس میں شامل ہیں، اور جاموس (بھینس) بھی جنس "البقر" کی ایک غیر عربی نسل و نوع ہے، لہٰذا اس میں بھی زکاۃ فرض اور اس کی قربانی جائز ہے، جیسا کہ تفصیلات گزر چکی ہیں۔

۳۔ کتاب و سنت کی فہم کے لئے سلف امت کی فہم ناگزیر ہے، جیسا کہ مخفی نہیں، اور امت کے سلف کا فہم یہ ہے کہ بھینس گائے ہی کی ایک نوع و نسل ہے، اور دونوں کا حکم اجماعی طور پر یکساں ہے۔ صحیح ہے کہ گائے کی یہ نوع عہد رسالت اور عہد صحابہ میں متعارف نہ تھی، لیکن اس کے بعد جب سے متعارف ہوئی اور سلف امت کی نگاہوں کے سامنے آئی، انہوں نے اسے گائے ہی کی ایک نوع سمجھا، اور زکاۃ و قربانی میں اس کا حکم گائے کا رکھا۔

۴۔ کتاب و سنت کے نصوص میں باللفظ تمام اشیاء کا ذکر ہونا ضروری نہیں نہ ہی اثبات و نفی اور حلال و حرام کا حکم کسی چیز کے منصوص ہونے ہی پر موقوف ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ میں تمام تر اشیاء اور ان کے انواع و اقسام کا نام ذکر نہیں کیا گیا ہے، بلکہ شریعت اسلامیہ جامع، کامل، شامل اور ثابت شریعت ہے، اس میں کلیات، مبادی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول ہیں خواہ ان کا حکم حلت کا ہو یا حرمت کا۔ اسی طرح بہیمۃ الانعام میں شامل لفظ ''البقر'' میں گائے کی جو بھی نسلیں اور قسمیں دنیا میں پائی جاتی ہیں سب شامل ہیں۔

دوسرا اشکال: (لغت عرب سے استدلال)

کتاب وسنت میں بھینس کا ذکر نہیں ہے، اس کے بارے میں کوئی نص نہیں ہے، صرف لغت عرب سے استدلال کر کے اس کی قربانی کو جائز کہنا درست نہیں، لغت عرب شرعی مسئلہ میں دلیل نہیں بن سکتی!!

ازالہ:

ا۔ محض عربی زبان سے استدلال کر کے بھینس کی قربانی کو جائز نہیں قرار دیا گیا ہے، بلکہ لغت عرب سے لفظ ''البقرۃ'' اور ''الجاموس'' کے معنیٰ ومدلول کی تعیین کی گئی ہے، اور ظاہر ہے کہ کسی بھی زبان کے الفاظ کے معنیٰ ومدلول کو اس زبان کے ماہرین ہی جانتے ہیں، لہٰذا لغت عرب سے معلوم ہوا کہ جاموس بقر کی جنس سے ایک نوع ہے، اور یہ کسی شاذ ونادر کا قول نہیں ہے بلکہ اس پر تمام علماء لغت کا اجماع ہے، کسی نے بھی اس کے خلاف نہیں لکھا ہے۔

۲۔ لغت عرب سے جاموس کے معنیٰ ومدلول کے بعد علماء شریعت، مفسرین، محدثین، فقہاء، شارحین حدیث اور علماء فتاویٰ کی توضیحات دیکھی گئیں تو معلوم ہوا کہ علماء شریعت نے بھی بھینس کو گائے ہی کی جنس مانا ہے، بلکہ دونوں کے حکم کی یکسانیت پر اجماع امت ہے، یعنی لغت عرب اور مدلول شرع میں کوئی تعارض نہیں ہے، لہٰذا اس میں گائے کے مثل زکاۃ فرض اور قربانی کو جائز قرار دیا ہے۔

۳۔ شریعت اسلامیہ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ عربی زبان میں ہیں، لہٰذا شریعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عربی زبان کی اہم مسلم ہے۔اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد و مقصود کا فہم زبان عرب کی معرفت پر موقوف ہے۔اس کے بغیر شریعت کے الفاظ کے معانی و مدلولات کو نہیں سمجھا جا سکتا۔اور کتاب و سنت کے معانی بالعموم کلام عرب کے معانی کے موافق ہیں (۱)۔چنانچہ اہل علم سے مخفی نہیں کہ علماء اسلام سلف تا خلف اپنی کتابوں میں الفاظ شریعت کی لغوی تشریح کرتے رہے ہیں (۲)،تا کہ لفظ کا اصل وضع اور معنیٰ و مدلول معلوم ہو سکے۔اور اگر ایسا نہ ہوتا تو جو چاہتا کسی بھی لفظ کا کوئی بھی معنیٰ نکال لیتا۔جیسا کہ اہل بدعت کا شیوہ اور وطیرہ رہا ہے۔اہل علم کی چند تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وإنما بدأت بما وصفتُ، من أن القُرآن نزل بلسان العرب دون غيره: لأنه لا يعلم مِن إيضاح جُمَل عِلْم الكتاب أحد جهِل سَعَة لسان العرب، وكثرة وجوهه، وجِماعَ معانيه، وتفرقَها. ومن عِلمه انتفتْ عنه الشُّبَه التي دخلَتْ على

(۱) مثال کے طور پر حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

”فَإِنَّ التَّهَجُّدَ: مَا كَانَ بَعْدَ نَوْمٍ. قَالَهُ عَلْقَمَةُ، وَالْأَسْوَدُ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ الْمَعْرُوفُ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ. وَكَذَلِكَ ثَبَتَتِ الْأَحَادِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَتَهَجَّدُ بَعْدَ نَوْمِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ، وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ“.

کیونکہ تہجد سونے کے بعد اٹھنے کو کہتے ہیں۔جیسا کہ علقمہ،اسود،ابراہیم نخعی،اور دیگر مفسرین نے کہا ہے۔اور لغت عرب میں یہی معروف ہے۔اسی طرح ابن عباس،عائشہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بھی ثابت ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے بعد اٹھتے تھے“۔[تفسیر ابن کثیر (5 / 103)،نیز دیکھیے: معالم اصول الفقہ عند أهل السنة والجماعة،محمد بن حسین جیزانی،ص 378،جمعیۃ إحیاء التراث الاسلامی]۔

(۲) اس کی مثالوں سے تفسیر،شروح احادیث اور فقہ و فتاوی کی کتابیں بھری پڑی ہیں،شمار سے خارج ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من جهل لسانها"۔(۱)

اور میں نے یہ بات اس لئے شروع کی ہے کہ قرآن کریم عرب کی زبان میں اترا ہے کسی اور کی نہیں؛ کیونکہ کوئی بھی شخص جو زبان عرب کی وسعت، اس کے پہلوؤں کی کثرت اور اس کے معانی کے اتحاد وافتراق سے ناواقف ہوگا، کتاب اللہ کی عبارتوں کی وضاحت سے لاعلم ہوگا۔

اسی طرح امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تابعین کی تفسیر کے بارے میں فرماتے ہیں:

"فَإِنِ اخْتَلَفُوا فَلَا يَكُونُ بَعْضُهُمْ حُجَّةً عَلَى بَعْضٍ، وَلَا عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ، وَيُرْجَعُ فِي ذَلِكَ إِلَى لُغَةِ الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَّةِ أَوْ عُمُومِ لُغَةِ الْعَرَبِ، أَوْ أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ فِي ذَلِكَ"۔(۲)

اگر تفسیر میں تابعین مختلف ہوں تو کوئی کسی کے خلاف حجت نہیں ہوگا، نہ ہی اپنے بعد والوں پر، اور اس سلسلہ میں قرآن یا سنت کی زبان کی طرف یا عموم زبان عرب کی طرف یا اس بارے میں اقوال صحابہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَالْمَعْرِفَةُ لِمَعَانِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنْ هَذَيْنِ الطَّرِيقَيْنِ: مِنْ أَهْلِ التَّفْسِيرِ الْمَوْثُوقِ بِهِمْ مِنَ السَّلَفِ وَمِنَ اللُّغَةِ: الَّتِي نَزَلَ الْقُرْآنُ بِهَا وَهِيَ لُغَةُ الْعَرَبِ"۔ (۳)

(۱) الرسالہ للشافعی (1/50)۔

(۲) تفسیر ابن کثیر ت سلامۃ (1/10)۔

(۳) مجموع الفتاوی (6/587)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب اللہ کے معانی کی معرفت دراصل ان دو طریقوں سے لی جاتی ہے: سلف کے قابل اعتماد علماء تفسیر سے اور اس زبان سے جس میں قرآن کریم اترا ہے، یعنی زبان عرب سے۔

نیز فرماتے ہیں:

”فَمَعْرِفَةُ الْعَرَبِيَّةِ الَّتِي خُوطِبْنَا بِهَا مِمَّا يُعِينُ عَلَى أَنْ نَفْقَهَ مُرَادَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِكَلَامِهِ، وَكَذَلِكَ مَعْرِفَةُ دَلَالَةِ الْأَلْفَاظِ عَلَى الْمَعَانِي؛ فَإِنَّ عَامَّةَ ضَلَالِ أَهْلِ الْبِدَعِ كَانَ بِهَذَا السَّبَبِ؛ فَإِنَّهُمْ صَارُوا يَحْمِلُونَ كَلَامَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ عَلَى مَا يَدَّعُونَ أَنَّهُ دَالٌّ عَلَيْهِ وَلَا يَكُونُ الْأَمْرُ كَذَلِكَ“۔(۱)

چنانچہ عربی زبان کی معرفت جس کے ذریعہ ہمیں مخاطب کیا گیا ہے، ان چیزوں میں سے ہے جس سے ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام سے ان کا مراد و مقصود سمجھنے اور اسی طرح معانی پر الفاظ کی دلالت کی معرفت میں مدد ملتی ہے؛ کیونکہ بدعتیوں کی عام طور پر گمراہی کا سبب یہی تھا؛ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو اس چیز پر محمول کرتے تھے جو ان کا دعویٰ ہوتا تھا کہ وہ اسی چیز پر دلالت کرتا ہے، جبکہ معاملہ ویسا نہیں ہوتا تھا۔

اور یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے زبان عرب کے ذریعہ اہل بدعت و انحراف کی بہت سی گمراہیوں کا پردا فاش کیا ہے، اس بارے میں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ کلام الٰہی کے آواز ہونے پر قرآن (لفظ نداء) سے استدلال، اور لغت عرب سے اس کا معنیٰ و مدلول واضح کرکے مخالفین کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”هَذِهِ الصِّفَةُ: دَلَّ عَلَيْهَا الْقُرْآنُ؛ فَإِنَّ اللَّهَ أَخْبَرَ بِمُنَادَاتِهِ لِعِبَادِهِ فِي غَيْرِ آيَةٍ

(۱) مجموع الفتاوی (7/116)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ} ... وَ"النِّدَاءُ" فِي لُغَةِ الْعَرَبِ هُوَ صَوْتٌ رَفِيعٌ؛ لَا يُطْلَقُ النِّدَاءُ عَلَى مَا لَيْسَ بِصَوْتٍ لَا حَقِيقَةً وَلَا مَجَازًا"۔ (۱)

اس صفت "کلام" پر قرآن کریم دلالت کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کئی آیتوں میں اپنے بندوں کو پکارنے کی خبر دی ہے، جیسا کہ ارشاد ہے: (اور ہم نے انہیں طور کے دائیں جانب سے پکارا) ... اور "نداء" عربی زبان میں بلند آواز کو کہتے ہیں؛ حقیقی یا مجازی کسی بھی طرح جس میں آواز نہ ہو اسے "نداء" نہیں کہا جاتا۔

۲۔ عقل کی حقیقت وماہیت کے سلسلہ میں لغت عرب کے ذریعہ فلاسفہ کی گمرہی بے نقاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَيُرَادُ "بِالْعَقْلِ" الْغَرِيزَةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي الْإِنْسَانِ يَعْقِلُ بِهَا. وَأَمَّا أُولَئِكَ فَـ "الْعَقْلُ" عِنْدَهُمْ جَوْهَرٌ قَائِمٌ بِنَفْسِهِ كَالْعَاقِلِ وَلَيْسَ هَذَا مُطَابِقًا لِلُغَةِ الرُّسُلِ وَالْقُرْآنِ"۔ (۲)

عقل سے مراد وہ طبعی وفطری صلاحیت ہے جسے اللہ نے انسان میں رکھا ہے جس سے وہ سمجھتا ہے، لیکن فلاسفہ کے یہاں عقل ایک قائم بالذات جوہر ہے، جیسے عقلمند، اور یہ بات رسولوں اور قرآن کریم کی زبان (عربی) کے مطابق نہیں ہے!!

۳۔ زبان عربی کے ذریعہ صوفیوں اور وحدۃ الوجودیوں کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وَأَمَّا قَوْلُهُ (وَهُوَ مَعَكُمْ) فَلَفْظُ (مَعَ) لَا تَقْتَضِي فِي لُغَةِ الْعَرَبِ أَنْ يَكُونَ أَحَدُ

(۱) مجموع الفتاوی (6/530-531)۔

(۲) مجموع الفتاوی (11/231)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْئَيْنِ مُخْتَلِطًا بِالْآخَرِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى {اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ}''۔ (۱)

رہا فرمان باری: ''اور وہ تمہارے ساتھ ہے'' سے استدلال، تو لفظ ''مع'' عربی زبان میں اس بات کا مقاضی نہیں ہے کہ دو چیزوں میں سے ایک دوسرے سے خلط ملط اور ملی ہوئی ہو، جیسا کہ ارشاد ہے: (اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ)۔

۴۔ اسی طرح امامت علی رضی اللہ عنہ کی بابت رافضی ابن المطہر (۲) کی قرآنی دلیلوں میں سے تیسویں دلیل {مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ، بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ، يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ} [الرحمن:19-22]۔ میں:

بحرین سے مراد: فاطمہ و علی، برزخ سے مراد نبی کریم ﷺ، اور لولو اور مرجان سے مراد: حسن اور حسین رضی اللہ عنہم، کو مراد لینے کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''أَنَّ تَسْمِيَةَ هَذَيْنِ بَحْرَيْنِ، وَهَذَا لُؤْلُؤًا، وَهَذَا مَرْجَانًا، وَجَعْلَ النِّكَاحِ مَرَجًا - أَمْرٌ لَا تَحْتَمِلُهُ لُغَةُ الْعَرَبِ بِوَجْهٍ، لَا حَقِيقَةً وَلَا مَجَازًا، بَلْ كَمَا أَنَّهُ كَذِبٌ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى الْقُرْآنِ، فَهُوَ كَذِبٌ عَلَى اللُّغَةِ''۔ (۳)

---

(۱) مجموع الفتاوی (249/11)۔

(۲) یہ ''منہاج الکرامۃ فی معرفۃ الامامۃ'' کا مصنف حسین بن یوسف ابن المطہر جمال الدین الاسدی الحلی رافضی معتزلی ہے، جس کی اور عمومی طور پر تمام روافض کی تردید میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے نو جلدوں پر مشتمل اپنی مایہ ناز بے مثال موسوعی کتاب ''منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعۃ القدریۃ'' لکھی، شیخ الاسلام رحمہ اللہ اس بد باطن کو ابن المنجس کہتے تھے، اسی طرح اس کی کتاب ''منہاج الکرامۃ'' کے بارے میں کہتے تھے کہ وہ منہاج الندامۃ کہے جانے کی مستحق ہے۔ دیکھئے: منہاج السنۃ النبویۃ (21/1)، والوافی بالوفیات (13/7)، و (54/13)۔

(۳) منہاج السنۃ النبویۃ (247/7)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں (علی و فاطمہ) کو سمندر، اور حسن کو موتی اور حسین کو مرجان کا نام دینا اور نکاح کو مرج، قرار دینا، ایسی بات ہے کہ زبان عرب کسی بھی طرح اس کی متحمل نہیں، نہ حقیقی طور پر نہ ہی مجازی طور پر، بلکہ یہ بات جس طرح اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ ہے اسی طرح زبان عرب پر بھی جھوٹ ہے۔

اس لئے اعتراض بجا اور برمحل تو اس وقت ہوتا جب کسی بات کو زبان عرب کی موافقت کے بغیر ثابت کیا جاتا، مثلاً یہ کہا جاتا کہ "جاموس" کو "بقر" کے حکم میں ماننا درست نہیں ہے، کیونکہ زبان عرب سے اس کی موافقت وتائید نہیں ہوتی ہے!! جبکہ یہاں مسئلہ اس کے برعکس ہے، فلیتدبر۔

خلاصہ کلام اینکہ زبان عرب سے استدلال نصوص شریعت کے فہم کی بنیاد اور اساس ہے جو ایک امر مطلوب ہے نہ کہ باعث عیب۔ واللہ اعلم

تیسرا اشکال: (گائے اور بھینس میں مغایرت، قسم نہ ٹوٹنے کا مسئلہ)

ایک فقہی فرعی مسئلہ فقہاء حنفیہ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ:

"من حلف أن لا يأكل لحم البقر فأكل لحم الجاموس لا يكون حانثاً، وإن حلف بالطلاق لم تطلق زوجته بأكل لحم الجاموس"۔(۱)

جو یہ قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا، پھر بھینس کا گوشت کھالے تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی، اسی طرح اگر گائے کا گوشت کھانے پر بیوی کی طلاق موقوف کردے تو بھینس کا

(۱) دیکھئے: مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح (5/81)، والبحر الرائق شرح کنز الدقائق (2/232)، وآئینہ تحقیق از مفتی فیض، ص35، وفتاوائے فیض، ص161)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشت کھانے سے بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

ازالہ:

ا۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ متفق علیہ نہیں ہے، بلکہ فقہاء کی ایک جماعت نے اس کے برخلاف قسم کی مذکورہ صورتوں میں حانث ہونے یعنی قسم ٹوٹ جانے کی صراحت فرمائی ہے، بطور مثال ملاحظہ فرمائیں:

الف: علامہ ابن النجیم حنفی فرماتے ہیں:

"ولو حلف لا يأكل لحم بقرة فأكل لحم الجاموس يحنث لا في عكسه لأنه نوع لا يتناول الأعم"۔[۱]

اگر کوئی قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا، اور بھینس کا گوشت کھالے تو حانث ہوجائے گا لیکن اس کے برعکس میں نہیں، کیونکہ بھینس نوع ہے اعم کو شامل نہیں ہوگا۔

ب: علامہ داماد افندی حنفی مزید وضاحت سے فرماتے ہیں:

"وَفِي الْخَانِيَّةِ: لَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ لَحْمَ الْبَقَرِ فَأَكَلَ لَحْمَ الْجَامُوسِ أَوْ بِالْعَكْسِ حَنِثَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَكُونُ حَانِثًا.وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَأْكُلَ لَحْمَ الْبَقَرِ فَأَكَلَ لَحْمَ الْجَامُوسِ حَنِثَ، وَبِالْعَكْسِ لَا يَحْنَثُ، وَهَذَا أَصَحُّ"۔[۲]

خانیہ میں ہے کہ: اگر قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا، اور بھینس کا گوشت کھالے، یا اس کے برعکس (یعنی بھینس نہ کھانے کی قسم کھا کر گائے کا گوشت کھالے) تو دونوں صورتوں

(۱) النہر الفائق شرح کنز الدقائق (3/79)۔

(۲) مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر (1/559)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حانث ہو جائے گا، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حانث نہیں ہوگا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ: اگر قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا، اور بھینس کا گوشت کھالے تو حانث ہو جائے گا لیکن اس کے برعکس میں حانث نہیں ہوگا، اور صحیح ترین بات یہی ہے۔

ج: امام ابو محمد بغوی شافعی فرماتے ہیں:

"ولو حلف لا يأكل لحم البقر، فأكل لحم الجاموس يحنث"۔ (۱)

اگر قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا، اور بھینس کا گوشت کھالے تو حانث ہو جائے گا۔

د: امام احمد ابن الرفعہ فرماتے ہیں:

"لو حلف: لا يأكل لحم البقر، فأكل لحم الجاموس، حنث"۔ (۲)

اگر قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا، اور بھینس کا گوشت کھالے تو حانث ہو جائے گا۔

ھ: علامہ عبد الرحمن جزیری فرماتے ہیں:

"وإذا حلف لا يأكل لحم بقر فإنه يحنث إذا أكله أو أكل لحم الجاموس"۔ (۳)

اگر گائے کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائے تو گائے یا بھینس کا گوشت کھانے سے حانث ہو جائے گا۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن علماء و فقہاء نے عدم حنث یعنی قسم نہ ٹوٹنے کی بات کہی

---

(۱) التہذیب فی فقہ الامام الشافعی (8/127)۔

(۲) کفایۃ النبیہ فی شرح التنبیہ (14/461)۔

(۳) الفقہ علی المذاہب الاربعۃ (2/97)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے انہوں نے گائے اور بھینس میں مغایرت نہیں بلکہ مجانست ثابت کرتے ہوئے، محض قسم کے باب میں عرف و عادت کے اعتبار سے کہی ہے، چنانچہ بطور مثال اہل علم کی صراحت ملاحظہ فرمائیں:

الف: علامہ مرغینانی فرماتے ہیں:

"والجواميس والبقر سواء، لأن اسم البقر يتناولهما، إذ هو نوع منه؛ إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته، فلذلك لا يحنث به في يمينه: لا يأكل لحم بقر، والله أعلم"۔ (۱)

بھینسیں اور گائیں برابر ہیں، کیونکہ گائے کا نام دونوں کو شامل ہے، اس لئے کہ بھینس اس کی نوع ہے، البتہ ہمارے علاقہ میں بھینس کی قلت کے سبب لوگوں کے ذہن اس طرف نہیں جاتے، اور اسی لئے گائے کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھانے والا بھینس کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہوگا، واللہ اعلم۔

ب: علامہ ابن نجیم مصری حنفی فرماتے ہیں:

"وَلَوْ حَلَفَ لَا يَأْكُلُ لَحْمَ بَقَرَةٍ لَمْ يَحْنَثْ بِأَكْلِ لَحْمِ الْجَامُوسِ؛ لِأَنَّهُ، وَإِنْ كَانَ بَقَرًا حَتَّى يُعَدُّ فِي نِصَابِ الْبَقَرِ، وَلَكِنْ خَرَجَ مِنْ الْيَمِينِ بِتَعَارُفِ النَّاسِ"۔ (۲)

اگر قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا تو بھینس کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہوگا؛

---

(۱) الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی (1/98)۔

(۲) البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحۃ الخالق و تکملۃ الطوری (4/348)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ گرچہ بھینس گائے ہے حتیٰ کہ اسے گائے کے نصاب میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن لوگوں کے تعارف کے سبب وہ قسم سے خارج ہے۔

ج: اسی طرح گائے اور بھینس کے حکم کی یکسانیت کے خلاف قسم کے باب میں حانث ہونے کا اعتراض رفع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَلَا يَرِدُ عَلَيْهِ مَا إِذَا حَلَفَ لَا يَأْكُلُ لَحْمَ الْبَقَرِ فَأَكَلَهُ فَإِنَّهُ لَا يَحْنَثُ كَمَا فِي الْهِدَايَةِ؛ لِأَنَّ أَوْهَامَ النَّاسِ لَا تَسْبِقُ إِلَيْهِ فِي دِيَارِنَا لِقِلَّتِهِ، ... وَلِهَذَا لَوْ حَلَفَ لَا يَشْتَرِي بَقَرًا فَاشْتَرَى جَامُوسًا يَحْنَثُ بِخِلَافِ الْبَقَرِ الْوَحْشِيِّ"۔(۱)

اور اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ اگر کوئی قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا، اور بھینس کھالے تو حانث نہیں ہوگا، جیسا کہ ہدایہ میں ہے، کیونکہ ہمارے ملک میں اس کی قلت کے سبب لوگوں کے خیالات اس طرف نہیں جاتے۔ ... آگے لکھتے ہیں: اسی لئے اگر کوئی قسم کھالے کہ گائے نہیں خریدے گا اور بھینس خرید لے تو حانث ہو جائے گا، برخلاف وحشی گائے کے۔

د: علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

"(والجواميس والبقر سواء) لأنها نوع منه، فتتناولهما النصوص الواردة باسم البقر، بخلاف ما إذا حلف لا يأكل لحم البقر، حيث لا يحنث بأكل الجاموس، لأن مبنى الأيمان على العرف، وفي العادة أوهام الناس لا يسبق إليه"۔(۲)

(۱) البحر الرائق شرح کنز الدقائق (2/232)، نیز دیکھیے: درر الحکام شرح غرر الأحکام (1/176)۔

(۲) منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک (ص:227)، وتبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (1/263)، والبنایۃ شرح الهدایۃ (3/329)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھینسیں اور گائیں برابر ہیں، کیونکہ بھینس اس کی نوع ہے، لہٰذا گائے کے نام سے وارد نصوص دونوں کو شامل ہیں، برخلاف اس مسئلہ کے کہ اگر کوئی گائے کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھالے تو بھینس کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہوتا، کیونکہ قسمیں عرف پر مبنی ہوتی ہیں، اور عام طور پر لوگوں کے ذہن بھینس کی طرف نہیں جاتے۔

ھ: علامہ عبدالغنی دمشقی فرماتے ہیں:

”(والجواميس والبقر سواء) لاتحاد الجنسية؛ إذ هو نوع منه، وإنما لم يحنث بأكل الجاموس إذا حلف لا يأكل لحم البقر لعدم العرف“۔(۱)

جنس کی یکسانیت کی وجہ سے بھینسیں اور گائیں برابر ہیں، کیونکہ بھینس اس کی ایک قسم ہے، البتہ گائے کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھا کر بھینس کے گوشت کھانے سے حانث اس لئے نہیں ہوا کہ عرف نہیں ہے۔

۳۔ قسم کا باب دیگر ابواب مثلاً عبادات وغیرہ کے ابواب سے مختلف ہوتا ہے، یہی وجہ ہے اہل علم نے گائے اور بھینس کے حکم کی یکسانیت کے باوجود قسم کے باب میں اس مسئلہ کی علیحدہ خصوصی وضاحت فرمائی ہے کہ:

”لأن مبنى الأيمان على العرف“۔(۲)

کیونکہ قسموں کی بنیاد (دارومدار) عرف پر ہے۔

(۱) اللباب في شرح الكتاب (1/ 142)۔

(۲) دیکھئے: منحة السلوك في شرح تحفة الملوك (ص:227)، والاختيار لتعليل المختار (4/ 67)، وتبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (1/ 263)، والبناية شرح الهداية (3/ 329)، وشرح السير الكبير (ص:814)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ علامہ ابو بکر زبیدی یمنی بڑی صراحت سے فرماتے ہیں:

”(وَالْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ سَوَاءٌ) يَعْنِي فِي الزَّكَاةِ وَالْأُضْحِيَةِ وَاعْتِبَارِ الرِّبَا أَمَّا فِي الْأَيْمَانِ إِذَا حَلَفَ لَا يَأْكُلُ لَحْمَ الْبَقَرِ لَمْ يَحْنَثْ بِالْجَامُوسِ لِعَدَمِ الْعُرْفِ وَقِلَّتِهِ فِي بِلَادِنَا فَلَمْ يَتَنَاوَلْهُ الْيَمِينُ حَتَّى لَوْ كَثُرَ فِي مَوْضِعٍ يَنْبَغِي أَنْ يَحْنَثَ“۔(۱)

بھینسیں اور گائیں برابر ہیں: یعنی زکاۃ، قربانی اور سود کے اعتبار میں، رہا مسئلہ قسموں کا کہ اگر قسم کھائے کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا، تو بھینس کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہوگا، تو یہ عرف نہ ہونے اور ہمارے ملک میں بھینس کی قلت کی وجہ سے ہے، اس لئے قسم بھینسوں کو شامل نہ ہوا، ہاں اگر کسی جگہ کثرت سے پائی جائیں تو حانث ہونا ہی مناسب ہے۔

۴۔ اصول وضوابط کی روشنی میں عرف صحیح کا شریعت میں اعتبار ہے، چنانچہ اُستاذ دکتور محمد مصطفی الزحیلی، عرف کی حجیت وحیثیت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

”يتفق الأئمة عمليًا على اعتبار العرف الصحيح حجة ودليلًا شرعيًا ... العرف الصحيح يعتبر دليلًا شرعيًا وحجة للأحكام عند فقد النص والإجماع، وقد يقدم على القياس، ... وإن الأحكام المبنية على العرف تتغير بتغير الأعراف“۔(۲)

ائمہ عملی طور پر صحیح عرف کو حجت اور شرعی دلیل ماننے پر متفق ہیں... نص اور اجماع کے فقدان کی صورت میں صحیح عرف احکام کے لئے شرعی دلیل اور حجت مانا جاتا ہے، اور بسا اوقات اسے قیاس پر مقدم کیا جاتا ہے، ... اور عرف پر مبنی احکام اعراف کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہوجاتے ہیں۔ واللہ اعلم

(۱) الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری (1/ 118)۔

(۲) الوجیز فی أصول الفقہ الاسلامی (1/ 266-269)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا اشکال: (اجماع سے استدلال)

محض اجماع کی بنیاد پر بھینس کو گائے کے جنس کی نوع قرار دینا درست نہیں! اور بھینس کی قربانی پر "اجماع کا دعوی محل نظر بلکہ قطعی غلط" ہے، تحقیقی بات یہ ہے کہ اس کی قربانی ناجائز ہے!!

ازالہ:

۱۔ محض اجماع کی بنیاد پر نہ تو بھینس کو گائے کی نوع قرار دیا گیا ہے، نہ ہی قربانی ثابت کی گئی ہے، بلکہ درحقیقت بھینس کے گائے کی نوع ہونے پر علماء لغت، علماء فقہ، علماء حدیث اور علماء فتاویٰ کی واضح تصریحات موجود ہیں، جیسا کہ گزر چکا ہے، اور انہی بنیادوں پر گائے اور بھینس کے حکم کی یکسانیت پر علماء کا اجماع قرار پایا ہے، اور تاریخ کے ادوار میں یکساں طور پر دونوں میں زکاۃ کا وجوب اور قربانی کا جواز رہا ہے۔

۲۔ بھینس کی قربانی پر نہیں، بلکہ بھینس اور گائے دونوں کے شرعی حکم کی یکسانیت پر انہی معتبر علماء کا اجماع ثابت ہے، شریعت کے دیگر مسائل میں جن کے اجماعات پر امت کا اعتماد و اعتبار رہا ہے، جیسا کہ گذر چکا ہے، اور زکاۃ و قربانی کے حکم میں تفریق کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

۳۔ اجماع کوئی غیر مستند یا ناقابل اعتبار اور معمولی امر نہیں ہے، بلکہ اجماع امت حق اور حجت شرعیہ ہے، شریعت کے متفق علیہ مصادر میں سے ایک مصدر ہے، اس کی اتباع کرنا اور اسے اپنانا واجب ہے، اور اس کی حجیت عقل و منطق سے نہیں بلکہ خود دلائل شرعیہ سے ثابت ہے، جیسا کہ اہل تحقیق نے تصریح فرمائی ہے۔[1]

(۱) بطور مثال دیکھئے: معالم اصول الفقہ عند اہل السنۃ والجماعۃ، از محمد بن حسین جیزانی، (ص 162-184)، نیز دیکھئے: الوجیز فی أصول الفقہ الاسلامی، از دکتور محمد مصطفی الزحیلی، 1/ 227-236۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اجماع کی حجیت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں[۱]:

"وَأَمَّا إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ حَقٌّ لَا تَجْتَمِعُ الْأُمَّةُ عَلَى ضَلَالَةٍ"۔[۲]

رہا امت کا اجماع تو وہ بذات خود حق ہے، امت گمراہی پر اکٹھا نہیں ہو سکتی۔

نیز فرماتے ہیں:

"مَعْنَى الْإِجْمَاعِ: أَنْ تَجْتَمِعَ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حُكْمٍ مِنَ الْأَحْكَامِ، وَإِذَا ثَبَتَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلَى حُكْمٍ مِنَ الْأَحْكَامِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَخْرُجَ عَنْ إِجْمَاعِهِمْ؛ فَإِنَّ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ"۔[۳]

اجماع کا معنیٰ یہ ہے کہ مسلمانوں کے علماء احکام میں سے کسی حکم پر اکٹھا اور متفق ہو جائیں۔ اور جب احکام میں سے کسی حکم پر امت کا اجماع ثابت ہو جائے تو کسی کے لئے ان کے اجماع سے نکلنے کا اختیار نہیں؛ کیونکہ امت گمراہی پر اتفاق نہیں کر سکتی۔

اسی طرح اجماع کی حجیت بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:

"فَعَصَمَ اللّٰهُ أُمَّتَهُ أَنْ تَجْتَمِعَ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَجَعَلَ فِيهَا مَنْ تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلِهٰذَا كَانَ إِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً كَمَا كَانَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ حُجَّةً"۔[۴]

اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی امت کو ضلالت وگمراہی پر اکٹھا ہونے سے محفوظ رکھا ہے، اور امت

---

(۱) جو ان علماء محققین میں سے ہے جنہوں نے گائے اور بھینس کا حکم یکساں بتلایا ہے اور اس سلسلہ میں امام ابن المنذر رحمہ اللہ کا اجماع بھی نقل فرمایا ہے، دیکھئے: مجموع الفتاوی (25/37)۔

(۲) مجموع الفتاوی (19/176)، و(19/267) و(19/270)۔

(۳) مجموع الفتاوی (20/10)۔

(۴) مجموع الفتاوی (3/368)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایسے لوگوں کو رکھا ہے جن سے قیامت تک حجت قائم ہوتی رہے گی، اور اسی لئے اُن کا اجماع اسی طرح حجت ہے جس طرح کتاب وسنت حجت ہیں۔ (۱)

اس لئے بھینس کے گائے کی نوع ہونے اور دونوں کے حکم کی یکسانیت پر امت کے علماء لغت عرب اور علماء شریعت؛ مفسرین، محدثین اور فقہاء و مجتہدین کا اجماع ناقابل تردید ہے اس کا رد وانکار ممکن نہیں۔

۴۔ بھینس اور گائے کے اتحاد جنس اور حکم کی یکسانیت پر نقل کردہ علماء امت کے اجماع کے سلسلہ میں امام اہل السنۃ امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ کے قول:

"مَنْ ادَّعَى الْإِجْمَاعَ فَهُوَ كَاذِبٌ" (جو اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے)۔ (۲)

سے بھی کوئی تشویش نہیں ہونی چاہئے، کیونکہ امام موصوف رحمہ اللہ خود اجماع کی حجیت اور

---

(۱) اسی طرح غیر منازع اجماع کی مخالفت کی سنگینی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وَهَذِهِ الْآيَةُ -أي {وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ...}- تَدُلُّ عَلَى أَنَّ إِجْمَاعَ الْمُؤْمِنِينَ حُجَّةٌ مِنْ جِهَةِ أَنَّ مُخَالَفَتَهُمْ مُسْتَلْزِمَةٌ لِمُخَالَفَةِ الرَّسُولِ وَأَنَّ كُلَّ مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ فِيهِ نَصٌّ عَنِ الرَّسُولِ، فَكُلُّ مَسْأَلَةٍ يُقْطَعُ فِيهَا بِالْإِجْمَاعِ وَبِانْتِفَاءِ الْمُنَازِعِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ؛ فَإِنَّهَا مِمَّا بَيَّنَ اللَّهُ فِيهِ الْهُدَى، وَمُخَالِفُ مِثْلِ هَذَا الْإِجْمَاعِ يَكْفُرُ كَمَا يَكْفُرُ مُخَالِفُ النَّصِّ الْبَيِّنِ"۔ [دیکھئے: مجموع الفتاوی (7/38)]۔

یہ آیت کریمہ (ومن یشاقق الرسول۔۔) اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مومنوں کا اجماع اس حیثیت سے حجت ہے کہ ان کی مخالفت رسول ﷺ کی مخالفت کو مستلزم ہے، اور یہ کہ ہر مسئلہ جس میں ان کا اجماع ہے، اس میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی نص ہونا ناگزیر ہے؛ لہٰذا ہر مسئلہ جس میں قطعی طور پر اجماع ہو اور مومنوں میں سے کوئی منازع نہ ہو؛ وہ ان مسائل میں سے ہے جن میں اللہ نے ہدایت ظاہر فرمادی ہے، اور اس جیسے اجماع کا مخالف ویسے ہی کافر ہو جائے گا جیسے واضح اور بین نص کا مخالف کافر ہو جائے گا!

(۲) مسائل الامام احمد بروایت عبداللہ بن احمد بن حنبل (ص: 439، فقرہ: 1587)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ایک مصدر شریعت ہونے کے قائل تھے، اور متعدد مسائل میں انہوں نے اجماع نقل بھی کیا ہے، لہٰذا اس قول کا مقصود اجماع کی عدم حجیت، یا استبعاد وجود نہیں ہے، بلکہ اہل علم کی توضیحات کی روشنی میں اس قول کے حسب ذیل کئی محمل ہیں:

۱۔ یہ بات امام احمد رحمہ اللہ نے تورعاً واحتیاطاً کہی ہے، یعنی اجماع کے سلسلہ میں محتاط ہونا چاہیے، کیونکہ ہوسکتا ہے کوئی اختلاف ہو جس سے مدعی کو واقفیت نہ ہو۔

۲۔ یہ بات ان لوگوں کے حق میں کہی ہے، جنہیں مسائل میں سلف کے اختلافات کا صحیح اور وسیع علم نہ ہو، لہٰذا اجماع نقل کرنے میں احتیاط وتثبت درکار ہے، جیسا کہ اگلے جملے سے معلوم ہوتا ہے، کہ آپ نے فرمایا:

"لَعَلَّ النَّاسَ اخْتَلَفُوا، مَا يُدْرِيهِ، وَلَمْ يَنْتَهِ إِلَيْهِ؟ فَلْيَقُلْ: لَا نَعْلَمُ النَّاسَ اخْتَلَفُوا" (شاید لوگوں نے اختلاف کیا ہو، اسے علم نہ ہو، اسے وہاں تک رسائی نہ ہوسکی ہو؟ لہٰذا یہ کہنا چاہیے: کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے)۔ (۱)

۳۔ امام احمد اور دیگر علماء حدیث رحمہم اللہ کا سابقہ بشر، ابن علیہ اور ان جیسے دیگر اہل کلام اور عقلانیوں سے تھا جو احادیث کے خلاف لوگوں کے اجماع بیان کر کے احادیث کو رد کیا کرتے تھے، لہٰذا انہوں نے واضح کیا کہ یہ دعویٰ جھوٹا ہے، اور اس قسم کی باتوں سے سنتیں رد نہیں کی جاسکتیں۔۔۔ اس کا مقصد اجماع کے وجود کا استبعاد نہیں ہے، واللہ اعلم۔ (۲)

---

(۱) إعلام الموقعين عن رب العالمين (1/24)، و(2/175)، ومختصر الصواعق المرسلة على الجهمية والمعطلة (ص:611) نیز دیکھیے: مجموع الفتاوی (19/271)، و(33/136)، والمنح الشافيات بشرح مفردات الامام أحمد (1/24)۔

(۲) دیکھیے: مختصر الصواعق المرسلة على الجهمية والمعطلة (ص:612)، والفتاوى الكبرى لابن تيمية (6/286)، نیز دیکھیے: معالم اصول الفقه عند اهل السنة والجماعة، از محمد حسین جیزانی ص (169-170)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں اشکال: (بھینس کی عجمیت اور لغت عرب کا تعارض)

بھینس کے لئے ''الجاموس'' کا لفظ عربی نہیں ہے' اور بھینس عرب کا جانور بھی نہیں ہے' لہٰذا اس کی حقیقت و ماہیت کے لئے لغت عرب سے استدلال درست نہیں، عربوں کو عجمی جانور (بھینس) کے بارے میں کیا معلوم ہو سکتا ہے؟

ازالہ:

۱۔ بلاشبہ لفظ ''الجاموس'' عربی لفظ نہیں بلکہ فارسی معرب ہے، اور قرآن و سنت میں کہیں وارد نہیں ہوا ہے، لیکن اس کے علاوہ دیگر متعدد الفاظ جو اصلاً غیر عربی ہیں، لیکن قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں، (۱) ان الفاظ کے معانی و مفاہیم کے لئے لغت عرب ہی استدلال کیا جاتا ہے، تو لفظ ''الجاموس'' ہی سے آخر کیا بیر ہے' کہ اس کی ماہیت کے لئے لغت عرب سے احتجاج درست نہیں ہے؟

اختصار کے پیش نظر صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں:

معرب فارسی لفظ ''الجاموس'' کی طرح قرآن کریم میں وارد لفظ ''سجیل'' بھی فارسی زبان کا لفظ ہے اور ''گاؤ میش'' کی طرح دو فارسی الفاظ کا ایک معرب لفظ ہے، جیسا کہ مفسرین نے علماء لغت عرب سے نقل کیا ہے، چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

(۱) چنانچہ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے سلف سے نقل کیا ہے کہ قرآن کریم میں متعدد زبانوں کے غیر عربی الاصل الفاظ بھی ہیں، اور یہی بات واقع کے مطابق بھی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

''عن أبي ميسرة، قال: في القران من كل لسان''۔ [تفسیر الطبری (1/14)]۔

ابو میسرہ کہتے ہیں: کہ قرآن میں ہر زبان کے الفاظ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سِجِّيلٍ" وَهِيَ بِالْفَارِسِيَّةِ: حِجَارَةٌ مِنْ طِينٍ، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَيْ مِنْ "سَنْكٍ" وَهُوَ الْحَجَرُ، وَ"كِلْ"وَهُوَ الطِّينُ"۔ (۱)

"سجیل" فارسی لفظ ہے جس کے معنیٰ گارے کے پتھر کے ہیں، یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ نے کہی ہے، اور بعض نے کہا ہے کہ یہ فارسی لفظ "سنک وکل" یعنی "سنگ وگل" (پتھر اور گیلی مٹی، گارا) سے معرب ہے۔

اور ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

" أَنَّهُمَا كَلِمَتَانِ بِالْفَارِسِيَّةِ، جَعَلَتْهُمَا الْعَرَبُ كَلِمَةً وَاحِدَةً، وَإِنَّمَا هُوَ سَنْجُ وَجِلٌ يَعْنِي بِالسَّنْجِ: الْحَجَرَ، وَالْجِلّ: الطِّينُ"۔ (۲)

یہ دونوں فارسی الفاظ ہیں، جنہیں عربوں نے ایک لفظ بنا دیا ہے، دراصل یہ "سنگ اور گل" ہے، سنگ کے معنیٰ پتھر اور گل کے معنیٰ گارا اور گیلی مٹی ہے۔

اور "سجیل" کے بارے میں یہ ساری باتیں تمام علماء لغت کے یہاں موجود ہیں، جہاں سے علماء مفسرین نے اخذ فرمایا ہے، چنانچہ ابن منظور دمشقی لکھتے ہیں:

"مُعَرَّب دَخِيل، وَهُوَ سَنْك وَكِل أَي حِجَارَةٌ وَطِينٌ؛ ... وَقَالَ أَهل اللُّغَةِ: هَذَا فارسيٌّ وَالْعَرَبُ لَا تَعْرِفُ هَذَا؛ ... وَمِنْ كَلَامِ الفُرْس مَا لَا يُحْصى مِمَّا قَدْ أَعْرَبَتْه العربُ نَحْوَ جَامُوسٍ ودِيباج"۔ (۳)

(۱) تفسیر ابن کثیر (4/340)، وتفسیر الطبری (1/14)، نیز دیکھئے: جامع فیروز اللغات ص: (813، 1100)۔
(۲) تفسیر ابن کثیر تحقیق سامی سلامۃ (8/487)۔
(۳) دیکھئے: لسان العرب (11/327)، نیز دیکھئے: تہذیب اللغۃ (10/309)، والمنتخب من کلام العرب ===

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سجیل'' غیر عربی لفظ ہے، جسے عربی زبان میں ڈھالا گیا، اور وہ ہے سنگ اور گل، یعنی پتھر اور گارا۔۔۔اور اہل لغت نے کہا ہے کہ یہ فارسی لفظ ہے، عرب اسے نہیں جانتے ہیں۔۔۔اور فارسیوں کے بے شمار الفاظ ہیں جنہیں عربوں نے عربی زبان میں ڈھالا ہے، جیسے ''جاموس'' (بھینس) اور ''دیباج'' (ریشم)۔

اسی طرح ''مقالید'' بھی فارسی لفظ ہے جس کے معنیٰ کنجی کے ہیں (۱)۔ نیز ''المرجان'' بھی فارسی لفظ ہے، جس کے معنیٰ سرخ منکے کے ہیں۔ (۲)

اسی طرح قرآن کریم میں دیگر زبانوں کے متعدد معرب الفاظ مستعمل ہیں، مثلاً، مشکاۃ، الیم، الطور، اباریق، استبرق، القسطاس، الغساق وغیرہ۔ (۳)

۲۔ رہا مسئلہ یہ کہ عربوں کو عجمی جانور (بھینس) کے بارے میں کیا معلوم ہوگا؟ تو واضح رہے کہ عرب یا عربی ہونا الگ بات ہے اور ماہر لغت عرب ہونا الگ بات ہے، چنانچہ علم لغت عرب کی مہارت اور اصول لغت میں گیرائی ایک غیر عربی یعنی عجمی کو بھی ہو سکتی ہے، ضروری نہیں کہ لغت عرب کا ماہر عربی الاصل والنسل ہی ہو، اور الحمد للہ علماء لغت کی ایک تعداد ایسی بھی

=== (ص:600)، ومجمل اللغۃ لابن فارس (ص:487)، والمحکم والمحیط الاعظم (7/274)، والکلیات (ص:520)، و(ص:959)، وتاج العروس (29/179)، والابانۃ فی اللغۃ العربیۃ (1/102)۔

(۱) تفسیر ابن کثیر (7/112)۔

(۲) تفسیر ابن کثیر (7/493)۔

(۳) دیکھیے: فی التعریب والمعرب معروف بحاشیہ ابن بری (ص:20)، نیز دیکھیے: دراسات فی فقہ اللغۃ (ص:316)، اور عجمی زبانوں کے الفاظ کی تعریب اور اس کی مزید مثالوں کی وضاحت کے لئے ملاحظہ فرمائیں: المخصص (4/221-224)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو اصل و نسل کے اعتبار سے عجمی ہونے کے باوصف زبان عرب میں ماہر فن ہی نہیں بلکہ امامت کا درجہ رکھتی ہے، لہٰذا ایک طرف وہ عجمی ہونے کے سبب "گاؤ میش" (بھینس) کی اصلیت و ماہیت سے بھی اچھی طرح واقف ہیں اور دوسری طرف لغت عرب میں امامت کے سبب "گاؤ میش" کی تعریب "الجاموس" اور اس کے جنس "بقر" (گائے) کی نوع اور نسل ہونے سے بھی آگاہ ہیں، بطور مثال بعض ائمہ لغت عرب کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں، جو عجمی الاصل والنسل ہیں، اور عرب و عجم سے خوب واقف ہیں:

۱۔ ادیب، لغوی علامہ ابو منصور محمد بن احمد بن الازہر بن طلحہ بن نوح بن الازہر بن نوح بن حاتم الازہری الہروی، الشافعی رحمہ اللہ (282-370ھ) مطابق (895-980ء)

ان کی ولادت خراسان کے علاقہ ہرات میں ہوئی، آغاز میں فقہ کی طرف توجہ تھی، پھر عربی زبان وادب کے علم کا شوق غالب ہوا، چنانچہ اس کے حصول میں کئی سفر کئے، قبائل اور ان کے احوال کے سلسلہ میں وسیع علم حاصل کیا، ربیع الآخر میں ہرات ہی میں ان کی وفات ہوئی۔

ان کی مشہور تصانیف میں تہذیب اللغۃ ہے جو دس زیادہ جلدوں پر محیط ہے، اسی طرح التقریب فی التفسیر، الزاہر فی غرائب الالفاظ، علل القراءات، وکتاب فی اخبار یزید بن معاویۃ وغیرہ کتابیں ہیں۔ (۱)

۲۔ نحو، لغت، اشعار، عرب کے حادثات و وقائع اور ان سے متعلقہ امور کے عالم، علامہ ابو الحسن علی بن اسماعیل اندلسی، مرسی معروف بہ ابن سیدہ (نابینا) رحمہ اللہ (398-458ھ) مطابق (1007-1066ء)۔

(۱) دیکھئے: معجم المؤلفین از عمر رضا کحالہ (8/230)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی ولادت (اسپین کے شہر) مرسیہ میں ہوئی، اور چھبیس ربیع الآخر کو دانیہ میں وفات پائے۔

آپ کی مشہور تصانیف میں ''المحکم والمحیط الاعظم فی لغۃ العرب'' جو حروف معجم کی ترتیب سے بارہ جلدوں پر محیط ہے، اسی طرح الانیق فی شرح الحماسۃ، الوافی فی علم القوافی، شرح اطلاق المنطق، وکتاب العالم فی اللغۃ، وغیرہ ہیں۔ (۱)

۳۔ معروف لغوی اور دیگر علوم کے ماہر علامہ ابو الطاہر مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم فیروز آبادی، شیرازی شافعی رحمہ اللہ (729 - 817 ھ) (1329 - 1414ء)۔

آپ کی ولادت (ایران کے شہر) کازرون میں ہوئی اور وہیں پرورش پائے، پھر شیراز (ایران کے صوبہ فارس کا ایک شہر) منتقل ہوئے اور وہاں اپنے والد اور شیراز کے دیگر علماء سے عربی زبان وادب کا علم حاصل کیا، اور پھر عراق جا کر وہاں کے علماء سے علم حاصل کیا، پھر قاہرہ تشریف لے گئے اور وہاں کے علماء سے علم حاصل کیا، اسی طرح روم، ہندوستان وغیرہ بھی تشریف لے گئے، پھر زبید گئے اور وہاں بیس سال گزار دیا، اور بیس شوال کی شب میں وہیں آپ کی وفات ہوئی۔

آپ کی مشہور تصانیف میں القاموس المحیط والقابوس الوسیط اور البلغۃ فی ترجمۃ ائمۃ النحاۃ واللغۃ وغیرہ ہیں۔ (۲)

---

(۱) معجم المؤلفین (7/36)

(۲) معجم المؤلفین (12/118)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ معروب ادیب، لغوی، خوشخط علامہ ابونصر اسماعیل بن حمد جوہری فارابی رحمہ اللہ (وفات 393ھ مطابق 1003ء)۔

یہ اصلاً ملک ترک کے علاقہ فاراب (موجودہ کزاخستان کا ایک شہر) کے ہیں، پھر عراق کا سفر کیا اور وہاں ابوعلی فارسی اور ابوسعید سیرافی سے عربی پڑھا، پھر حجاز کا سفر کیا، وہاں ربیعہ اور مضر وغیرہ کے علاقوں کی سیر کی، اور حصول علم میں سخت جانفشانی کا ثبوت دیا، اور خراسان واپس لوٹ آئے، پھر وہاں سے نیسابور چلے گئے، اور عمر کے آخری مرحلہ تک وہیں تدریس، تصنیف اور کتابت وغیرہ میں مشغول رہے، یہاں تک کہ وہیں وفات پائے۔

آپ کی مشہور تصانیف میں: تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، کتاب المقدمۃ فی النحو، اور کتاب فی العروض، وغیرہ ہیں۔[1]

الحاصل اینکہ یہ لغت عرب کے ماہرین ہیں جو غیر عرب ہیں، اور ان علاقوں کے ہیں جہاں بھینسیں پائی جاتی تھیں، لہٰذا انہیں جاموس اور بقر میں یکسانیت اور اتحاد جنس کا بخوبی علم ہے اور ان کی تصریحات بلاشبہہ معتبر ہیں، بالخصوص جب کہ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ واللہ اعلم

چھٹا اشکال: (تعارض بین اللغۃ والشرع)

علماء لغت نے بھینس کو گائے کی جنس کی ایک نوع کہا ہے، لیکن شریعت میں بھینس کا ذکر نہیں ہے، لہٰذا لغت اور شریعت میں تعارض ہے، اور ایسی صورت میں شریعت کو مقدم کیا جائے گا اور لغت کے مدلول کو رد کر دیا جائے گا!!

(۱) معجم المؤلفین (2/267)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازالہ:

۱۔ شریعت میں بھینس کے لفظ کا ذکر نہیں ہے، البتہ البقر یعنی گائے کا ذکر موجود ہے اور اس میں کسی بھی نوع و نسل، رنگ و شکل اور نام و لقب کی تحدید نہیں ہے، بلکہ بقر عام ہے، اب باعتبار لغت و شرع جس پر بھی بقر کا اطلاق ہو وہ اس حکم میں داخل ہے۔

۲۔ "لغت و شرع کے مابین اختلاف و تعارض اور ترجیح و تقدیم" کا مذکورہ قاعدہ مسلم ہے، اس سے ادنیٰ اختلاف نہیں، لیکن زیر بحث مسئلہ میں صورت حال بالکل برعکس ہے، یعنی لغت و شرع میں اختلاف و تعارض نہیں، بلکہ بالکلیہ مطابقت اور یکسانیت ہے، اور الحمد للہ بھینس کے گائے کی نوع ہونے کے سلسلہ میں جو تصریحات بلا اختلاف علماء لغت نے کی ہیں، بعینہ وہی تصریحات علماء شرع مفسرین، محدثین، فقہاء امت اور ائمہ اجتہاد و فتاویٰ نے کی ہیں، اور سلف امت کی تاریخ کے ادوار میں بھینس اور گائے کا حکم شرعی مسائل زکاۃ و قربانی میں یکساں رہا ہے۔ اگر واقعی کہیں لغت و شرع کا تعارض ہوتا تو امناء شریعت سے کہیں نہ کہیں ضرور نقل کیا جاتا اور کتابوں میں مندرج و مبحوث ہوتا۔ واللہ اعلم

ساتواں اشکال: (بقر کا اطلاق و تقیید)

بھینس کی قربانی جائز نہیں، کیونکہ بھینس مطلق گائے نہیں ہے، بلکہ اسے عربی میں "ضان البقر" اور فارسی میں گاؤمیش کہتے ہیں، جس کی تعریب "جاموس" سے کی گئی ہے، جبکہ قربانی کے لئے بلا قید مطلق گائے ہونا ضروری ہے!!

ازالہ:

۱۔ شرعی احکام میں الفاظ و مبانی سے زیادہ مدلولات و معانی کا اعتبار ہے، گائے کی نوع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھینس کا انکشاف ہونے کے بعد اسے دیکھ کر عربوں نے ظاہری شباہت کے اعتبار سے جو نام دیا وہ مطلق ہے یا مقید، شریعت کو اس سے بحث نہیں ہے، یہ تو تسمیہ وتلقیب سے تعلق رکھتا ہے، اصل مطلوب تو مسمیٰ ہے، اس کی حقیقت اور حکم ہے، بحث اس امر سے ہے کہ اس جانور پر علماء شریعت نے جو حکم منطبق کیا وہ کیا ہے؟ اور تصریحات گزر چکی ہیں کہ علماء امت نے مطلق اور مقید دونوں ناموں کی گایوں کا حکم یکساں رکھا ہے۔

۲۔ نام کے اطلاق وتقیید کا یہ نکتہ سلف امت کے سامنے بھی تھا کیونکہ انہوں نے اس مقید نام کی خود صراحت کی ہے اور ساتھ ہی گائے اور بھینس کا حکم یکساں قرار دیا ہے، کما تقدم، لہٰذا نام کے مطلق ومقید ہونے کا اعتبار نہیں، اس سے حکم متاثر نہیں ہوتا۔

۳۔ جس طرح گائے کی نوع بھینس کو عربوں نے ''ضان البقر'' کا مقید نام دیا ہے، اسی طرح اونٹ وغیرہ دیگر انواع کو بھی انھوں نے ''ضان'' سے مقید نام دیا ہے، مثلاً بختی اونٹ کو ''ضان الابل'' کہا کرتے تھے، جیسا اہل علم نے صراحت کی ہے، حیوانات کی حقیقت وماہیت اور ان کے انواع واقسام اور نسلوں کے ماہر علامہ جاحظ بصری فرماتے ہیں:

''والجواميس عندهم ضأن البقر، والبخت عندهم ضأن الإبل، والبراذين عندهم ضأن الخيل''۔(۱)

بھینسیں ان کے یہاں گائے مینڈھا، بختی ان کے یہاں اونٹ مینڈھا اور ٹٹو ان کے یہاں گھوڑا مینڈھا ہیں۔

اسی طرح علامہ عبداللہ بن قتیبہ دینوری عیون الاخبار میں لکھتے ہیں:

(۱) الحيوان (1/100)، و(5/244)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”ویقال: الجوامیس ضأن البقر، والبخت ضأن الإبل، والبراذین ضأن الخیل...“۔(۱)

بھیسوں کو گائے مینڈھا، بختی (خراسانی) اونٹوں کو اونٹ مینڈھا اور ٹٹوؤں کو گھوڑا مینڈھا کہا جاتا ہے...

بعینہ یہی بات ”العقد الفرید“ میں علامہ محمد احمد المعروف بابن عبدربہ نے بھی کہی ہے۔(۲)

علامہ ابوالفضل احمد بن محمد میدانی نیسابوری فرماتے ہیں:

”والأفراس عند العرب معز الخیل، والبراذین ضأنها، کما أن البُخْتَ ضأنُ الإبل، والجوامیس ضأن البقر“۔(۳)

عربوں کے یہاں فرس ”گھوڑا بکری“ اور ٹٹو ”گھوڑا مینڈھا“ ہیں، جس طرح بختی اونٹ ”اونٹ مینڈھا“ اور بھینسیں ”گائے مینڈھا“ ہیں۔

علامہ شہاب الدین احمد بن عبدالوہاب النویری فرماتے ہیں:

”والبختیّ کالبغل، ویقال: البخت ضأن الإبل، وھی متولّدة عن فساد منیّ العراب“۔(۴)

بختی اونٹ خچر کی طرح ہوتے ہیں، اور بختی اونٹوں کو ”اونٹ مینڈھا“ کہا جاتا ہے، جو عربی النسل اونٹ کی فاسد منی سے پیدا ہوتے ہیں۔

---

(۱) عیون الأخبار (2/87)۔

(۲) دیکھئے: العقد الفرید (7/263)۔

(۳) مجمع الأمثال (2/48)۔

(۴) نہایۃ الأرب فی فنون الأدب (10/109)، نیز دیکھئے: الاحکام فی أصول الأحکام لابن حزم (7/133)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ بختی اونٹ بھی نام کے اعتبار سے مطلق ابل (اونٹ) نہیں ہیں، بلکہ مقید اونٹ ہیں جنہیں عرب ''ضان الابل'' کہتے ہیں۔اور بختی کی زکاۃ اور قربانی میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں، تو بھینس بھی ضان البقر ہے، اس میں بھی زکاۃ اور قربانی میں کسی طرح کا کوئی اشکال نہیں ہونا چاہیے!!

جس طرح ناموں کی تقیید اونٹ کی انواع میں زکاۃ اور قربانی کے حکم کو متاثر نہیں کرتی اسی طرح بھینس کا مقید نام بھی زکاۃ وقربانی کی مشروعیت پر اثر انداز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

آٹھواں اشکال: (نبی ﷺ اور صحابہ سے بھینس کی قربانی کا عدم ثبوت)

بھینس کی قربانی جائز نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھینس کی قربانی نہیں کی ہے۔

ازالہ:

۱۔ کیا بھینس کی قربانی کے جواز کے لئے نبی کریم ﷺ کا اسے عملاً انجام دینا ضروری ہے، خواہ اس کے اسباب میسر ہوں یا نہ ہوں؟ کیا شریعت کے نصوص اور ان کے بارے میں شرعی اصولوں کی روشنی میں سلف امت کا فہم اور عمل کافی نہیں؟ اگر کافی ہے تو اشکال زائل ہو جاتا ہے، اور اگر کافی نہیں، تو کیا بھینس کا گوشت نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے کھانا ثابت ہے؟ یا اس کی زکاۃ لینا ثابت ہے؟ کیا قربانی کے جانوروں کی دنیا میں پائی جانے والی تمام قسموں اور نسلوں کی قربانی نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے ثابت ہے؟ یا اونٹ، گائے اور بکریوں کی تمام انواع کی زکاۃ لینا نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے ثابت ہے؟ یا ان کا گوشت کھانا ثابت ہے؟ ظاہر ہے کہ ان سوالات کے جوابات نفی میں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی وجہ ہے کہ ہم بھینس کی قربانی کو جائز کہتے ہیں، مسنون نہیں کہتے، اور دونوں باتوں میں نمایاں فرق ہے، جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

۲۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بھینس کی قربانی نہ کرنے یا زکاۃ نہ لینے یا اس کا گوشت نہ کھانے کے عدم ثبوت کا سبب یہ نہیں ہے کہ وہ ان کے یہاں موجود اور فراہم تھی لیکن ناجائز ہونے کے سبب آپ ﷺ اور صحابہ نے اس کی قربانی نہیں کی، بلکہ معاملہ یہ تھا کہ وہ نسل ہی ان کے یہاں موجود و متعارف نہ تھی، اور جب موجود ہوئی تو ہمارے سلف جو موجود تھے انہوں نے اسے گائے ہی سمجھا، کسی کا اختلاف بھی منقول نہیں جس کا اس بات سے اتفاق نہ ہو، بلکہ اجماعی طور پر گائے اور بھینس دونوں سے یکساں واجب زکاۃ لی گئی اور قربانی کی گئی۔

یہی وجہ ہے کہ جب علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے بھینس کی قربانی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

''بھینس گائے ہی کی ایک قسم ہے، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صرف ان چیزوں کو بیان کیا ہے جو عربوں کے یہاں معروف تھیں۔۔۔ اور بھینس اہل عرب کے یہاں معروف نہ تھی''۔ (۱) واللہ اعلم۔

نواں اشکال: (بھینس کی قربانی عبادات میں اضافہ ہے)

قربانی عبادت ہے، اس کے جانور متعین ہیں، اس میں بھینس کا نام نہیں ہے، لہٰذا بھینس کا اضافہ کرنا عبادت میں اضافہ کرنا ہے، اور یہ جائز نہیں، اس کی مثال ویسی ہی ہے جیسے کوئی نماز کی متعینہ رکعات میں اضافہ کر دے وغیرہ، جس کی گنجائش نہیں۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

(۱) مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین، (25 / 34)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بَابُ الْقُرُبَاتِ يُقْتَصَرُ فِيهِ عَلَى النُّصُوصِ، وَلَا يُتَصَرَّفُ فِيهِ بِأَنْوَاعِ الْأَقْيِسَةِ وَالْآرَاءِ"۔(۱)

قربتوں (عبادات) کے باب میں نصوص پر اکتفا کیا جائے گا، مختلف قیاسات اور آراء کے ذریعہ اس میں تصرف نہیں کیا جائے گا۔

نیز اس بات کو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ سے علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی نقل فرمایا ہے۔(۲)

ازالہ:

۱۔ قربانی بلاشبہ عبادت ہے اور اس کے جانور طے شدہ ہیں جو آٹھ ازواج ہیں، اونٹ، گائے، بکرا، اور مینڈھا (مذکر و مونث) اور بھینس بھی گائے ہے جو عرب کے علاوہ دوسرے علاقوں میں پائی جاتی تھی، اور گائے منصوص ہے، اسی طرح بختی اور دیگر قسمیں بھی اونٹ میں داخل ہیں، نیز بکریوں کی دیگر نسلیں بھی بکری میں شامل ہیں۔ یہ قربانی کے جانور میں اضافہ نہیں بلکہ دنیا میں پائی جانے والی انہی جانوروں کی نسلیں ہیں، انہیں اضافہ کہنا زیادتی اور بے جا شدت ہے، کیونکہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ صرف حجاز مقدس مکہ و مدینہ ہی کی نسلوں کی قربانی جائز ہے، دیگر علاقوں کی نہیں، شریعت اسلامیہ میں اس تحدید اور پابندی کی کوئی دلیل نہیں!!!

قربانی کے جانوروں میں اضافہ اس وقت ہوتا اور کہا جاتا جب مذکورہ چار اجناس کے علاوہ کسی پانچویں جنس کے جانور کو قربانی میں شامل کیا جاتا!!

۲۔ قربانی کے سلسلہ میں بھیمۃ الانعام کی تفسیر میں مفسرین، شارحین حدیث، اور فقہاء

(۱) تفسیر ابن کثیر (7/465)۔

(۲) موسوعۃ الالبانی فی العقیدۃ (9/42)، نیز دیکھئے: احکام الجنائز (ص:173-174)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومجتہدین نے آٹھ ازواج کی وضاحت فرمائی ہے اور اس کے سوا دیگر جانوروں کی قربانی کے عدم جواز واجزاء کی تصریح فرمائی ہے اور دیگر جانوروں کی مثال میں انہوں نے وحشی گائے، گدھے اور ہرن وغیرہ کا نام بتلایا ہے، ہمارے محدود علم کے مطابق کسی نے بھی مثال میں بھینس کو پیش نہیں کیا ہے، اسی طرح گائے کی دیگر قسموں اور اونٹ کے دیگر انواع بخاتی وغیرہ کو پیش نہیں کیا ہے، کہ یہ ثمانیۃ ازواج پر اضافہ ہیں اور قربانی عبادت ہے اس میں اضافہ کرنا جائز نہیں، لہٰذا بھینس اور بخاتی وغیرہ کی قربانی ناجائز ہے!!

یہ اس بات کی دوٹوک دلیل ہے کہ ان چاروں کے علاوہ کسی پانچویں جنس کا اضافہ قربانی جیسی عبادت میں رائے پرستی اور من مانی اضافہ ہوگا، رہیں اُن کی قسمیں اور نسلیں تو وہ بدیہی طور پر ان میں داخل ہیں، اِلا یہ کہ استثناء کی کوئی مستند دلیل ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۔ جنس ونوع کا حکم یکساں ہے، بھینس کو گائے کی جنس سے ماننا عبادت میں من مانی اضافہ نہیں، چنانچہ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کا قول "بَابُ الْقُرُبَاتِ یُقْتَصَرُ" الخ نقل فرمایا ہے، انہوں نے خود بھینسوں میں زکاۃ کا فتویٰ دیا ہے، چنانچہ علامہ رحمہ اللہ کے شاگرد شیخ حسین بن عودۃ العوایشہ نقل فرماتے ہیں:

"وسئل شيخنا – رحمه الله –: هل في الجاموس زكاة؟ فأجاب: نعم في الجاموس زكاة؛ لأنه نوع من أنواع البقر"۔(۱)

ہمارے شیخ – علامہ البانی رحمہ اللہ – سے سوال کیا گیا: کیا بھینس میں زکاۃ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: جی ہاں بھینس میں زکاۃ ہے؛ کیونکہ وہ گائے کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

(۱) دیکھئے: الموسوعۃ الفقہیۃ المیسرۃ فی فقہ الکتاب والسنۃ المطہرۃ، حسین عوایشہ (3/76)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف کتاب شاگرد رشید شیخ حسین عوایشہ نے مقدمہ میں وضاحت کیا ہے کہ "شیخنا" (ہمارے شیخ) سے مراد علامہ البانی رحمہ اللہ ہیں، لکھتے ہیں:

"وقد رجعتُ لشيخنا الألباني –شفاه الله تعالى وعافاه– في كثير من المسائل، فاستفدْتُ منه، وأنِسْتُ برأيه، فجزاه الله عنّي وعن المسلمين خيراً"۔(۱)

میں نے شیخ البانی - اللہ انہیں شفا اور عافیت دے - سے بکثرت مسائل میں رجوع کیا، آپ سے استفادہ کیا اور آپ کی رائے سے خوش ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو میری اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

دسواں اشکال: (بعض اہل علم کے احتیاطی فتاوے)

بھینس کی قربانی جائز نہیں، یہی وجہ ہے کہ علماء اہل حدیث نے اس سلسلہ میں احتیاط کا فتویٰ دیا ہے۔

ازالہ:

۱۔ جمہور علماء امت نے بھینس کو گائے کی نوع قرار دیا ہے، بلکہ دونوں کے اتحاد حکم پر امت کا اجماع منقول ہے، اور گائے کی طرح بھینس میں بھی زکاۃ واجب اور قربانی جائز ہے، احتیاط کی بات ہمارے علم کے مطابق سب سے پہلے شیخ الحدیث علامہ عبید اللہ الرحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ نے "مرعاۃ المفاتیح" میں کہی ہے، اور پھر اسی بنیاد محقق کبیر حافظ زبیر علیزئی اور دیگر لوگوں نے احتیاط کے فتوے صادر کئے ہیں۔

لیکن واضح رہے کہ شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے "احتیاط" کا معنیٰ عدم جواز نہیں، بلکہ جواز ہے،

---

(۱) دیکھئے: الموسوعۃ الفقہیۃ المیسرۃ فی فقہ الکتاب والسنۃ المطہرۃ (1/6)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ آپ نے آگے قربانی کرنے والوں پر عدم ملامت کی صراحت فرمائی ہے۔ نیز جواز کی وضاحت اور تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ علامہ رحمہ اللہ نے دوسری جگہ گاؤمیش (بھینس) کی قربانی کے مطلق جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ (۱)

۲۔ احتیاط کا فتویٰ قدرے محل نظر ہے، کیونکہ نقطہ بحث یہی ہے کہ بھینس گائے کی جنس سے ہے یا نہیں؟ اب اگر ہے تو جائز ہے، ورنہ ناجائز، درمیان میں احتیاط کا کوئی محل نہیں ہے۔

چنانچہ حافظ ابو یحییٰ نور پوری لکھتے ہیں:

"پھر یہ احتیاط والی اس لئے بھی عجیب سی ہے کہ اگر بھینس گائے نہیں تو اس کی قربانی سرے جائز ہی نہیں، اور اگر یہ گائے ہے تو اس کی قربانی بالکل جائز ہے، اس میں کوئی درمیانی راستہ تو ہے ہی نہیں"۔ (۲)

۳۔ احتیاط کہنا بذات خود عدم جواز سے عدم اطمینان کا غماز ہے، ورنہ اطمینان ہو تو عدم جواز کی صراحت سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) جیسا کہ دسویں فصل میں ذکر کیا جا چکا ہے، دیکھئے: فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری رحمہ اللہ، جمع وترتیب: فواز عبدالعزیز عبیداللہ مبارکپوری، 2/ 400-402، دار الابلاغ لاہور۔ نیز دیکھئے: فتویٰ حافظ صلاح الدین یوسف، ص: 161۔

(۲) دیکھئے: بھینس کی قربانی، از فضیلۃ الشیخ حافظ ابو یحییٰ نور پوری، نائب مدیر ماہنامہ "السنۃ" جہلم ص: 7۔

http://ircpk.com/books/miscellenous/5488-sacrifice-of-cow.html

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانیاً: عوامی شبہات:

پہلا شبہہ: (قربانی کے جانور آٹھ ازواج ہیں دس نہیں!)

بھینس کی قربانی جائز نہیں، کیوں قربانی کے مشروع جانور آٹھ ازواج ہیں، اگر بھینس کو شامل کیا جائے گا تو یہ تعداد دس ہو جائے گی۔ لہٰذا بھینس کو قربانی کا جانور شمار کرنا کتاب اللہ پر زیادتی کرنا ہے جو سراسر باطل اور غلط ہے۔

ازالہ:

ا۔ ان آٹھ ازواج سے ان کی جنسیں مراد ہیں، جیسا کہ ائمہ لغت، مفسرین قرآن، شارحین حدیث اور فقہ واجتہاد اور فتاوی کے علماء کی تصریحات کی روشنی میں یہ بات گزر چکی ہے، لہٰذا ان اجناس کی قسمیں اور نسلیں اس میں شامل ہیں، ان سے تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا، بلکہ وہ انہی آٹھ ازواج میں شامل ہوں گی، جیسا کہ اونٹ کی بختی اور عراب وغیرہ قسموں اور اسی طرح گائے کی عراب جوامیس اور دربانیہ وغیرہ قسموں اور نسلوں میں سلف امت کا طریقہ رہا ہے، کہ بلاتفریق تمام انواع اور نسلوں میں زکاۃ اور قربانی کرتے رہے ہیں، کسی نے اسے اضافہ نہیں سمجھا۔

۲۔ ہاں اگر ان چار جنس کے جانوروں (مونث سمیت آٹھ ازواج) کے علاوہ کوئی پانچویں جنس کی قربانی کی جائے گی تو تعداد آٹھ کے بجائے دس ہو جائے گی، جو ناجائز ہوگی، مثلاً ہرن، جنگلی گائے، اور گدھے وغیرہ، جیسا کہ علماء مفسرین ومحدثین نے مثالوں سے واضح کیا ہے۔

دوسرا شبہہ: (جفتی کا مسئلہ)

بھینس کی قربانی جائز نہیں، اور بھینس گائے کی جنس سے بھی نہیں، کیونکہ گائے بیل کی جفتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھینس پیدا نہیں ہوتی!!

ازالہ:

ا۔ بار ہا یہ بات ذکر کی جا چکی ہے کہ بھینس گائے کی ایک قسم اور ایک عجمی نسل ہے جو فارس اور افریقہ وغیرہ میں پائی جاتی تھی، یہی وجہ ہے کہ اس کا ظاہری حلیہ بھی عام گایوں سے مختلف ہے، تو ظاہر ہے کہ جس نوع کے نر و مادہ میں جفتی کرائی جائے گی اسی نوع کا بچہ پیدا ہوگا، اسی لئے عام گائے بیل کی جفتی سے عام گائے بیل پیدا ہوں گے، اور بھینس بھینسے کی جفتی سے کٹے پیدا ہوں گے، نہ اُس جفتی سے کٹے پیدا ہوں گے، نہ ہی اِس جفتی سے عام گائے کا بچہ پیدا ہوگا۔ ہاں اگر دونوں کی مختلط جفتی کرائی جائے تو بختی اونٹوں کی طرح ایک تیسری نسل مخلوط پیدا ہوگی۔ اس کی واضح مثال نوع انسان ہے کہ انسان ہونے میں ساری دنیا کے انسان مشترک ہیں، لیکن علاقائی اور نسلی طور پر قد وقامت، حلیہ اور رنگت وغیرہ مختلف ہے، اب ظاہر ہے کہ عربی النسل یا سفید فام مرد وعورت سے افریقی حلیہ وہیکل، شکل وصورت، قد وقامت اور رنگت کے سیاہ فام بچے پیدا نہیں ہوں گے، بلکہ عربی شکل وحلیہ ہی کے پیدا ہوں گے، اسی طرح اس کے برعکس۔ (۱) لیکن اس اختلاف کے باوصف سب نوع انسانی کا حصہ ہیں، کسی کو انسانی نوع سے خارج نہیں کیا جاسکتا!!

۲۔ جفتی کے اس مسئلہ سے شرعی حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا، جب تک کہ جانور آٹھ ازواج سے خارج نہ ہو، اس کی عمدہ وضاحت کے لئے امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول بغور ملاحظہ فرمائیں:

" وَلَوْ نَزَا كَبْشٌ مَاعِزَةً، أَوْ تَيْسٌ ضَائِنَةً فَنَتَجَتْ كَانَ فِي نِتَاجِهَا الصَّدَقَةُ؛

---

(۱) اِلا یہ کہ نزع عرق کا کوئی معاملہ ہو، جیسا کہ حدیث آگے آرہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِأَنَّهَا غَنَمٌ كُلُّهَا وَهَكَذَا لَوْ نَزَا جَامُوسٌ بَقَرَةً، أَوْ ثَوْرٌ جَامُوسَةً، أَوْ بُخْتِيٌّ عَرَبِيَّةً، أَوْ عَرَبِيٌّ بُخْتِيَّةً كَانَتِ الصَّدَقَاتُ فِي نِتَاجِهَا كُلِّهَا؛ لِأَنَّهَا بَقَرٌ كُلُّهَا، أَلَا تَرَى أَنَّا نُصَدِّقُ الْبُخْتَ مَعَ الْعِرَابِ وَأَصْنَافِ الْإِبِلِ كُلِّهَا، وَهِيَ مُخْتَلِفَةُ الْخَلْقِ وَنُصَدِّقُ الْجَوَامِيسَ مَعَ الْبَقَرِ وَالدِّرْبَانِيَةِ. مَعَ الْعِرَابِ وَأَصْنَافِ الْبَقَرِ كُلِّهَا وَهِيَ مُخْتَلِفَةٌ، وَالضَّأْنُ يُنْتِجُ الْمَعْزَ وَأَصْنَافَ الْمَعْزِ، وَالضَّأْنَ كُلَّهَا؛ لِأَنَّ كُلَّهَا غَنَمٌ وَبَقَرٌ وَإِبِلٌ"۔(۱)

اگر مینڈھا بکری کو جفتی کرے، یا بکرا مینڈھی کو، اور بچے پیدا ہوں تو اس میں زکاۃ ہوگی، کیونکہ یہ سب بکرے ہیں، اسی طرح اگر بھینسا گائے کو جفتی کرے یا بیل بھینس کو، یا بختی عربیہ کو، یا عربی بختیہ کو، تو ان تمام کی پیداوار میں زکاۃ ہوگی؛ کیونکہ یہ سب گائیں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم عربی اونٹوں اور اونٹ کی تمام انواع کے ساتھ بختی اونٹوں کی بھی زکاۃ ادا کرتے ہیں، حالانکہ وہ ساخت اور حلیہ وہیکل میں مختلف ہوتے ہیں، اور عربی، دربانیہ اور گائے کی دیگر تمام قسموں کے ساتھ بھینسوں کی بھی زکاۃ دیتے ہیں، حالانکہ وہ مختلف ہوتے ہیں، اور مینڈھا جس سے بکری اور بکریوں کی بہت سی قسمیں پیدا ہوتی ہیں، سارے مینڈھوں کی زکاۃ نکالتے ہیں، کیونکہ یہ سب کے سب بکریاں، گائیں اور اونٹ ہی ہیں۔

اس لئے جفتی کے پہلو سے مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم

(۱) دیکھئے: الأم للشافعی (20/2)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا شبہ: (بھینس کی قربانی اور مقلدین کی مشابہت)

بھینس کی قربانی جائز نہیں، مقلدین احناف کے یہاں بھینس کی قربانی جائز ہے، اسے جائز قرار دینے سے ان مقلدین کی موافقت لازم آتی ہے۔

ازالہ:

۱۔ بھینس کی قربانی کا مسئلہ صرف مقلدین احناف کا نہیں بلکہ مسالک اربعہ کے علماء وائمہ سمیت سلفاً وخلفاً تمام ائمہ مجتہدین، وعلماء فقہ وفتاویٰ اور جمہور امت کا ہے، جنہوں نے متفقہ طور پر بھینس کو گائے کی جنس سے مانا ہے، اور ہر دور میں گائے کے نصاب اور شرائط کے مطابق اس کی زکاۃ لی جاتی رہی ہے، اور قربانی ہوتی رہی ہے، اور یہی بات دلائل، اقوال اور تعلیلات کی روشنی راجح اور درست ہے، اس مسئلہ میں اختلاف محض کم وبیش ایک دوصدی پیشتر سے رونما ہوا ہے۔

۲۔ رہا مسئلہ احناف یا دیگر مقلدین کی موافقت یا مشابہت کا، تو ظاہر ہے کہ یہ منہج اہل حدیث کے سراسر خلاف ہے، ہمارا منہج یہ ہے کہ ہم دلیل کے ساتھ رہیں، اور حق کے سوا کسی کے لئے تعصب نہ کریں، اور الحمد للہ سلفیت واہل حدیثیت محض حنفیت یا مقلدین مخالفت کا نام نہیں ہے۔ چنانچہ محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ قمطراز ہیں:

”ندور مع الدليل حيث دار ولا نتعصب للرجال، ولا ننحاز لأحد إلا للحق كما نراه ونعتقده“۔(۱)

ہم دلیل کے ساتھ چلتے ہیں وہ جہاں بھی جائے، ہم لوگوں کے لئے تعصب نہیں کرتے نہ ہی

(۱) التوسل أنواعه وأحكامه (ص:43)، وموسوعة الألباني في العقيدة (3/606)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کے لئے ادھر ادھر مائل ہوتے ہیں' سوائے حق کے' جیسا ہم اسے دیکھتے یا اس کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

اسی طرح سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أما مسائل الخلاف فمنهجي فيها هو ترجيح ما يقتضي الدليل ترجيحه والفتوى بذلك سواء وافق ذلك مذهب الحنابلة أم خالفه؛ لأن الحق أحق بالاتباع"۔(۱)

اختلافی مسائل میں میرا منہج یہ ہے کہ بتقاضائے دلیل جو بات ترجیح کی مستحق ہو' اسے ترجیح دوں، اور اسی کا فتویٰ دوں؛ خواہ وہ حنابلہ کے مسلک کے موافق ہو یا مخالف؛ کیونکہ حق اپنی پیروی کا زیادہ سزاوار ہے۔ واللہ اعلم

چوتھا شبہہ: (بھینس اور گائے کی شکل وصورت اور مزاج میں فرق)

بھینس کی قربانی جائز نہیں، اور وہ گائے کی جنس سے نہیں ہو سکتی، کیونکہ دونوں میں ظاہری ومعنوی طور پر کئی فروق ہیں، مثلاً اس کا رنگ، شکل وصورت، مزاج وطبیعت وغیرہ' کہ گائے پانی سے بھاگتی ہے' جبکہ بھینس پانی اور کیچڑ میں رہنا پسند کرتی ہے۔

ازالہ:

۱۔ جب لغوی وشرعی طور پر بھینس کا گائے کی جنس سے ہونا، اور شرعی مسائل میں پوری امت کے اجماع سے دونوں کے حکم کی یکسانیت متحقق ہے' تو ان ظاہری ومعنوی فروق سے اس کے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، کیونکہ اصل مسئلہ اجناس بہیمۃ الانعام میں سے

(۱) مجموع فتاویٰ ابن باز (4/166)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے نہ ہونے کا ہے۔

۲۔ سلف امت کے تمام علوم وفنون کے علماء جنہوں نے دونوں کے اتحادِ جنس اور شرعی حکم میں یکسانیت کا فیصلہ کیا ہے، وہ دونوں کے ظاہری وطبعی فروق سے بخوبی واقف ہیں، اور اس کے باوجود انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے، جیسا کہ ان کی کتابیں اور تحریریں دلالت کناں ہیں، اور اس فیصلہ میں کسی کا اختلاف واعتراض منقول نہیں ہے۔ لہٰذا ان تمام پہلوؤں کے واضح ہونے کے بعد ظاہری فروق کا مسئلہ باعث تشویش نہیں رہ جاتا۔

۳۔ اتحادِ جنس متحقق ہوجانے کے بعد ظاہری فروق قربانی سے مانع نہیں، ورنہ بکری کی جنس کے تحت بھیڑ، دنبہ وغیرہ بھی ہیں اور ان کی شکلوں میں نمایاں فرق ہے، اسی طرح خود گایوں اور بیلوں کے بکثرت رنگ اور شکلیں ہیں جو حصر سے باہر ہیں،(۱) چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ اس شبہہ کا ازالہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"... وقد قال بعض الناس البخت ضأن الإبل والجواميس ضأن البقر، وقد رأينا الحمر المريسية وحمر الفحالين وحمر الأعراب المصامدة نوعا واحدا وبينها من الاختلاف أكثر مما بين الجواميس وسائر البقر وكذلك جميع الأنواع"۔(۲)

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بختی "اونٹ مینڈھا" ہیں اور بھینسیں "گائے مینڈھا" ہیں، حالانکہ ہم نے مریسی گدھوں، فحالیوں کے گدھوں اور مصمدی (بربری) قبائل کے دیہاتیوں کے گدھوں کو ایک ہی نوع شمار کیا ہے، جبکہ ان کے درمیان جو اختلاف ہے وہ بھینسوں اور بقیہ

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے: المخصص (2/266)، وتاج العروس (13/58)، ولسان العرب (4/575)۔

(۲) الاحکام فی أصول الأحکام لابن حزم (7/132)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گایوں کے مابین اختلاف اوراسی طرح تمام قسموں سے کہیں زیادہ ہے۔

نیز محدث العصر علامہ عبد القادر حصاروی شیخ الحدیث مبارکپوری رحمہما اللہ کی تحریر پر تبصرہ کرتے ہوئے رکھتے ہیں:

"۔۔۔رہا مولانا کا یہ فرمان کہ گائے اور بھینس کے حلیہ اور شکل میں تفاوت ہے، سو یہ شبہ اہل حدیث کو بھی ہوسکتا ہے کہ بکری، بکرا اور بھیڑ، دنبہ، چھترا سب کو کھڑا کر کے انصاف کرلیں کہ ان کے حلیہ اور شکل میں زمین آسمان کا فرق ہے اور شرعاً بھی فرق ہے کہ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ: " الإجماع على أنه يجزئ الجذع من الضأن وأنه لا يجزئ جزع من المعز " یعنی "اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ قربانی میں بھیڑ کا جذعہ کفایت کر جائے گا اور بکری کا جذعہ کفایت نہ کرے گا"۔

جب ان کی شکل اور حلیہ اور حکم شرعی میں تفاوت ہے تو پھر زکوٰۃ اور قربانی میں ان کو برابر اور یک جنس کیوں قرار دیا گیا ہے۔[1] واللہ اعلم

۴۔ اگر بالفرض گائے بیل کی جفتی سے بھینس کی شکل وہیکل اور رنگت کا بچہ پیدا ہو جائے تو کیا اُس کی قربانی بھی محض اس لئے جائز نہیں ہوگی کہ اُس کی شکل وصورت گائے بیل جیسی نہیں ہے، بلکہ کٹے (بھینس کے بچے) کی ہے؟؟

ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہوگا، کیونکہ ظاہری فرق سے حکم نہیں بدلے گا، اس لئے کہ وہ گائے بیل ہی کا بچہ ہے، گرچہ شکل وصورت مختلف ہے۔ اس بات کو بلا تبصرہ نبی کریم ﷺ کی حسب ذیل ایک حدیث سے سمجھیں:

(۱) دیکھئے: فتاوی حصاریہ ومقالات علمیہ، از محقق العصر عبدالقادر حصاروی (5 / 457)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ''**هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟**'' قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ''**فَمَا أَلْوَانُهَا؟**'' قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: ''**هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟**'' قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: ''**فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ؟**'' قَالَ: عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: ''**وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ**''۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو فزارہ کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا: میری بیوی نے سیاہ فام بچہ جنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا: ''ان کے رنگ کیا ہیں؟'' کہا: سرخ، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اس میں کوئی اونٹ مٹیالا سیاہ بھی ہے؟'' اس نے جواب دیا: اس میں بہت سے سیاہ ہیں، آپ نے پوچھا: ''سرخ اونٹوں میں یہ سیاہ کہاں سے آ گئے؟''، اس نے کہا: شاید کسی رگ نے کھینچ لیا ہو گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہو سکتا ہے اس بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو''۔!!

پانچواں شبہ: (بھینس کو گائے پر قیاس کیا گیا ہے)

بھینس کی قربانی کے جواز کی بنیاد گائے پر قیاس ہے، جو احناف کی دلیل ہے، جبکہ بھینس کو گائے پر قیاس کرنا درست نہیں۔

(۱) صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب إذا عرض بنفی الولد (7/53)، حدیث (5305)، وصحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب انقضاء عدۃ المتوفی عنہا زوجہا وغیرہا بوضع الحمل (2/1137)، حدیث (1500) الفاظ مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازالہ:

۱۔ بھینس کو گائے پر قیاس نہیں کیا گیا ہے، علماء احناف نے بھی قیاس نہیں کیا ہے، بلکہ بھینس متفقہ طور پر جنس گائے کی ایک نوع ہے، جیسا کہ تفصیلات گزر چکی ہیں اور علماء احناف نے بھی بھینس کو گائے کی جنس سے کہا ہے، جیسا کہ کتابوں میں جا بجا اس کی صراحت موجود ہے۔

۲۔ دراصل گائے اور بھینس کے سلسلہ میں اہل علم کی کتابوں میں متعدد الفاظ اور تعبیرات استعمال کی گئی ہیں، مثال کے طور پر:

۱۔ نوع من البقر ۲۔ جنس من البقر ۳۔ صنف من البقر ۴۔ ضرب من البقر

۵۔ ومن البقر الجاموس ۶۔ ومنه الجاموس ۷۔ کالبقر ۸۔ اُلحق بالبقر

۹۔ بمنزلة البقر ۱۰۔ قیاساً علی البقر، یا بالقیاس علی البقر وغیرہ

لیکن سب سے زیادہ جو تعبیر استعمال کی گئی ہے وہ نوع، اور اس کے ہم معنیٰ الفاظ جنس، صنف، ضرب، وغیرہ ہیں، اس کے برخلاف الحاق، بمنزلہ اور قیاس کا لفظ نادر ہی استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل تعبیر کے مطابق بھینس گائے کی نوع ہے، البتہ تساہل یا تعبیر کا اختلاف ان سے ہوا ہے جنہوں نے "قیاس" کا لفظ استعمال کیا ہے، اور یہی بات قابل اعتماد ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ بھینس میں زکاۃ کی فرضیت کا سبب "قیاس" قرار دینے والوں کی تردید فرماتے ہوئے اور گائے کی نوع ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وهذا شغب فاسد؛ لأن الجواميس نوع من أنواع البقر، وقد جاء النص بإيجاب الزكاة في البقر، والزكاة في الجواميس لأنها بقر؛ واسم البقر يقع عليها

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولولا ذلك ما وجدت فيها زكاة"۔ (۱)

یہ بہت بری بات ہے؛ کیونکہ بھینسیں گائے کی قسموں میں سے ایک قسم ہیں، اور گائے میں زکاۃ کے وجوب پر نص موجود ہے، اور بھینسوں میں زکاۃ اس لئے ہے کہ وہ گائیں ہیں؛ اور ان پر گائے کا نام واقع ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو بھینسوں میں زکاۃ نہ ہوتی۔

اسی طرح محدث العصر عبدالقادر حصاری فرماتے ہیں:

"بھینس کو بہیمۃ الانعام میں شمار کرنا قیاس نہیں ہے، قرآنی نص بہیمۃ الانعام کا لفظ عام ہے جس کے لئے کئی افراد ہیں، گائے بکری وغیرہ، تو بھینس بھی بہیمۃ الانعام کا ایک فرد ہے بہیمۃ الانعام کی قربانی منصوص ہے تو بھینس کی قربانی بھی نص قرآنی سے ثابت ہوگئی"۔ (۲)

واللہ اعلم۔

---

(۱) الاحکام فی أصول الأحکام لابن حزم 7/132۔

(۲) فتاویٰ حصاریہ و مقالات علمیہ، تصنیف محقق العصر حضرت مولانا عبدالقادر حصاری رحمہ اللہ 5/446، ناشر مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہویں فصل:

عدم جواز کے بعض استدلالات کا سرسری جائزہ

یوں تو اشکالات اور شبہات کے ازالہ کے ضمن میں عدم جواز سے متعلق بہت کچھ باتیں آگئی ہیں، لیکن اہمیت کے پیش نظر یہاں مزید چند باتیں عرض خدمت ہیں:

[ا] قرآن مجید میں بھیمۃ الانعام کی چار قسمیں بیان کی گئی ہیں، دنبہ، بکری، اونٹ، گائے۔ بھینس ان چار میں نہیں، اور قربانی کے متعلق حکم ہے بھیمۃ الانعام سے ہو۔ اس بنا پر بھینس کی قربانی جائز نہیں، ہاں زکاۃ کے مسئلہ میں بھینس کا حکم گائے والا ہے۔ ... یاد رہے بعض مسائل احتیاط کے لحاظ سے دو جہتوں والے ہوتے ہیں اور عمل احتیاط پر کرنا پڑتا ہے۔

ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے والد زمعہ کی لونڈی سے زمانہ جاہلیت میں عتبہ بن ابی وقاص نے زنا کیا۔ لڑکا پیدا ہوا جو اپنی والدہ کے پاس پرورش پاتا رہا۔ زانی مرگیا، اور اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کرگیا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے اس کو اپنے قبضہ میں کرلینا۔ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص نے اس لڑکے کو پکڑ لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے۔ زمعہ کے بیٹے نے کہا یہ میرے باپ کا بیٹا ہے۔ لہذا میرا بھائی ہے، اس کو میں لوں گا۔

مقدمہ دربار نبوی میں پیش ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ'' (مشکوۃ باب اللعان فصل اول)

یعنی اولاد بیوی والے کی ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ یعنی وہ ناکام ہے اور اس کا حکم سنگسار کیا جانا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچہ سودہ کے بھائی کے حوالہ کر دیا جو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا بھی بھائی بن گیا۔لیکن سودہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا اس سے پردہ کرے، کیونکہ اس کی شکل وصورت زانی سے ملتی جلتی تھی جس سے شبہ ہوتا تھا کہ یہ زانی کے نطفہ سے ہے اس مسئلہ میں شکل وصورت کے لحاظ سے تو پردہ کا حکم ہوا اور جس کے گھر میں پیدا ہوا، اس کے لحاظ سے اس کا بیٹا بنا دیا۔گویا احتیاط کی جانب کو ملحوظ رکھا۔ایسا ہی بھینس کا معاملہ ہے اس میں بھی دونوں جہتوں میں احتیاط پر عمل ہو گا۔زکاۃ ادا کرنے میں احتیاط ہے اور قربانی نہ کرنے میں احتیاط ہے، اس بنا پر بھینسے کی قربانی جائز نہیں اور بعض نے جو یہ لکھا ہے کہ" الجاموس نوع من البقر" یعنی بھینس گائے کی قسم ہے یہ بھی اسی زکوٰۃ کے لحاظ سے صحیح ہوسکتا ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ بھینس دوسری جنس ہے۔ (۱)

عبداللہ امرتسری روپڑی (۴ رذی الحجہ ۱۳۸۳ھ ۱۷ اراپریل ۱۹۶۴ء)

جائزہ:

۱۔ بھینس میں زکاۃ کے وجوب اور اس کی قربانی کے جواز کا پورا مسئلہ صرف اسی نکتہ پر موقوف ہے کہ آیا وہ گائے کی جنس سے ہے یا نہیں؟ اور زکاۃ اور قربانی دونوں ہی مسائل عبادت کے ہیں، اب اگر جنس سے ہے تو اس کا حکم گائے جیسا ہے، خواہ مسئلہ زکاۃ کا ہو یا قربانی کا، اور اگر بھینس گائے کی جنس سے نہیں ہے، تو اس کا حکم گائے جیسا نہیں ہے، خواہ مسئلہ زکاۃ کا ہو یا قربانی کا۔ اس لئے زکاۃ اور قربانی میں تفریق' یعنی زکاۃ میں بھینس کو گائے کی جنس سے ماننا اور قربانی میں نفی کرنا' محتاج دلیل اور نا قابل تسلیم ہے، تا آنکہ دلیل آجائے۔ (۲)

(۱) دیکھئے: فتاویٰ اہلحدیث مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ، 2/ 426۔

(۲) دیکھئے: فتاویٰ حصاریہ 5/ 456-457، نیز دیکھئے: فتوی محدث کبیر علامہ عبدالجلیل سامرودی، ص(152)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بھینس گائے کی جنس سے اس کی نوع ہے، جیسا کہ علماء لغت اور فقہ وفتاویٰ کا اجماع نقل کیا جا چکا ہے' لہٰذا اسے گائے کی جنس سے خارج کرنا مستند دلیل کا متقاضی ہے۔ (۱)

۳۔ بھینس اگر گائے کی قسم نہیں' بلکہ دوسری جنس ہے، تو زکاۃ کے لحاظ سے اس کا گائے کی جنس سے ہونا کیونکر صحیح ہے؟ بالفاظ دیگر ''نوع من البقر'' کی صحت کو عبادات ہی کے دو ابواب زکاۃ اور قربانی میں سے صرف زکاۃ کے باب میں محدود کرنا مستقل دلیل کا متقاضی ہے، کیونکہ بھینس کے گائے کی نوع ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں کے حکم کی یکسانیت پر اجماع ثابت ہو چکا ہے۔

۴۔ اس دوجہتی احتیاط کے پہلو میں قربانی کے عدم جواز میں بظاہر یہ اندیشہ ملحوظ ہے کہ اگر بھینس بہیمۃ الانعام میں سے نہ ہوئی تو قربانی ہی نہ ہوگی، اور زکاۃ کے وجوب میں یہ نظریہ ملحوظ ہے کہ اگر بھینس بہیمۃ الانعام میں سے نہ بھی ہوئی تو اللہ کی راہ میں بطور مال صرف ہوگی اور اس پر بھی اجر مرتب ہوگا۔

لیکن گائے اور بھینس کے متحد الجنس والحکم ہونے کے ساتھ ساتھ' یہاں یہ پہلو بھی اوجھل نہ ہونے پائے کہ مذکورہ احتیاط میں قربانی کا مسئلہ علی الراجح زیادہ سے زیادہ سنت موکدہ ہے، جبکہ زکاۃ بلا اختلاف فرض ہے، لہٰذا قربانی کے عدم جواز واجزاء سے کہیں زیادہ اس بات کی فکرمندی کی ضرورت ہے کہ انسان کہیں ایک غیر واجب کو بلا دلیل واجب قرار دینے کا مرتکب نہ ہو، کہ یہ شارع کا حق ہے۔ فلیتدبر، واللہ اعلم۔

۵۔ زمعہ کی لونڈی سے زنا والے واقعہ میں جس احتیاط کا پہلو ذکر کیا گیا ہے، وہ بظاہر زیر

(۱) دیکھئے: فتاوی الدین الخالص، از ابو محمد امین اللہ پشاوری، 6 / 394)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث موضوع کی نوعیت سے مطابقت نہیں رکھتا، کیونکہ گائے اور بھینس کا ہم جنس ہونا اور دونوں کا حکم یکساں ہونا علماء امت یہاں نہایت واضح اور یقینی ہے، جبکہ زمعہ کی لونڈی کے واقعہ کی نوعیت مختلف ہے، اسی طرح یہاں معاملہ سراپا عبادت کا ہے اور وہاں دیگر۔

۶۔ بالفرض اگر اسے دو جہتی احتیاط کی مثال کے طور پر تسلیم بھی کیا جائے، تو زمعہ کی لونڈی کے فیصلہ میں ' بھائی ثابت قرار دینے کے باوجود مائی سودہ کو نبی کریم ﷺ نے جو پردہ کرنے کا حکم دیا تھا، اس کا زانی کے بھائی سعد کی مشابہت کی بنا پر احتیاطی ہونا حتمی اور یقینی نہیں، بلکہ محتمل ہے، کیونکہ سنن نسائی کی صحیح روایت میں واقعہ اس طرح مروی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا هُوَ، وَكَانَ يَظُنُّ بِآخَرَ يَقَعُ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ بِهِ، فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "**الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ**"۔(۱)

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ خود مباشرت کرتے تھے، اور کسی دوسرے کے بارے میں بھی گمان تھا کہ وہ اس سے صحبت کرتا ہے، جب بچہ پیدا ہوا تو اُسی شخص کے مشابہ تھا جس کے بارے میں گمان کیا جا رہا تھا، اور لونڈی ابھی حالت حمل میں ہی تھی کہ زمعہ کی وفات ہوگئی، بالآخر مسئلہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے

(۱) سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب إلحاق الولد بالفراش إذا لم ينفه صاحب الفراش (6/180)، حدیث (3485)۔ نیز دیکھئے: السنن الکبری للنسائی (5/288)، حدیث (5649)۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ (فتح الباری لابن حجر (12/37)۔ اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن النسائی (3484) میں صحیح قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے: جامع الاصول (10/732)، وجمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد (2/172)، حدیث (4451)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ تو بستر والے کا ہے، اور سودہ تم اس سے پردہ کرو، کیونکہ یہ تمہارا بھائی نہیں ہے“۔

چنانچہ اس روایت میں صراحت ہے کہ بچہ سودہ کا بھائی نہیں ہے، اور ایسی صورت میں رسول اللہ ﷺ کا سودہ کو پردہ کا حکم دینا بطور احتیاط نہیں بلکہ بطور وجوب ہوگا۔

اس بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَعَلَى هَذَا فَيَتَعَيَّنُ تَأْوِيلُهُ وَإِذَا ثَبَتَتْ هَذِهِ الزِّيَادَةُ تَعَيَّنَ تَأْوِيلُ نَفْيِ الْأُخُوَّةِ عَنْ سَوْدَةَ“۔(۱)

اور اس بنیاد پر اس کی توجیہ کرنا طے ہے، اور جب یہ اضافہ ثابت ہوگیا تو سودہ سے بھائی ہونے کی نفی یقینی ہوگئی۔

اس کے علاوہ محدثین نے اور بھی توجیہات کی ہیں۔ خلاصہ کلام اینکہ مسئلہ میں احتمالات ہیں، احتیاط کی بات حتمی نہیں۔ واللہ اعلم

۷۔ ”بعض نے جو یہ لکھا ہے کہ ”الجاموس نوع من البقر“ یعنی بھینس گائے کی قسم ہے یہ بھی اسی زکوٰۃ کے لحاظ سے صحیح ہوسکتا ہے“۔ یہ تعبیر اس بات کی غماز ہے کہ بھینس کو نوع من البقر کہنے والا کوئی شاذ ونادر یا اِکادُکا لوگ ہیں! جبکہ معاملہ ایسا نہیں، بلکہ اس پر تمام علماء لغت کا اجماع ہے، اسی طرح مسالک اربعہ کے علماء وفقہاء اور دیگر علماء امت نے بھی اسی بات کی صراحت کی ہے کہ بھینس گائے کی نوع ہے۔ واللہ اعلم

۲ بھینس نہ بقر میں داخل ہے نہ ضان میں بلکہ اطلاقاً وعرفاً ہر طرح سے مطلق بقر اور مطلق

(۱) فتح الباری لابن حجر (12/37)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضان سے متضاد ہے، ماہر اصول فقہ صاحب نور الانوار ملا جیون رحمہ اللہ اپنی مایہ ناز کتاب تفسیر احمدی (ص 402،401) میں لکھتے ہیں:

”لا ينبغي أن أن يتوهم أنه (الجاموس) داخل في البقر، لأنه حينئذٍ لا يظهر وجه إدخال الجاموس في البقر وذكر المعز على حدة من الضأن على أن البقر مغاير للجاموس إطلاقاً كما أن الضأن مغاير للمعز كذلك. وإنما لم يذكر لفظ الغنم مع أنه كان عاما لهما وكان أحصر في البيان زيادة رد على الكفار المعتقدين حرمتهما، وأما أصناف الإبل من البخت والعراب فإنما هي داخلة تحت الإبل المطلقة لأنها من أصنافها فلا احتياج إلى ذكرها على حدة فتأمل“۔ (۱)

فاضل مفسر اپنی اس تفسیر سے ان تمام لوگوں کے وہم کا ازالہ کر رہے ہیں جو بھینس کو گائے کی نوع کہہ کر گائے میں داخل کر رہے ہیں اور یہ وہم بھی دور کر رہے ہیں کہ بخت اور عراب کو اونٹ میں داخل کرتے ہیں تو کیوں بھینس کو گائے میں داخل نہیں مانتے ہیں۔ اس تفسیر میں فاضل اصولی ملا جیون رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی نے قربانی اور ہدی کے لئے صرف آٹھ بہیمۃ الانعام کو شمار کیا ہے، دو اونٹ، دو گائے، دو بھیڑ، دو بکری (کیونکہ) انعام کی انواع صرف یہی چار ہیں، پھر اس کے بعد لوگوں کے وہم کی وجہ سے اگر بھینس کو گائے کی نوع کہہ کر قربانی کا جانور شمار کریں تو کل نر اور مادہ دس جانور ہوں گے، حالانکہ اللہ تعالی نے کل آٹھ ہی جانور شمار کرایا ہے، معلوم ہوا کہ یہ وہم بالکل غلط اور باطل ہے، اور اس وہم کے بطلان کی دوسری وجہ یہ ہے کہ حق تعالی نے غنم کی دو نوع (بھیڑ، بکری) کو علحدہ بیان فرما کر

(۱) دیکھئے: التفسیرات الاحمدیہ ص: 276-277 طبع مکتبۃ الشرکۃ 1904ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کو قربانی کا جانور شمار کرایا ہے، اگر بھینس بھی گائے کی نوع ہوتی تو اس کی بھی علاحدہ صراحت کر کے قربانی کے جانور کو دس جوڑا شمار کرایا جاتا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شمار نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کو قربانی کا جانور شمار کرنا، کتاب اللہ پر زیادتی کرنا ہے، جو سراسر باطل اور غلط ہے۔ (۱)

جائزہ:

۱۔ ملا جیون رحمہ اللہ (1130 ھ مطابق 1718 ء) کی یہ تفسیر سلف کی تفسیر کے خلاف ہے، کیونکہ ان کی اس تفسیر سے پیشتر ماثور تفاسیر میں یہ تفسیر کسی نے نہیں کی ہے، اس لئے یہ قابل اعتبار نہیں ہو سکتی۔

۲۔ اس کے برخلاف مفسرین سلف میں سے امام ابن ابی حاتم نے لیث بن ابی سلیم سے نقل کیا ہے کہ بھینس ازواج ثمانیہ میں سے ہے۔ (۲)

اور اس بات کو ابن ابی حاتم سے امام سیوطی نے بھی نقل کیا ہے۔ (۳)

اسی طرح علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے بھی اپنی تفسیر میں نقل فرمایا ہے۔ (۴)

۳۔ ملا جیون کی تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ بھینس نبی کریم ﷺ کے دور میں نزول قرآن کے وقت حجاز میں موجود و متعارف تھی، جبکہ بات ایسی نہیں ہے۔

۴۔ ملا جیون نے جو کچھ لکھا ہے اس بارے میں سلف سے کوئی مستند ذکر نہیں کیا ہے۔

---

(۱) آئینہ تحقیق ص: (24،23)۔

(۲) تفسیر ابن ابی حاتم (5/1403) نمبر (7990)۔

(۳) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (3/371)۔

(۴) فتح البیان فی مقاصد القرآن (4/260)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ سابقہ صفحات میں ائمہ تفسیر کے حوالہ سے یہ بات نقل کی جا چکی ہے کہ آیات کا سیاق مذکورہ جانوروں میں قربانی کے احکام بتانے کا نہیں ہے، بلکہ مشرکین کی بدعقیدگی کی تردید کرنے کا ہے، لہٰذا مذکورہ جانوروں کا تعلق ان کے باطل عقیدہ سے ہے، اور چونکہ بھینس موجود ہی نہ تھی اس لئے اس کا نام لینے نہ لینے کا کوئی محل ہی نہیں ہے۔

۶۔ اس تفسیر سے سلف امت تابعین، تبع تابعین، ائمہ اربعہ اور عمومی طور پر دیگر اعیان اسلام کی تغلیط لازم آتی ہے، جبکہ بات دلیل و برہان سے عاری ہے۔

۷۔ علماء لغت عرب، علماء تفسیر، اور علماء حدیث و فقہ کی روشنی میں بھینس اور گائے میں مغایرت نہیں بلکہ جنس کا اتحاد ہے اور بھینس گائے کی ایک نوع ہے، جیسا کہ تصریحات بالتفصیل گزر چکی ہیں۔

۸۔ مینڈھا بھی بکری کی نوع ہے اور اس میں داخل ہے۔

۹۔ جس طرح بخاتی اور عراب اونٹ کے اصناف ہیں، اسی طرح بھینس بھی گائے کی نوع ہے، دونوں کی دلیل علماء، لغت، تفسیر، حدیث اور فقہ کی تصریحات اور امت کا اجماع ہے۔ کتاب و سنت کے نصوص میں جاموس سمیت بخاتی اور عراب وغیرہ کسی کا ذکر نہیں ہے، اس لئے بھینس اور بختی وغیرہ میں تفریق بے دلیل ہے۔

۱۰۔ تفسیرات احمدیہ میں ملا جیون امیٹھوی حنفی کے اساسی مراجع: تفسیر بیضاوی (أنوار التنزیل وأسرار التاویل)، تفسیر نسفی (مدارک التنزیل وحقائق التاویل) تفسیر ابو السعود (إرشاد العقل السلیم إلی مزایا الکتاب الکریم)، تفسیر زمخشری (الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل)، تفسیر غوری، تفسیر کاشفی، اور تفسیر زاہد وغیرہ ہیں۔ جیسا کہ انھوں نے مقدمہ میں اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت کی ہے۔[1]

انکے علاوہ معتبر و متداول ماثور تفاسیر سلف مثلاً تفسیر طبری (جامع البیان عن تاویل آی القرآن)، تفسیر ابن ابی حاتم (تفسیر القرآن العظیم)، تفسیر حافظ ابن کثیر (تفسیر القرآن العظیم)، تفسیر بغوی (معالم التنزیل فی تفسیر القرآن) اور آیات احکام کی جامع کتاب تفسیر قرطبی (الجامع لأحکام القرآن) وغیرہ سے استفادہ نہیں کیا گیا ہے؟؟!!

۱۱۔ ملاجیون کون ہیں؟ ان کے عقائد و نظریات کیا تھے؟

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں التفسیرات الاحمدیۃ کے مولف ملاجیون رحمہ اللہ کی سیرت اور عقیدہ و منہج پر مختصر روشنی ڈالی جائے، جس سے ان کی تفسیر کا نہج سمجھنے میں مدد ملے گی:

یہ فقیہ، اصولی، مفسر علامہ احمد بن ابوسعید بن عبید اللہ بن عبد الرزاق ابن خاصۃ خدا، حنفی صالحی امیٹھوی رحمہ اللہ ہیں، شیخ جیون، یا ملا جیون سے مشہور تھے، ان کی پیدائش 25 شعبان 1047ھ مطابق 1637ء کو امیٹھی میں ہوئی۔ انہوں نے امیٹھی کے علاوہ، اجمیر، دہلی وغیرہ میں تدریسی خدمات انجام دیا، کئی سال تک سلطان عالمگیر بن شاہجہاں کے معسکر میں دکن میں بھی رہے، اسی طرح ایک طویل عرصہ لاہور میں قیام کیا، کئی بار حجاز مقدس مکہ مکرمہ و مدینہ کا سفر کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، آپ کا حافظہ غضب کا تھا۔

آپ کی مشہور تصنیفات میں: التفسیرات الأحمدیۃ فی بیان الآیات الشرعیۃ، نور الأنوار فی شرح المنار، أشراق الأبصار فی تخریج أحادیث نور الأنوار، مناقب الأولیاء فی أخبار المشایخ، اور آداب احمدی وغیرہ ہیں۔

---

(۱) دیکھئے: التفسیرات الاحمدیہ، (ص 5،4)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی وفات 9 / ذی القعدہ 1637ھ مطابق 1718ء کو دہلی میں ہوئی، اور میر محمد شفیع دہلوی کے پہلو میں دفنایا گیا، پھر پچاس دنوں کے بعد آپ کے جسم کو امیٹھی منتقل کرکے آپ کے مدرسہ میں دفن کیا گیا۔ (۱)

عقیدہ ومنہج: احمد ملاجیون کی کتابوں میں ان کی تحریروں اور ان کی سیرت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عقیدہ ومنہج کے اعتبار سے متعصب حنفی، صوفی، جہمی، ماتریدی، قبوری، چشتی، خرافی تھے۔

چنانچہ نزہۃ الخواطر کے محولہ صفحات پر ان کی سیرت میں ان کی کتاب مناقب الأولیاء کے حوالہ سے لکھا ہے:

"وقرأت فاتحة الفراغ لما بلغت اثنتين وعشرين سنة، ثم تصديت للدرس والإفادة، وأخذت الطريقة الجشتية عن الشيخ الأستاذ محمد صادق الستركهي، ولما بلغت الأربعين رحلت إلى دهلي وأجمير، واعتراني العشق في هذا الزمان فأنشأت في تلك الحالة مزدوجة على نهج المثنوي المعنوي يحمل خمسة وعشرين ألفاً من الأبيات، وأنشأت ديوان شعر كديوان الحافظ فيه خمسة الاف بيت، ولما سافرت إلى الحجاز أنشأت قصيدة على نهج البردة فيها مائتان وعشرون بيتاً بالعربية، ولما وصلت إلى بندر سورت شرحت تلك القصيدة، واعتراني العشق مرة

(۱) دیکھئے: نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر (6 / 691)، والأعلام للزرکلی (1 / 108)، ومعجم المؤلفین (1 / 233)، ومعجم المفسرین من صدر الاسلام حتی العصر الحاضر (1 / 39)، والموسوعۃ المیسرۃ فی تراجم أئمۃ التفسیر والاقراء والنحو واللغۃ، ص 205 نمبر 334)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانیة فأنشأت تسعاً وعشرين قصيدة بالعربية"۔(۱)

جب میں بائیس سال کا ہوا تو فراغت کا فاتحہ پڑھا، پھر درس وتدریس کا آغاز کیا اور شیخ محمد صادق سترکھی سے چشتی سلسلہ لیا، اور چالیس سال کا ہوا تو دہلی اور اجمیر کا سفر کیا، اور اس زمانے میں مجھ پر عشق چھایا تو عشق کی حالت میں میں نے مثنوی کے نہج پر پچیس ہزار اشعار پر مشتمل ایک مجموعہ لکھا، اور پانچ ہزار اشعار کا ایک دوسرا دیوان بھی لکھا، اور جب حجاز گیا تو بُردہ (بوصیری) کے نہج پر عربی میں ۲۲۰/ اشعار کا ایک قصیدہ لکھا، اور بندر سورت پہنچ کر اس قصیدہ کی شرح کیا، پھر دوسری مرتبہ مجھ پر عشق سوار ہوا تو ۲۹ قصیدے عربی میں لکھا!!!!!

اسی طرح ان کی سیرت میں ہے:

"وصلت إليه الخرقة من الشيخ ليس بن عبد الرزاق القادري صحبة السيد قادري بن ضياء الله البلكرامي"۔(۲)

سید قادری بن ضیاء اللہ بلگرامی کی صحبت میں شیخ لیس بن عبد الرزاق قادری کا خرقہ (پھٹے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا، چیتھڑا جسے صوفی پیر اپنے مرید کو ایک طویل مدت کے بعد دیتا ہے) ان کے پاس پہنچا۔

اسی طرح اپنی تفسیر کے مقدمہ میں لکھا ہے:

"طفقت اتفحص تلك الايات واتجسسها في القعدة والقيامات ، فلم أجد عليها ظفراً ولم أقف منها أثراً ، فأمرت بلسان الالهام ، لا كوهم من الأوهام ،

(۱) دیکھئے: نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر (6/691)۔

(۲) نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر (6/691)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أن استنبطها بعون الله تعالى وتوفيقه، واستخرجها بهداية طريقه"۔ (۱)

میں ان آیات کو تلاش کرتا رہا اور قعدہ وقیام میں اس کی جستجو میں رہا لیکن کوئی کامیابی ملی، نہ اس کا کوئی سراغ لگ سکا، چنانچہ الہام کی زبان سے مجھے حکم دیا گیا، جو کوئی وہم وگمان نہ تھا، کہ میں اللہ کی مدد اور توفیق اور اس کی رہنمائی سے ان کا استنباط واستخراج کروں!!

انہی بنیادوں پر اور دیگر تحریروں کی روشنی میں علامہ شمس الدین افغانی رحمہ اللہ "جهود علماء الحنفية في إبطال عقائد القبورية" میں لکھتے ہیں:

"وقال الملا جيون الهندي الحنفي الجهمي الصوفي الخرافي (1130):

(ومن ههنا علم أن البقرة المنذورة للأولياء كما هو الرسم في زماننا، حلال طيب، لأنه لم يذكر اسم غير الله عليها وقت الذبح، وإن كانوا ينذرونها له [أي لغير الله] ...."۔ (۲)۔ (۳)

ملا جیون ہندی حنفی، جہمی، صوفی خرافی (1130ھ) نے کہا:

"اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء کے لئے نذر مانی گئی گائے جیسا کہ ہمارے دور کی رسم ہے، حلال اور اچھی چیز ہے، کیونکہ ذبح کرتے وقت اس پر غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہے، گرچہ کہ وہ لوگ وہ نذر غیر اللہ ہی کے لئے مانتے تھے۔

اور حاشیہ میں خلاصہ لکھتے ہیں:

"قلت: كان مع علمه حنفياً متعصباً، وجهمياً جلداً ماتريديا صلبا صوفيا

(۱) التفسیرات الاحمدیہ (ص:4)۔

(۲) دیکھئے: التفسیرات الاحمدیہ ص 36۔

(۳) جهود علماء الحنفية في إبطال عقائد القبورية (3/1546)، نیز دیکھئے: (3/1560)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبوريا خرافيا قحا"۔(۱)

میں کہتا ہوں: ملا جیون اپنے علم کے باوجود متعصب حنفی، متشدد جہمی، سخت ماتریدی، پکے صوفی، قبوری اور خرافی تھے۔

۱۲۔ یہ ہے تفسیرات احمدیہ اور نور الانوار وغیرہ کے مصنف احمد ملا جیون حنفی کی حقیقت۔ تو بھلا جمہور علماء لغت کی تصریح، جمہور مفسرین سلف کی تفسیر اور فقہاء امت کی فقہ وفہم کے خلاف ملا جیون حنفی صاحب کی بلا دلیل و مستند تفسیر اور قول کیونکر قابل اعتبار ہو سکتا ہے؟

۱۳۔ امت کے مفسرین قرآن اور مختلف فنون کے علماء کی متفقہ تفسیر وتشریح کو نظر انداز کرکے اس کے خلاف صرف ملا جیون کے بے برہان قول سے استدلال محل نظر ہے۔

۱۴۔ یہ پہلو بھی حیرت واستعجاب کی انتہاء کا ہے کہ جامعہ دار الحدیث الاثریہ، مئو کے سابق شیخ الجامعہ اور مفتی مولانا فیض الرحمٰن فیض رحمہ اللہ نے بھینس کی قربانی کے اس مسئلہ میں اپنے رسالہ "آئینۂ تحقیق" اور "فتاوائے فیض" میں معتبر علماء لغت، سلف کی ماثور تفاسیر، شروح احادیث، اور فقہ واجتہاد اور فتاویٰ وغیرہ کے سیکڑوں معتبر مصادر ومراجع کو یکسر نظر انداز کرکے محض ملا جیون جیسے بدعقیدہ اور غیر متخصص کے قول سے استدلال کیوں کیا؟؟

اس سلسلہ میں ایک مجتہد کے لئے جو متوقع اعذار ہو سکتے ہیں ان میں: مراجع کی عدم فراہمی اور وقت کی تنگ دامانی وغیرہ ہیں، ورنہ یہ بذات خود مولانا موصوف رحمہ اللہ کی ایک اجتہادی خطا ہے، جس پر وہ وعدہ رسول ﷺ کے مطابق بہر حال ایک اجر کے مستحق ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) دیکھئے: جهود علماء الحنفية في إبطال عقائد القبورية، (3/1546، حاشیہ 1)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣ (بھینس میں زکاۃ کا وجوب قیاسی فتویٰ اور اجتہادی خطا)

”بھینس میں زکاۃ اور نصاب زکاۃ قرآن اور حدیث میں کہیں مذکور نہیں ہے، بلکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھینس کو گائے پر قیاس کر کے یہ فتویٰ دیا ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کا یہ قیاسی فتویٰ صحیح نہیں ہے، بلکہ امام مالک کے بعض قیاسی فتاوی کی طرح اس مسئلہ میں بھی ان سے چوک ہوگئی ہے۔ کیونکہ بھینس ایک الگ چوپایہ ہے، اس کا کوئی لگاؤ اور تعلق گائے سے نہیں ہے، اس لئے گائے کی زکاۃ اور نصاب زکاۃ پر قیاس کر کے بھینس میں زکاۃ اور نصاب مقرر کرنا صحیح نہیں ہے۔ (آئینہ تحقیق ص:31)۔

جائزہ:

١۔ بار ہا یہ بات ذکر کی جا چکی ہے کہ بھینس گائے پر قیاس نہیں ہے۔ بلکہ گائے کی جنس سے ایک عجمی نسل ونوع ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ نے بھینس میں زکاۃ کا فتویٰ قیاس کی بنیاد پر نہیں دیا ہے، بلکہ اس لئے کہ بھینس بھی گائے ہے، ملاحظہ فرمائیں:

قَالَ مَالِكٌ: ”وَكَذَلِكَ الْبَقَرُ وَالْجَوَامِيسُ، تُجْمَعُ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى رَبِّهِمَا وَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ بَقَرٌ كُلُّهَا“۔ (١)

امام مالک فرماتے ہیں: اسی طرح زکاۃ میں گایوں اور بھینسوں کو ان کے مالکان کے یہاں جمع کیا جائے گا، اور فرماتے ہیں: یہ سب گائیں ہی ہیں۔

اس لئے ”بھینس گائے پر قیاس ہے“ کہنا درست نہیں، علامہ ابن حزم رحمہ اللہ بھینسوں میں زکاۃ کی فرضیت کا سبب ”قیاس“ قرار دینے والوں کی تردید میں فرماتے ہیں:

”واحتجوا أيضا بإيجاب الزكاة في الجواميس وأنه إنما وجب ذلك قياسا على

(١) موطا امام مالک، تحقیق الاعظمی (2/366)، نمبر (895)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البقر، ... وهذا شغب فاسد؛ لأن الجواميس نوع من أنواع البقر، وقد جاء النص بإيجاب الزكاة في البقر"۔(۱)

اور بھینسوں میں زکاۃ کی دلیل یہ پیش کیا کہ گائے پر قیاس کی بنا پر ہے، یہ بہت بری بات ہے؛ کیونکہ بھینسیں گائے کی قسموں میں سے ایک قسم ہیں، اور گائے میں زکاۃ کے وجوب پر نص موجود ہے۔

۲۔ بھینسوں میں زکاۃ کا مسئلہ صرف امام مالک رحمہ اللہ کا نہیں ہے، بلکہ ان سے پہلے امام حسن بصری، خلیفہ عمر بن عبدالعزیز اور ان کے بعد شافعی، احمد بن حنبل سمیت تمام علماء امت کا ہے، جیسا کہ سابقہ صفحات میں ان کی تصریحات گزر چکی ہیں، بلکہ گائے اور بھینس کے حکم کی یکسانیت پر امت کا اجماع ہے۔

۳۔ اسے امام مالک رحمہ اللہ کی اجتہادی خطا اور چوک کہنا درست نہیں' کیونکہ یہ صرف امام مالک کی رائے اور ان کا فتویٰ نہیں ہے' بلکہ علماء کا اجماعی مسئلہ ہے جیسا کہ محققین سے منقول ہے۔اور امت کے اجماع کو اللہ کی عصمت وحفاظت حاصل ہے۔

لہٰذا اسے امام مالک رحمہ اللہ کا قیاسی فتویٰ اور ان کی اجتہادی چوک قرار دینا دراصل خود علامہ فیض الرحمٰن فیض رحمہ اللہ کی اجتہادی خطا اور چوک ہے، اور اس پر بھی وہ من عند اللہ ایک اجر کے مستحق ہوں گے، ان شاء اللہ۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندی، واللہ اعلم، وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

ابو عبداللہ عنایت اللہ حفیظ اللہ سنابلی مدنی

22/اگست 2016ء

(۱) الاحکام فی أصول الأحکام لابن حزم، (7/132)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری چند مطبوعات

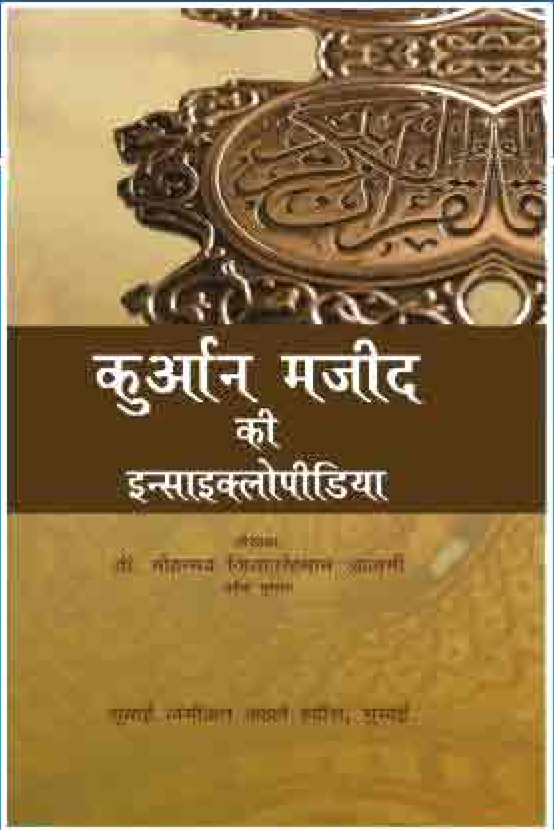

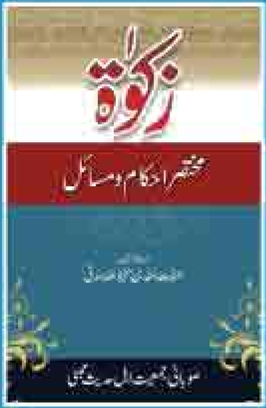

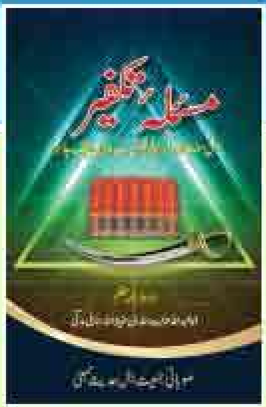

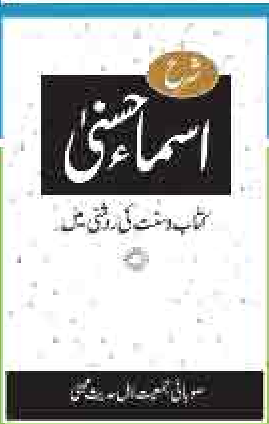

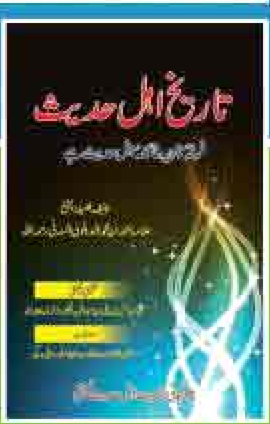

SUBAI JAMIAT AHLE HADEES, MUMBAI

14/15, Chuna Wala Compound, Opp. Best Bus Depot, L.B.S. Marg, Kurla (W), Mumbai - 70

Phone : 022-26520077 / Fax : 022-26520066 • ahlehadeesmumbai@gmail.com

@JamiatSubai subaijamiatahlehadeesmum SubaiJamiatAhleHadeesMumbai

www.ahlehadeesmumbai.org